نمبر	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۷۵	جغرافیہ دکن	محمد پناہ	سنہ ۱۸۸۶ء	مطبوعہ	اردو	
۷۶	جمع کامل صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد	۰	سنہ ۱۲۳۱ھ	قلمی	ف	
۷۷	چمنستان	لچھمی نرائن	سنہ ۱۲۷۵	۰	ف	
۷۸	حقیقت ہندوستان	؍؍	سنہ ۱۲۳۹	۰	ف	
۷۹	حملات حیدری	عبد الرحیم	سنہ ۱۸۰۳ء	مطبوعہ کلکتہ	اردو	
۸۰	حدیقۃ العالم ۲ جلد	مرزا عبد اللطیف	سنہ ۱۳۰۹ھ	مطبوعہ حیدرآباد	ف	×
۸۱	حلیہ دکن	محمد عبد المجید	۰	مطبوعہ	اردو	
۸۲	خصوصیات حضور نظام	افضل حسین	سنہ ۱۹۰۷ء	شمشی آگرہ	؍؍	
۸۳	خزانہ عامرہ ھ۱	میر غلام علی آزاد	سنہ ۱۱۷۶ھ	نفشی نولکشور	ف	
۸۴	خزانہ گوہر شاہوار	محمد فیض اللہ	سنہ ۱۲۴۴ھ	۰	ف	
۸۵	خلاصہ تاریخ مل صاحب	منشی عبد القادر	سنہ ۱۲۵۶ھ	مطبوعہ	اردو	
۸۶	خزانہ اعظم جاہی	؍؍	سنہ ۱۲۵۱ھ	۰	ف	
۸۷	خورشید جاہی	غلام امام خان	سنہ ۱۳۳۰ھ	ریاض ہند	اردو	+
۸۸	خاتمہ حملہ حیدری	میر ابوطالب	سنہ ۱۱۳۵ھ	قلمی	ف	
۸۹	دربار آصفیہ	عبد الغفور	سنہ ۱۳۰۸ھ	مطبوعہ	ف	
۹۰	دستور دکن ھ۲	سید محمد علی ملیح آبادی	سنہ ۱۳۲۰ھ	قلمی	اردو	×
۹۱	داستان نظام علیخان	۰	سنہ ۱۲۲۱ تصنیف	؍؍	؍؍	

ھ۱ دکن کے شعراء اور دولت آصفیہ کے بعض ارکان کا ذکر ہے ھ۲ دولت آصفیہ کی ابتداء سے سنہ تصنیف تک جس قدر وزیر گذرے ہیں ان کا حال ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا تالیف	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۹۲	دبدبہ نظام	محمد عبد الرؤف	سنہ ۱۳۲۴ھ	قاسم پریس حیدرآباد	اردو	
۹۳	رائچور کا حال	لیاقت جنگ	سنہ ۱۳۱۳ھ	مطبوعہ	〃	
۹۴	رشید الدین خانی	غلام امام خان	سنہ ۱۲۸۲ھ	حیدرآباد	〃	[illegible]
۹۵	روضۃ الاولیار	میر غلام علی آزاد	سنہ ۱۳۱۰ھ	مطبوعہ	ف	
۹۶	رسل خانی	محمد فیض اللہ	.	.	〃	
۹۷	رپورٹ عادل آباد	یوسف الدین	.	مطبوعہ	اردو	
۹۸	روضۃ الصفا	میر خواند مورخ محمد بن خاوند شاہ	سنہ ۱۲۹۱ھ	بمبئی	ف	
۹۹	رہبر دکن	محمد حسن	سنہ ۱۸۹۳ء	مطبوعہ	اردو	
۱۰۰	رپورٹ ناگر کرنول (محبوب نگر)	یوسف الدین	سنہ ۱۲۹۸ف	〃	〃	
۱۰۱	سفرنامہ مختار الملک اعظم	.	.	.	.	
۱۰۲	سوال وجواب منور الدولہ	.	سنہ ۱۱۵۹ھ	قلمی	ف	
۱۰۳	سوانح اکبر الملک	احمد اللہ	سنہ ۱۳۲۶ھ	مطبع شمسی	اردو	
۱۰۴	سرگذشت دکن	قادر خان بیدری	سنہ ۱۲۴۷ھ	.	ف	
۱۰۵	سرگذشت نیابت اعظم جاہ	.	.	.	〃	
۱۰۶	سفرنامہ حضور پرنور	افسر الملک	سنہ ۱۳۲۱	مطبوعہ	اردو	
۱۰۷	سیر حیدرآباد	عبد الشکور	سنہ ۱۳۲۴ھ	قاسم پریس	〃	
۱۰۸	سوانح دکن	منعم خان ہمدانی	سنہ ۱۱۹۷ھ	قلمی	ف	دو جلد

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۰۹	سوانح عمری محمود گاوان	عزیز مرزا بی۔ اے	سنہ ۱۳۱۴ف	مقتن دکن	اُردو	
۱۱۰	سوغات حیدر آباد	شیخ نور الدین	۔	۔	ف	
۱۱۱	سوانح عمری راجہ نرندر بہادر ^۱	رجب علی ایچ ایم	سنہ ۱۸۹۲ع	گلزار ابراہیم مراد آباد۔	اردو	+
۱۱۲	شجاعت حیدر آباد	نور الدین محمد یوسف	۔	۔	ف	
۱۱۳	شجرۂ آصفیہ	بدر الدین خان منظم الملک	سنہ ۱۲۵۲ھ	مطبع شمسیہ	ف	
۱۱۴	شکارنامہ نظام	افسر الملک	سنہ ۱۳۱۵ھ	ر	اردو	۔
۱۱۵	صحیفۂ آسمانجاہی	تیجرائے	سنہ ۱۳۱۲ف	مطبوعہ	ر	
۱۱۶	ظفرہ دکن	گردہاری لال	سنہ ۱۲۹۷ھ	قلمی	ف	۔
۱۱۷	عزیز السیر	محمد عبد العزیز	سنہ ۱۳۱۰ھ	مطبوعہ	اردو	
۱۱۸	عشرت کدۂ آفاق	مہاراجہ چندولال	۔	۔	ف	
۱۱۹	عہد وزارت نواب آسمانجاہ	فیروز یار جنگ	۔	مطبوعہ	اردو	
۱۲۰	عہدنامہ جلد پنجم ^۲	۔	سنہ ۱۸۶۹ع	منشی نولکشور	ر	×
۱۲۱	عمدۃ التواریخ۔	رتن لال	سنہ ۱۲۶۶ھ		ر	
۱۲۲	عزیز دکن	عبد العزیز	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبع نظامی حیدر آباد	ر	
۱۲۳	فتح آصفی	رتن لال	سنہ ۱۲۵۲ھ	۔	ف	
۱۲۴	فتوحات آصفی	۔	۔	۔	ر	
۱۲۵	قانون آصفی	۔	۔	۔	ر	

ف ^۱ ۔ اس میں حیدر آباد کی تاریخی حالت بھی درج ہے۔ ف ^۲ جلد پنجم میں ریاست حیدر آباد کے متعلق عہد نامجات درج ہیں۔ یہ انگریزی کا ترجمہ ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲۶	قواعد نصائح نظامیہ	•	•	•	•	
۱۲۷	کارنامہ حیدری	عبد الرحیم	سنہ ۱۲۶۳ھ	•	فارسی	
۱۲۸	کتاب حساب بیجاپور دکن	•	سنہ	قلمی	״	
۱۲۹	کتاب حساب صوبہ محمد آباد بیدر	•	سنہ ۱۲۳۱ھ	״	•	
۱۳۰	گوشوارہ صوبہ جات دکن	•	•	•	ف	
۱۳۱	گلشن جعفری	نثار حسین خان	سنہ ۱۳۱۴ھ	عزیز دکن	اردو	
۱۳۲	گلزار آصفی	غلام حسین خان	سنہ ۱۲۴۴ھ	مطبوعہ	ف	×
۱۳۳	گلدستہ بیجاپور	احمد علیخان مترجم	•	״	ہندی	
۱۳۴	گنجینۂ آصفیہ	غلام محمد خان	سنہ ۱۳۱۱ھ	سہیل دکن	اردو	
۱۳۵	مختار الاخبار	سید اسد اللہ متخلص	سنہ ۱۲۹۴ھ	مطبوعہ	ف	
۱۳۶	مآثر الامراء	صمصام الدولہ	سنہ ۱۸۸۸ء	کلکتہ	ف	تالیف سنہ ۱۱۹۴ھ
۱۳۷	مراۃ السیف	میر محمد علی	•	•	•	
۱۳۸	مراۃ الملک	•	•	•	•	
۱۳۹	مراۃ صدیق	محمد شفیع	سنہ ۱۱۴۹ھ	•	ف	
۱۴۰	مراۃ آفتاب نامہ	عبد الرحمن	۱۱۶۶ھ	•	״	
۱۴۱	مسودات	ارادت خان	۱۱۸۶ھ	•	״	
۱۴۲	مجموعۂ نور افشان	•	سنہ ۱۳۱۷ھ	مطبوعہ	اردو	
۱۴۳	مروج الذہب ؎۱	علامہ ابو الحسن مسعودی	سنہ ۳۳۶ھ تصنیف	مطبوعہ سنہ ۱۸۸۶ء	عربی	

؎۱ اس کتاب کا اندراج اس وجہ سے کیا گیا کہ سب تاریخوں سے پہلی تاریخ ہی جس میں دکن کا ذکر کیا گیا ہے
از تاریخ دکن مرتبہ سررشتہ علوم و فنون جلد ۳ صفحہ ۵۶۵ ۔

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۴۴	مآثر نظام ۔	سیارام ۔ فاضل الدین	سنہ ۱۲۰۰ھ		فارسی	
۱۴۵	مآثر آصفی ۔	لچھمی نرائن	سنہ ۱۲۰۷ھ	۔	رر	جلد اول و دوم
۱۴۶	مشیر الامراء	میر عبدالرزاق	سنہ ۱۲۸۲ھ	۔	رر	
۱۴۷	مشیر الوزرا ۔	گردھاری پرشاد	۔	۔	رر	
۱۴۸	منتخب اللباب جلد ۳	محمد ہاشم عرف خافی خان	سنہ ۱۸۶۹ء	مطبوعہ	رر	×
۱۴۹	مہابت نامہ ۔	۔	۔	قلمی	رر	
۱۵۰	مشق خلاصہ حسابات دکن	۔	۔	۔	۔	
۱۵۱	محاربات بدر ٹیپو سلطان	۔	سنہ ۱۸۴۹ء	مطبوعہ	ف	
۱۵۲	ماتم برار	۔	۔	رر	اردو	
۱۵۳	مرقعہ عبرت سوانح عمری سالار جنگ اعظم	سید حسین عماد الملک	سنہ ۱۳۰۰ھ	ہزار داستان حیدرآباد ۔	اردو	×
۱۵۴	محبوب السیر ۔	عزیز جنگ	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوعہ	ف	ف۲
۱۵۵	نگارستان آصفی	سید المنعام حسین	سنہ ۱۲۲۸ھ	رر	رر	
۱۵۶	محبوب السلاطین معروف احکم التواریخ ۔	محمد حسین	سنہ ۱۳۱۲ھ	مطبوعہ	اُردو	×
۱۵۷	مرقع دکن یعنی تاریخ دکن	محمد سلطان	سنہ ۱۳۲۲ھ	مفید عام آگرہ	اردو	

ف۱ تیسری جلد خافی خان کی دکن سے متعلق ہے۔

ف۲ ۔ عزیز جنگ بہادر نے نگارستان آصفی کو بھی اپنی کتاب کے ساتھ طبع کرادیا ہے۔

20. A Guide to Bidar. Nawab Farmoj Jung. 1894.

21. Journals kept in Hyderabad, Kashmeer, Sikkim & Nepal.

22. Historical Land Marks of the Deccan. Major T. W. Haig.

23. Berar Gazetteer.

24. Pakhal Lake. Nawab Farmoj Jung.

25. Hyderabad. Sir Richard Temple.

26. Memories & Correspondence of General J. S. Fraser.

27. Two Native States—Hyderabad & Mysore. J. D. B. Gribble.

28. Hyderabad in 1890-1891. Hunter.

29. Twelve Years' Work in the Nizam's Dominions. C. W. Ward.

30. A History of His late Highness Nizam Ali Khan Bahdr.

31. The Nizam. Brigg. Vol. 1.

32. Anicut of the Manjera River, H. H. the Nizam's Territories.

33. The Singareni Coal. Fields &c.

34. Notes on the agriculturists of Aurangabad District.

35. H. H. the Nizam's Coal Fields.

36. Claims of the Nizam.

37. On the Ethnology of Hyderabad in the Deccan.

38. The History of Hyderabad.

39. H. H. the Nizam's Tour in Aurangabad District.

40. Berar Trust. J. D. B. Gribble.

A list of books relating to His Highness the Nizam's Dominions.

1. The Nizam his History and relationship with British Government. By H. G. Brigg. 2 Vols.
2. Our Faithfull Ally the Nizam. By Fraser. +
3. Descreptive sketch of H. H. the Nizam's Dominions. By Syed Hoosen Bilgrami B. A. & C. Willmott. 2 Vols. +
4. The Nizam, the Origin and History of the Hyderabad State. By R. P. Meauliffe.
5. Hyderabad Affairs. 16 Vols. & a suppliment. +
6. Hyderabad under Sir Salar Jung I. By Moulvi Chirag Ali. +
7. Gribble's History of the Deccan.
8. Aurangabad Gazetteer.
9. Hyderabad Gazetteer.
10. "Story of my life." Col. Meadows Taylor.
11. Handminting of coins of India. F. K. Viccaji
12. Glimpses of Hyderabad (Deccan).
13. Sir Salar Jung's Life. Syed Hoosen Bilgrami.
14. Tavernier's Travels. J. B. Tavernier.
15. Hyderabad (Deccan). Prof. Rev. P. Barrett. 1901. +
16. Hyderabad (Deccan). William Digby.
17. Oliphant's History of Hyderabad.
18. Antiquarian Remains in H. H. the Nizam's Territories.
19. Bahmany Dynasty. Col. King.

نشان	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۵۸	ماہ نامہ ۲ جلد	غلام حسین خان جوہر	سنہ ۱۱۹۰ھ	قلمی	فارسی	
۱۵۹	باغ نشان حیدری معروف تاریخ ٹیپو سلطان۔	حسین علی کرمانی	سنہ ۱۳۰۷ھ	فتح الکریم بمبئی	ف	سنہ ۱۲۱۳ھ تصنیف
۱۶۰	نقشہ طول الغنایم	.	.	.	ف	
۱۶۱	نسخہ سراپا یادگار بہار	بینکٹی داس	سنہ ۱۳۰۷ھ	قلمی	اردو	
۱۶۲	نو بہار دکن ۲ جلد	نظام الدین احمد خان	سنہ ۱۲۹۸ھ	مطبوعہ	〃	
۱۶۳	وصایای آصف جاہ	.	.	.	.	
۱۶۴	وقار آباد	عزیز جنگ	سنہ ۱۳۰۹ھ	مطبوعہ	اردو	
۱۶۵	واقعہ دکن	رتن لال	سنہ ۱۲۸۱ھ	.	〃	
۱۶۶	وقائع ورنگل	محمد سلطان	.	〃	〃	
۱۶۷	ید بیضا	میر غلام علی آزاد	سنہ ۱۱۴۸ھ	قلمی	ف	
۱۶۸	یادگار لکھن لال ؎۱	لکھن لال	سنہ ۱۱۹۶ھ تصنیف	مطبوعہ	〃	
۱۶۹	یادگار سلطانی م آئینہ بیدر	محمد سلطان	.	〃	اردو	
۱۷۰	بہار و خزاں ؎۲	محمد حسین اغلب	سنہ ۱۳۲۷ھ	〃	〃	

تجارت و کارخانہ جات

فصل ۶ ملک سرکار عالی مین زمانہ قدیم سے ہر قسم کی صناعیان اور کارخانہ جات کے قیام کا

؎۱ یہہ مطبع برہانیہ مین چھپ چکی ہے۔ ؎۲ اس مین حیدرآباد کی طغیانیون کا حال لکھا گیا ہے۔

پتہ لگتا ہے - اور اُس زمانہ ہی کے بموجب اُن مین کام بھی ہوتا تھا - اور وہ صناعیان اور کارخانہ جات قدیم اصُول پر تھے - اب حالت موجودہ مین اُن کا تو وجود رہا نہین - مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے بموجب بعض بعض جگہہ کارخانجات قایم ہین - جن مین اکثر چیزین بھی بنتی ہین - ہم نے اس فصل مین بعد دریافت و تفتیش قدیم اور جدید کارخانون کا حال لکھدیا ہے - امید ہے کہ ناظرین کو اس تجارتی حصہ سے بھی دلچسپی ہوگی -

۹ بہمن سنہ ۱۳۰۱ف کو سید محمد حسین صاحب یم - آر - اے - سی - کا تقرر بعہدہ ڈایرکٹری تجارت و زراعت ممالک محروسہ سرکار عالی بمشاہرہ [illegible] عمل مین آیا - اور ہر سال فصلی کے شروع سے اُن کی تنخواہ مین ایک سو روپیہ ماہوار کا سالانہ اضافہ [illegible] تک ہونا منظور ہوا - اور یہہ دفتر معتمد مالگزاری کے تحت مین دیا گیا تھا - ۱۹ امرداد ۱۳۰۳ف کو صاحب موصوف کا انتقال ہوا اس لیے یکم شہریور سنہ ۱۳۰۳ف سے دفتر مذکور تخفیف کیا گیا اور اُس کے کام کا وہ حصہ جو سررشتہ پیمایش و بندوبست سے تعلق رکھتا تھا وہ نظامت بندوبست مین اور جو حصہ تجارت کے صیغہ سے متعلق تھا وہ مجلس مالگزاری مین شامل کیا گیا -

غرہ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت مصدرہ ۲۱ رجب سنہ ۱۳۱۹ھ حکم دیا گیا کہ کسی جاگیردار مستثنی غیر مستثنی و علاقہ پایگاہ و سمستان کو بغیر حکم سرکار اپنے علاقہ مین کارخانہ کھولنے کی اجازت نہین -

کارخانہ قاسم صاحب بارہ گلی | ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۱ھ مین قاسم صاحب نے پٹاخہ (بندوق کے پھول) وغیرہ کا کارخانہ بعہد راجہ گردھاری پرشاد بنسی راجہ محلہ بارہ گلی مین قایم کیا اور اس کا نام مدرسہ صناعی رکھا - اس کارخانہ مین دخانی کلین وغیرہ منگوائی گئین جسکا صرفہ قریب ۲ لاکھ روپیہ کے ہوا سنہ ۱۲۸۴ھ مین بندوقین بننا شروع ہوئین اور اس کی تیار شدہ بندوقین پولیس بلدہ و پولیس اضلاع - نظم جمعیت - فوج علاقہ صرف خاص فوج مسرم وغیرہ کو دیگئین جو اب تک موجود ہین - نواب سالار جنگ اول اس کارخانہ کی تیار شدہ بندوق اپنے ہمراہ ولایت

لے گئے تھے وہان اسکا امتحان کیا گیا بہت پسند ہوئی اور انعام دیا گیا سنہ ۱۲۸۵ھ مین کپڑے سینے کا کام بھی جاری کیا گیا۔ اور یہہ گویا بلدہ مین مشین کے ذریعہ سے کپڑے سلوانے کی ابتدا تھی۔ غرضکہ یہہ کارخانہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ تک اسی مقام پر جاری رہا صفائی وغیرہ کے تھان بل کے کھم اور دوسرے بہت سے بٹر وغیرہ کے ڈہالو کام اس کارخانہ مین بنتے تھے۔ کاریگرون وغیرہ کی تنخواہ مین ماہانہ ۲۰ ہزار روپیہ صرف ہوا کرتا تھا۔ اہل ملک کی ناقدردانی سے یہہ کارخانہ اب ابتر حالت مین پڑا ہے صرف بندوقن کے پٹاخے حسب ضرورت تیار ہوتے ہین۔

کارخانہ توپ سنہ ۱۲۰۵ھ مین مقام بالاپور توپ ڈہالنے کی بھٹی تیار کی گئی اور ایک توپ ڈہالکر نواب سالار جنگ اول کے ملاحظہ مین پیش کی گئی۔ اور اس توپ کو صاحب عالیشان بہادر نے دیکھا۔ چند دنون کے بعد یہ کارخانہ بند ہوگیا۔

صدر انبار خانہ ورک شاپ نارا ین گوڑہ۔ صدر انبار خانہ ورک شاپ واقع نارا ین گوڑہ سنہ ۱۲۸۱ف ۱۸۷۲ء مین قایم کیا گیا تھا۔ اس کی تعمیر ماہ تیر سنہ ۱۲۸۱ف مین شروع ہوئی اور مہر سنہ ۱۲۸۳ف ۱۸۷۲ء مین اختتام کو پہونچی اس مین انجن اور کلین وغیرہ نصب کی گئین سرکاری چیزون کی تیاری اور شکست ریخت کے علاوہ نظام اسٹیٹ ریلوے کے انجن اور ڈبے وغیرہ اسی ورک شاپ مین تیار کیے جاتے تھے۔ لالہ گوڑہ مین ریلوے ورک شاپ کی تعمیر کے بعد ریلوے کا کام اس کارخانہ مین بننا موقوف ہوگیا۔ پھر کچھہ عرصہ کے بعد اس مین سرکاری چیزین بننی بھی موقوف ہوگئین۔ افسوس ہے کہ اب یہہ کارخانہ کس مپرسی کی حالت مین پڑا ہوا ہے۔ اس کے مکان کا ایک حصہ بیرون بلدہ کے ٹیلیفون آفس کے کام مین لایا گیا ہے۔

دار الصنایع سنہ ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء مین مولوی محمود صاحب مرحوم ناظم نظم جمعیت نے قاضی پورہ مین یہہ کارخانہ قایم کیا۔ جس مین بندوقین وغیرہ تیار کی جاتی تھین اور چھوٹی توپین بھی

نمونتاً تیار ہوئی تھین۔ صاحب عالیشان بہادر نے بھی ان توپون کو دیکھا ۳ سال کے بعد یہہ کارخانہ بند ہوا۔

اسٹور بندوق نزد بارادری چندو لال - ماہ فروری ۱۲۹۲ف سنہ ۱۳۰۰ھ مین چندو لال کی بارادری کے قریب علاقہ نظم جمعیت وغیرہ کے لیے نواب عماد جنگ کے معرفت بندوق کا اسٹور قایم ہوا۔ اس کے ماہانہ اخراجات معہ ماہوار وغیرہ سماہی ۵ ۱۵/۶/۸ مقرر تھے ماہ آذر ۱۲۹۶ف سنہ مین اس اسٹور کا کام موقوف ہوا۔

کارخانہ صنعت ہند بیرون یاقوت پورہ یہ کارخانہ آہنی ”صنعت ہند“ کے نام سے قایم ہوا اس مین فولاد اور بیڑ اور کل معدنی فلزات کا سامان سادہ اور نقشی نہایت نفیس اور اعلی صنعت کے ساتھ مثل ولایتی سامان کے تیار ہوتا ہے۔ اور ایسا کارخانہ دوسرے مقام پر نہین ہے۔ جس مین اس عمدگی سے کام ہوتا ہو۔ سامان تیار ہونے کے علاوہ ہر قسم کی مشینین بھی تیار ہوتی ہین اس کارخانہ مین فی الحال ۲ انجن ایک ۸ گھوڑون کے طاقت کا اور ایک ۱۵ گھوڑون کی طاقت کا ہے۔ ۱۲۵ آدمی روزانہ اس کارخانہ مین کام کرتے ہین جو باشندگان حیدر آباد ہین۔ اس کارخانہ مین ۲ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اور ہر سال ۳۲ ہزار روپیہ مالک کارخانہ نواب سید عبد العلی خان بہادر شمشیر جنگ (جو نہایت ہی لایق عالی خیال اور مدبر مشہور ہین) دیا کرتے ہین۔ اس کے نیجر بابو بہاگجی باقسندہ بمبئی ہین۔ ان کو مکانیکل آرٹس مین اعلی درجہ کی واقفیت حاصل ہے۔ یہہ کارخانہ ماہ امرداد ۱۳۰۷ف مین پرایوٹ طور پر قایم ہوا۔ ملکی ضرورت اور پبلک کی خواہش نیز نواب صاحب ممدوح کے متعدد تجربے اور سفر یورپ نے اس کو بہت ترقی اور شہرت دی ہے۔

بنک آف بنگال ۲۳ شوال م ۱۹ فروری ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۸ع کو سرکار عالی کے کاروبار کی غرض سے بنک مذکور کی شاخ رزیڈنسی چادرگھاٹ مین کھولی گئی۔ ۱۳۰۹ھ ۱۸۹۲ع مین رزیڈنسی سڑک پر

جنگ مذکور کے لیے سنگ بستہ عمارت تعمیر ہوئی اور ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء / ۱۳۱۹ھ کو اس مین سیونگ بیانک کی ایک شاخ کھولی گئی ۔

بیانکنگ کمپنی یکم فروری ۱۸۸۶ء / ۱۳۰۳ھ کو مسٹر اودکرجی نے حیدرآباد بیانکنگ کمپنی کے نام سے چادر گھاٹ مین ایک بنک قایم کیا ۔

ایس کمپنی گولکنڈہ (برف کا کارخانہ) ۲۲ شمبر ۱۸۸۱ء / ۱۲۹۸ھ کو گولکنڈہ ایس کمپنی لمٹیڈ کے نام سے قلعہ گولکنڈہ مین قایم کرنیکی اجازت سرکار سے عطا ہوئی لیکن غالباً اس کے قایم ہونے کی نوبت نہین آئی ۔

کارخانہ برف کارخانہ برف زیر تالاب سکندرآباد ۱۸۸۱ء / ۱۲۹۸ھ مین مسٹر سمسن نے قایم کیا چند سال کے بعد یہہ کارخانہ آسمانجاہ کے علاقہ مین آیا ۔ اور اب بیکار او رخستہ حالت مین پڑا ہوا ہے ۔

حیدرآباد دکن اسپنگ اینڈ وہومینگ کمپنی لیٹیڈ ۔ موقوعہ زیر تالاب سکندرآباد کی عمارت کے کام کا آغاز ۱۸۷۴ء مین ہوا اور بعد اختتام تعمیر ۲۳ مارچ ۱۸۷۷ء / ۱۲۹۴ھ کو نواب سالار جنگ اعظم کے ہاتھ سے اسکا افتتاح ہوا اور اسکا سرمایہ ۸ لاکھ روپیہ کا تھا جو ایک ایک ہزار روپیہ کے حصون پر تقسیم تھا منجملہ اُس کے ایک لاکھ روپیہ کے سو حصہ وار ایسے مدامی ہین کہ وہ اپنے حصہ کو غیر کے ہاتھ فروخت نہین کرسکتے اور بقیہ ۷ سو حصہ دار حسب ضرورت اپنے حصہ کو فروخت کرسکتے ہین ـــــ روپیہ پر اس کمپنی کا بیمہ کیا گیا ہے ۔

اس کے کارپرداز حسب ذیل ہین ۔

موتیال بہد نامیر مجلس ۔ مسٹر سیمور کے کارپرداز ۔ مہادیو نراین (افضل لوکر) مہتمم ۔ سی ۔ بی ۔ ڈنلاپ بوجی سیمور کے سکٹری وخزانہ دار وایجنٹ ۔

اتبک فیصدی ۷ سات روپیہ اوسط منافع حصہ دارون کو ملچکا ہے ۔

کارخانہ پارچہ بافی گلبرگہ اس کارخانہ کو مسٹر ابکلنڈیا نے قایم کیا ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ کو

مدار المہام مین ان کی تجارت بڑی چمکی ہوئی تھی - ۱۲۴۱ھ ۱۸۲۵ء مین ان کی کوٹھی (جو نواب محسن الملک کی کوٹھی کہلاتی ہے) کے موجود ہونیکا پتہ چلتا ہے -

دیوالہ مہانندرام پورن مل | ۲۵ محرم ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء مین مہانندرام پورن مل ساہوکار بیگم بازار کا دیوالہ نکلا - اس کا قصہ یہہ ہے کہ ہری گوپال نبیرہ پورن مل نے منی رام ساہوکار گوالیار کے نام ایک ہنڈوی روانہ کی اُس نے ہنڈوی لینے سے انکار کیا - اور وہ واپس آئی ہری گوپال نے اُس وقت اصل رقم دہندہ کو اپنا تمام اسباب فروخت کرکے رقم ادا کردی اور دیوالہ نکالدیا یہہ دیوالہ پورن مل کے نام سے مشہور ہے -

دیوالہ نین سی پدم سی | ۱۳ شوال ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء کو نین سی پدم سی ساہوکار رزیڈنسی بلدہ نے دیوالہ نکالا - ہندوستان کے بڑے بڑے نامی مقامات پر ان کی دوکانین قایم تھین قریب ۱۵۰ سال سے ان کی دوکانون کے قایم ہونیکا پتہ چلتا ہے -

شاپ عابد | پہلے چادرگھاٹ مین کسی اور مقام پر تھی اُس کے بعد ایک دوسری مکان مین اُٹھ آئی اس مین خیاطی وغیرہ کے کام کے سوا اور کچھہ نہین ہوتا تھا - چند سال کے بعد موجودہ مکان مولوی امیر حسن صاحب اول تعلقدار سے خرید کرکے اُس مین تعمیر و ترمیم کرکے بڑے پیمانہ پر شاپ قایم کی گئی اور چند سال کے بعد شاپ کے عقب مین آئیس فیکٹری قایم کی اور لمنیڈ وغیرہ بنانے کا کارخانہ بھی قایم کیا گیا شاپ مذکور مین پارچہ سلوائی کے علاوہ ہمہ قسم کے ولایتی اشیاء مل سکتے ہین - دوا فروشی کی بھی ایک شاخ قایم کی گئی ہے تقریباً بیس۲ سال سے یہہ شاپ قایم ہے -

آئیس فکٹری حاجی طیب علی | اس برف کے کارخانہ کو حاجی طیب علی نے بشیر باغ کے قریب قایم کیا - اس کارخانہ کے سنہ قیام اور دیگر حالات کے نسبت مالک کارخانہ نے کوئی اطلاع نہین دی - لہذا اس کے تفصیلی حالات نہین لکھے جاسکتے -

آئیس فکٹری نزد مل | ۱۰ سال قبل زیر تالاب سکندرآباد پارچہ بافی کی مل کے قریب خان بہادر شاہپور جی

ایڈل جی چینائی وغیرہ نے برف کا کارخانہ قایم کیا تھا جو چند سال جاری رہکر موقوف ہوگیا۔
بعد چند سال کے وہان ایک روغن کشی کا کارخانہ قایم ہوا اور پھر وہ بھی بند ہوگیا۔

کارخانہ سفالی زیر تالاب سکندر آباد۔	یہہ کارخانہ زیر تالاب سکندر آباد واقع ہے اس کے مالک بالکشن داس ساہو ہین۔ اس مین مشین کے ذریعہ سے جدید طور کی

سفال اور اینٹ بنائی جاتی ہے۔ سنا جاتا ہی کہ اب یہہ کارخانہ بند پڑا ہے۔

بیمہ زندگانی

مملکت آصفیہ مین پندرہ سولہ سال پیشتر بیمہ کا کوئی نام بھی نہین جانتا تھا اور اگر بیمہ کمپنیون کے اکا دکا ایجنٹ آئے بھی تو وہ اپنے مقصد مین ناکام رہتے تھے لیکن سنہ ۱۸۹۳ء مین مسٹر کاکا ایک پارسی جنٹلمین جو لنڈن اینڈ لنکاشائر بیمہ کمپنی کے ایجنٹ تھے بلدہ مین آئے اور غالباً انکی ہوشیاری اور برموقع فہمایش کی وجہ سے اکثر لوگون نے اس طرف توجہ کی چنانچہ ابتک اس ملک مین حسب اطلاع مسٹر کاکا صاحب (۸۶۰۰) آدمی اپنی زندگی کا بیمہ کرا چکے ہین اور اس سے تقریباً ایک کروڑ کا سرمایہ اُن کے لیے محفوظ ہوا ہے اور ابتک ساڑے چار لاکھ روپیہ اُن بیمہ کنندگان کے ورثا کو مل چکا ہے جو اس وقت تک انتقال کر چکے ہین۔

مسٹر کاکا دو معزز کمپنیون کے ایجنٹ ہین ایک لنڈن اینڈ لنکاشائر ہے جو سنہ ۱۸۶۲ء مین قایم ہوئی۔ اسکا سرمایہ آٹھ کرور ہے۔ دوسرے نارورچ یونین کمپنی ہی جو سنہ ۱۸۰۶ء مین قایم ہوئی تھی علاوہ اُن کارخانہ جات کے اضلاع وغیرہ کے کارخانون کی مفصل کیفیت معلوم نہو سکی اس لیے ان کی فہرست ذیل مین درج کی جاتی ہے جس سے بقیہ کارخانہ جات کا مجملاً حال معلوم ہو سکیگا۔

فہرست کارخانہ جات واقع ملک سرکارعالی لغایۃ سنہ ۱۳۱۵ف

نشان سلسلہ	نام درخواست گزار	نام مقام موقع تعلقہ و ضلع جہان کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	مسٹر ادلیس	پربہنی ناندیڑ	کاٹن جننگ و کاٹن پریس	

[illegible]	نام درخواست گزار	نام مقام معہ تعلقہ وضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۲	مسٹر لولی لوزوزجی	ناندیڑ وجالنہ	کاٹن پریس وجننگ	یہہ کارخانہ بنام دہن جی گاٹریا منتقل کیا گیا۔
۳	مسٹر بہمن جی پٹینٹ۔	نانا ندیڑ	پارچہ بافی	
۴	ٹھاکرداس پرمانند داس	جالنہ	کاٹن پریس	
۵	بی۔ ڈی پٹینٹ۔	جالنہ	پنبہ	
۶	بی۔ ڈی پٹینٹ۔	ناندیڑ	جننگ بر سینگ اسپننگ بری اسنگ مل	
۷	رام گوپال سیٹھہ	تعلقہ مدہول	پنبہ	درخواست گذار نے قیام کارخانہ سے انکار کیا۔
۸	سیتارام مکند لعل۔	ناندیڑ	کاٹن میانوفیاکچر	بوجہ فوتی مالک کارخانہ بند کردیا گیا۔
۹	ڈائرکٹران انڈین۔	ناندیڑ وبربہنی	کاٹن پریس	کارخانہ قایم نہین ہوا۔
۱۰	مول جی منسی ساہو۔	سیلو تعلقہ پاتھری	کاٹن وجننگ	
۱۱	لالہ بلبہدر سیتارام	کرکیلی وغیرہ	پنبہ	ایضاً
۱۲	دستور جی اینڈ نوروزجی دادابہائی۔	ہنگولی	ایضاً	
۱۲	سید امیرالدین	ناندیڑ وسایگاون	جننگ	کارخانہ قایم نہین ہوا
۱۳	بہرام جی مانک جی	کرکیلی	جننگ فیاکٹری وکاٹن پریس	

نشان سلسلہ	نام درخواست گزار	نام مقام معہ تعلقہ و ضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا۔	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱۵	نوروزجی جہانگیرجی گامریا	سیلو۔ پربھنی۔ مکٹر کرکیلی۔ امڑی۔ جالنہ۔	جیننگ فیاکٹری و کاٹن پریس۔	
۱۶	بہمن جی ولناجی پٹپنیٹ	امری۔ پربھنی	کاٹن پریس و جیننگ فیاکٹری۔	
۱۷	بنیرجی فرید ونجی	جالنہ	ایضاً	
۱۸	جہانگیر گامڑیا	نانڈیڑ	جیننگ پریس و کاٹن فیاکٹری۔	
۱۹	پنڈٹ موہن کشن	عمری وچڑپلی۔	جیننگ فیاکٹری	
۲۰	ہری ہرسوامی	جالنہ	اسپننگ جیننگ و ویوننگ۔	
۲۱	رتن سی ویرام	گوندی گانوں	جیننگ فیاکٹری	
۲۲	مسٹر موڑا ایجنٹ	حسیلو	جیننگ و کاٹن پریس	
۲۳	پنڈت موہن کشن	بڑتور	ایضاً	
۲۴	دادابھ جی برادرس اینڈ کمپنی۔	مکھڑ	جیننگ فیاکٹری	
۲۵	ایضاً	بھلینہ	ایضاً	
۲۶	رام سکھ فتح چند	عمارسونہ تعلقہ بیڑ	کاٹن پریس	
۲۷	گوبندجی پرم وکم جی کرم سی	پیٹھہ قادرآباد	جیننگ فیاکٹری	موتی لعل ولد چنی لعل کے نام سے منتقل کیا گیا

نشان مسلسل	نام درخواست گزار	نام مقام تعلقہ و ضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۲۸	گوبندجی و برم	اورنگ آباد	جننگ انڈ پریسنگ	
۲۹	کندور لنگیا وغیرہ	عرس جاگیر تعلقہ ورنگل	کاٹن پریس	
۳۰	بیرجی فرید وجی	جالنہ	جننگ و پریسنگ فیاکٹری ۔	
۳۱	ہیرالعل چندر بہان	ہنگولی	کارخانہ گرنی	
۳۲	نوشیروانجی کاوس جی	جالنہ	جننگ فیاکٹری	
۳۳	جگناتھ سیگراج سنس	انبڑ	ایضاً	
۳۴	رام گوپال سیٹھ اینڈ	سیڑم	کاٹن جننگ مل	پہلے ناؤندگی کے لیے درخواست پیش ہوئی تھی ۔
۳۵	وٹھل داس ہری کشن داس	مالونت تعلقہ پاتھری	جننگ فیاکٹری و کاٹن پریس	
۳۶	جی جی بہائی راو سرو رستم جی و لوحہ ۔	لاتور تعلقہ اوسہ	ایضاً	
		بابتہ سنہ ۱۳۱۲ ف		
۳۷	سپوبل جننگ پریس و نرسنگ کمپنی ۔	قصبہ مکٹھر تعلقہ قندہار ۔	جننگ و پریسنگ	
۳۸	رام گوپال سیٹھ	سیڑم بجای ناؤندگی	کاٹن جننگ مل	
۳۹	چندولعل وجی سنگ وغیرہ	کلمر جاگیر تعلقہ عثمان نگر ضلع ناندیڑ	جننگ فیاکٹری و کاٹن پریس ۔	

نشان سلسلہ	نام درخواست گزار	نام مقام مع تعلقہ و ضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۴۰	رام گوپال سیٹھہ	بھینسہ	کاٹن جننگ مل	
۴۱	ادروسر کاؤس جی وسوجی	جالنہ	جننگ فیاکٹری	
۴۲	رام گوپال سیٹھہ	اندور	صاف کردن شالیزار۔	
۴۳	ارکاٹ وینکیا وگام ستی لنگلیا	قلعہ ورنگل	جننگ فیاکٹری	
۴۴	یم۔ بی۔ دادابھائی	جالنہ ہنگولی	کاٹن پریس	
۴۵	جی۔ ڈبلیو۔ گے صاحب	دومل گوڑہ	آئیس فیاکٹری	
۴۶	اردوشر ہرمزجی چینائی	ناندیڑ	جننگ فیاکٹری و کاٹن پریس۔	
۴۷	مینیجر امربل جننگ و پرسنگ کمپنی	ناندیڑ	جننگ انڈ پرسنگ	
۴۸	ایضاً	بھینسہ	ایضاً	
۴۹	عبداللہ صاحب ایجنٹ رالی براورس۔	قصبہ مکھیڑ ضلع ناندیڑ	جننگ فیاکٹری جننگ فیکٹری	
۵۰	گوبندجی ویرم	قصبہ قادرآباد ضلع اورنگ آباد	کاٹن پریس	بنام موتی لعل ولد چنی لعل منتقل کیا گیا۔
۵۱	لنگی پلی ہنمنت راجہ رام	کرکیلی	کاٹن جننگ فیاکٹری	
۵۲	نارائن چندر رام چندر وغیرہ	دادروا اڑی تعلقہ پٹن	جننگ فیاکٹری	
۵۳	راجہ گیاانگیر نرسنگ گیر	لاسیہ تعلقہ بست ضلع پربھنی	جننگ و پرسنگ فیاکٹری۔	

نمبر شمار	نام درخواست گذار	نام مقام معہ تعلقہ وضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۵۴	دامودر داس	رائچور	جننگ و پریسنگ فیاکٹری	
۵۵	موتی رام اندر بہان	اجگاؤں تعلقہ ہنگولی	جننگ، فیاکٹری	
۵۶	گوپی لعل ولد گوجی رام	چنور ضلع پربہنی		
۵۷	ویجی داس ولد لکشمی داس ایجنٹ پستم جی مولجی	رائچور	کاٹن پریس	کارخانہ قایم نہیں ہوا۔
۵۸	گوبندجی ویرم	اورنگ اباد ~~قادر آباد~~	آئیل پریس۔	
۵۹	گوبندجی ویرم۔	قادر آباد	جننگ فیاکٹری وفلورمل	
۶۰	داراب جی اینڈ کمپنی۔	گرگیلی	کاٹن پریس	
۶۱	رام گوپال سیٹھ	ورنگل	جننگ فیاکٹری ورائس مل۔	
۶۲	اکولہ سنوان ولد انبیا ساہو	کوسگی علاقہ سالار جنگ۔	رائس کلنگ مل	
۶۳	باپوجی اینڈ بھمن جی چینائی	یادگیر	جننگ فیاکٹری	
۶۴	موتی مل جنی لعل۔	لاتور تعلقہ گنگاپور	رر	
۶۵	علیخان انجنیر بنام لعل امام و [illegible]	اجگاؤں تعلقہ ہنگولی	رر	

نشان سلسلہ	نام درخواست گذار	نام مقام مع تعلقہ و ضلع جہاں کارخانہ کھولا گیا	تفصیل کارخانہ	کیفیت
۱	۲	۴	۵	۶
۶۶	لبسونا تھہ اینگیا	رائچور	جننگ فیاکٹری و آئل مل۔	
۶۷	اوسکارٹ یونائیٹڈ پریس کمپنی لمٹیڈ۔	ایضاً	کاٹن پریس جننگ فیاکٹری۔	
۶۸	رام گوپال سیٹھہ	نظام آباد	آئل مل	
۶۹	جہانگیر ہرخرجی مدراس والا	رائچور	جننگ فیاکٹری	
۷۰	رام سکھہ جی گوپال	”	”	
۷۱	رام نارائن کشن لعل	لوری تعلقہ چنتور	کاٹن پریس و جننگ فیاکٹری۔	
۷۲	یلم بسیا ولد ملیا	مٹھواڑہ ضلع ورنگل	جننگ آئیل اینڈ رائس مل	
۷۳	دیارام سورج مل	گلبرگہ	جننگ فلور اینڈ آئل مل۔	
۷۴	ایضاً	ضلع بیٹھہ چنچولی	جننگ فیاکٹری۔	
۷۵	گرملا رامیا	قلعہ جاگیر تعلقہ ورنگل	جننگ فیاکٹری رائس مل۔	
۷۶	سریدہر نارائن بابٹ۔	بڑکن تعلقہ پیٹن	جننگ فیاکٹری	
۷۷	لچھمی نارائن رامچندر	شاہ پور ضلع گلبرگہ۔	”	
۷۸	نیلا چند ولد جی چند	گلبرگہ	فلور اینڈ آئل مل	

قدیم مذہبی میلے۔ دیگر مراسم و کھیل تماشے

فصل ۷

یقیناً تمام دنیا مین کوئی مقام بھی ایسا نہ ہوگا جو مذہبی مراسم۔ کھیل تماشون اور میلون سے خالی ہو۔ جہان کسیقدر تہذیب پھیل گئی ہی وہان ان کی نوعیت مین کچھہ نہ کچھہ فرق ضرور ہے۔ ہندوستان مین ابہی تک قدامت پسند طبیعتین موجود ہین ابھی ان باتونکی وہی کیفیت ہے جو اب سے صد یون پہلے تھی بلکہ بحالت موجودہ اسمین کچھہ اضافہ ہی ہوگیا ہے۔ ہم ہیرو ورشپ کے قائل ہین اور کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ گذرے ہوئے لوگون کے کامون کو احسان کے ساتھہ نہ یاد کرین اور جب آج کل نئی صورت مین مشاہیر کی یادگارین قایم کی جاتی ہین تو پچھلے مشاہیر کو کیون فراموش کردین۔ مگر اسکے ساتھہ ہی متمنی ہین کہ دیگر تہذیب یافتہ ممالک کیطرح ان مین سے کچھہ اصلاح ہو اور ہمارے اجداد کی (خواہ مسلمان ہون یا ہندو۔ عیسائی ہون یا پارسی) یادگارین بھی ایسی قایم ہون جن سے ملک سچا فائدہ حاصل کرسکے۔ امید ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہی کہ ملک آپ سے آپ اس جانب مائل ہوگا اور ان مین کچھہ اصلاح کرے گا۔

ہم بعض قدیم مذہبی مراسم اور کہیل تماشون کا ذکر کرتے ہین۔ اور آخر مین تفرقات کے ساتھہ بعض نئی سوسائٹیون کا بھی تذکرہ کرینگے۔

بیوی کا علم

حیات بخشی صاحبہ عرف بی بی مان صاحبہ (المتوفیہ ۲۸ شعبان ۱۰۸۰ھ) زوجہ سلطان محمد قطب شاہ نے اپنے شیعہ مذہب کے مطابق۔ اللہ۔ محمد۔ علی۔ اور اسمای متبرکہ کے ظفرے کا ایک علم حیدر خدا بندہ نگار کے ذریعہ سے بنوا کر شہر سے باہر جانب مشرق استادہ کیا اور سرکاری طور پر کل اخراجات مقرر کیے جب سے اب تک یہہ علم عشرہ محرم کے روز دو بجے کے قریب بڑی دہوم دہام سے نکلتا ہے۔ ہزارہا مخلوق کے ساتھہ اسمین سرکاری انتظام بھی خاص طور سے کیا جاتا ہی جس مقام پر یہہ علم ایستادہ کیا جاتا ہی وہ بیوی کا علاوہ کہلاتا ہی بعض لوگ اس علم کو "حیدر کا علم" بھی کہتے ہین۔ جس عاشور خانہ مین یہہ علم استادہ ہوتا ہی۔ اسکے

دروازہ پر (۱۱۹۹ھ) کندہ ہے۔

نعل صاحب — مشہور ہے کہ یہہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خود کا ٹکڑا ہے جو معرکہ کربلا مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک سے ٹوٹکر گر گیا تھا اُس کے بعد کسی زوار کے ہاتھ لگا اور رفتہ رفتہ وہ سلطان یوسف عادل شاہ[۱] کے زمانہ مین بیجاپور پہونچا۔ اور وہان نصب کیا گیا۔ جب خاندان عادل شاہ کو انقلاب ہوا تو بعہد سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ قلعہ گولکنڈہ (محمد نگر) پہونچا اور وہان استادہ کیا گیا۔ لیکن جب سلطان محمد قلی قطب شاہ نے حیدرآباد کی آبادی مین وسعت دی تو اس کو بلدہ مین لاکر رکھا۔

۱۱۷۸ھ مین نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی نے اس کے اخراجات کے لیے جاگیر مقرر کی جو اس وقت تک بحال ہے۔ یہہ علم بڑی دہوم دہام کے ساتھ محرم کی نوین شب کو نکلتا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ہزارہا مخلوق کا ہجوم ہوتا ہے۔ یہانتک کہ راستہ چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ شرفا شہر اس کی زیارت کے لیے بنگلے اور دوکانین کرایہ پر لیتے ہین۔ اس علم پر ہزارہا روپیہ کا چڑہاوا چڑہتا ہے۔ اور بہت سی لنگر آتے ہین۔ امرا شہر بھی نقدی کی صورت مین نذر بھیجتے ہین۔ دس محرم کی صبح کو یہہ علم شہر کا گشت کر کے اپنے مقام پر آتا ہے۔ عوام اس کو نعل صاحب پتھر گٹی کے نام سے پکارتے ہین۔ اس علم کا جو عاشور خانہ ہے اُس کے دروازہ پر دالی محل (۱۱۸۰) کتبہ کندہ ہے۔

حسینی علم — آغا علی نامی نے ایک تلوار جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے موسوم تھی ایک علم مین نصب کی اور قطب شاہیون کے زمانہ مین حیدرآباد آیا۔ یہان اسکا بڑا احترام کیا گیا۔ اسوقت جہان یہہ علم استادہ ہوتا ہے۔ پہلے پہل وہین نصب کیا گیا۔ اور سرکار سے اسکے اخراجات

---

[۱] ۸۹۵ھ مین تخت نشین ہوا۔ اور ۹۱۶ھ مین وفات پائی۔

مقرر ہوئے - امام باڑہ کے اندر ایک پتھر پر سنہ ۱۱۸۵ کندہ ہے - اسکا تعلق سرکار عالی کے محکمۂ امور مذہبی سے ہے - تعمیر و ترمیم کا بھی اسی کو اختیار ہے - اور سرکار عالی سے اخراجات کے سوائے - نوبت و نقارہ بھی ہمیشہ کے لیے مقرر ہے - اور سرکاری طور پر اسکا انتظام بھی کیا جاتا ہے - یکم سے ۹ محرم تک اس پر لنگر اور چڑہاوی کا سلسلہ رہتا ہے - چند لنگر بڑے دہوم دہام سے آتے ہین - انمین سب سے زیادہ سرکاری لنگر بارونق ہوتا ہی - یہہ لنگر پانچوین محرم کو نکالا جاتا ہے - ہزارون روپیہ بطور نذر و نیاز اس علم پر چڑہتے ہین مسلمان کے دونون طبقون (سنی اور شیعہ) کو اس پر اعتقاد ہے - ہندو بھی اسکے معتقد پائے جاتے ہین - یہہ علم کسی مقام پر گشت نہین کرتا ہی مگر اس کے سہرے (پھول) ٹھنڈے ہونے کے لیے ایک بڑے مجمع کے ساتھ پرانے پل جاتے ہین -

جہان پر اب موجودہ کمان ہے پہلے اُس سے چند قدم آگے ایک کمان تھی جس کے مینار پر طلائی کلس بنے ہوئے تھے گاڑیون کی آمد و رفت مین اُس سے دقت واقع ہوتی تھی اس لیے ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۷ کو کمان توڑ دی گئی اور سرکار نے دو کانون کی سلسلہ مین جدید کمان تیار کرائی آخر سنہ مین اس کی تعمیر کا کام ختم ہوا - اب اس کمان پر مینار اور قبے نہین ہین -

لنگر سلطان محمد قطب شاہ کے عہد مین اس لنگر کی ابتدا ہوئی - جسکا حال یون بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان کا بیٹا مرزا عبد اللہ[1] ہاتھی پر سوار حیدر آباد سے قلعہ گولکنڈہ جا رہا تھا - لیکن اُس روز رود موسی طغیانی پر تھی - دریا کی آواز سنکر ہاتھی بگڑ گیا اور جنگل کی طرف لیکر بہاگا فیل بان نے اسکے قابو مین لانے کی بہت تدبیرین کین مگر کارگر نہوین - بلکہ اُسے گردن سے گرا دیا - چار شبانہ روز ہاتھی اسیطرح پہرتا رہا - اور قابو مین نہ آیا - اُنکی والدہ حیات بخشی بیگم جنکا

[1] جو سلطان عبد اللہ قطب شاہ ہوا - ۲۰ شوال سنہ ۱۰۲۳ کو پیدا ہوا اور ۳ محرم سنہ ۱۰۸۳ کو وفات پائی

لئے محبت مادری سے اکثر درختون پر کھانا اور پانی کے کوزے بندھوا دئے تھے
تاکہ اگر شہزادہ اُدھر ہوکر گذرے تو درخت سے خورد و نوش کی چیزین حاصل کر سکے بیگم صاحبہ نے
جب محرم کا چاند دیکھا تو اپنے اعتقاد کے بموجب یہ منت مانی کہ اگر مرزا عبداللہ صحیح سالم
واپس آجائے گا۔ تو اس کی برابر سونا تلوا کر اس کی زنجیر بنواؤن گی اور اس کی کمر مین باندہکر
پا پیادہ حسینی علم تک لیجاؤن گی۔ چنانچہ جب ہاتھی قابو مین آیا تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اور
آجتک وہی رسم جاری ہے۔

ہاتھی کے بے قابو ہونے کی تاریخون مین اختلاف ہے۔ اور ۱۳۔ ۱۵۔ اور ۲۷ ذیحجہ
بتائی جاتی ہین مگر آخری تاریخ زیادہ تر صحیح سمجھی جاتی ہے۔ یہہ لنگرہ محرم کو نکلتا ہی اور اسکے
ہمراہ سرکار نظام کی فوج باقاعدہ اور بے قاعدہ اور صرف خاص و پایگاہ ہوتی ہے لنگر ایک
دو بجے کے قریب اُٹھتا ہے اور حسینی علم تک فوج اس کے ہمراہ آکر اپنے مستقر کو چلی جاتی ہے
اس کے دیکھنے کے لیے خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مدار المہام رزیڈنٹ اور امرائے
حیدرآباد کے علاوہ اگر مرضی مبارک ہوتی ہے تو حضرت اقدس و اعلیٰ بھی اسے ملاحظہ فرماتے ہین
اسکے دیکھنے کو دور دور سے انگریز اور ہندوستانی سیاح حیدرآباد آتے ہین۔
چنانچہ لارڈ کرزن بہادر سابق وایسرائے و گورنر جنرل ہند نے بھی ۱۳۱۹ھ مین تشریف
لاکر لنگر دیکھا تھا۔

پنجہ شاہ
یہہ علم پہلے کسی اور مقام پر تھا۔ لیکن میر عالم بہادر نے دوسرا مکان تعمیر کرکے اس علم کو یہان
رکھا۔ اس کی تعمیر کا سنہ ۱۱۹۰ھ ہے۔ یہہ قطب شاہیہ زمانہ کا ہے اور راجا ہی انتظام مین
تاریخ لکھی گئی جو اسکے اندر کندہ ہے۔ محرم مین یہ علم نکالا جاتا ہی اور بہت ہی دہوم ہوتی ہے
ہزارہا مخلوق بغرض تماشا ساتھہ ہوتی ہی پایگاہون کے صندل یہین سے نکلتے ہین۔

عرس کوہ مولا
یہہ حیدرآباد سے ۶ کوس کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ اس کے قریب ہی موضع
کہیرا آباد ہے۔ مولا کے عرس کے متعلق مختلف روایتین بیان کی جاتی ہین۔ ایک گروہ کہتا ہی کہ

کہ یہہ حضرت علیؓ کا عرس ہے - اور دوسرا بیان کرتا ہے کہ ایک فقیر مولا نامی کے خادم مسمی زنگ علی نے اپنے پیر کی یادگار مین قایم کیا -

پہلے کا بیان ہے کہ اس پہاڑی پر راما سوامی کا دیول تھا اور وہان ہر سال جاترا ہوا کرتی تھی - سلطان ابراہیم قطب شاہ ایک شب کو قلعہ بالا حصار (گولکنڈہ) پر چاندنی کا لطف اٹھا رہا تھا کہ اسے پہاڑ کی جانب روشنی معلوم ہوئی - سلطان نے اپنے ایک مصاحب رائے راو نامی برہمن سے پوچھا کہ یہہ کیا ہے - اُس نے عرض کیا - کہ حضور پہاڑ پر حضرت مولا علی کا علم ہے - اسپر سلطان نے وہان جانے اور علم کی زیارت کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی -

راو مذکور نے وہان سے مورت نکلوا کر چلہ بند ہوا دیا اور اطراف مین سبز کپڑا لپیٹ دیا - جب سلطان وہان گیا تو اُس نے وہان جشن حیدری ترتیب دیا اور غربا کو کھانا کھلایا - اُس تاریخ سے آجتک میلہ ہوتا ہے -

لیکن اکثر مورخین نے اس امر پر زور دیا ہے کہ پہلے یہان مولا نامی ایک فقیر رہتا تھا - اسکے پاس کچھہ تبرکات بھی تھے اس کے انتقال کے بعد اسکے خادم مسمی زنگ علی نے اپنے پیر کی یادگار مین سالانہ عرس قایم کیا اور اپنے تکیہ سے وہان صندل لیجایا کرتا تھا جب بادشاہ کو تبرکات کا حال معلوم ہوا تو اُس سے لیکر مسجد مین رکھوا دیے گیے اور حوالی بلدہ کی زمین لطور انعام اسی کے حوالہ کی گئی - عرس کی اتنی ترقی ہوئی کہ امرا اور بادشاہ بھی جانے لگے رفتہ رفتہ امرا دولت آصفیہ کی جانب سے وہان عمارتین بنائی گئین اور باغات لگائے گیے سرکار عالی سے عرس کے اخراجات کے لیے رقم مقرر ہوئی - ۱۶ رجب کو ہر سال عرس ہوتا ہے اور لاکھون آدمی جمع ہوتے ہین - اس موقع پر ہزارہا روپیے نذر و نیاز اور روشنی مین صرف ہوتے ہین - تیسرے دن عرس کے مراسم ختم ہوتے ہین اور واپسی پر لنگر پلی مین میلہ ہوتا ہے اسمین بھی تماشائیون اور شوقین مزاجون کی کثرت ہوتی ہے - اور سرکاری طور پر دفاتر مین ۲ یوم کی تعطیل ہوتی ہی -

قدم رسول

یہہ پہاڑ کوہ مولا کے قریب واقع ہے۔ اور اوس کے اوپر کی تعمیر شاہان قطب شاہیہ کی یادگار ہے۔ نواب میر نظام علیخان آصفجاہ ثانی کے زمانہ مین محمد شکر اللہ خان نے قدیم عمارت مین کچھہ تغیر و تبدل کیا۔ یہان سالانہ عرس ہوتا ہے اور اسکے اخراجات کے لیے موضع ترمل گری بطور جاگیر مقرر رہے۔

چشمہ بی بی

یہہ مقام بلدہ سے جانب جنوب بیرون دروازہ علی آباد قریب فلک نما واقع ہے۔ چشمہ کے قریب ایک پہاڑی بھی ہے۔ سلطان عبد اللہ قطب شاہ کی والدہ حیات بخشی بیگم صاحبہ بطور تفریح وہان تشریف لیجایا کرتی تھین عرصہ کے بعد خلائق اس جانب متوجہ ہوئی اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چلہ بنایا۔ اسکی وجہ تسمیہ بھی ہے امیر الامرا خیر الملک مدار المہام کی اہلیہ نے اس چشمہ کے قریب ایک شاندار مکان تعمیر کرایا۔ یہان ہر سال علم کا میلہ ہوتا ہے۔ میلہ کا ابتدائی سنہ ہمین معلوم نہین لیکن اتنا معلوم ہے کہ فلک نما کی تعمیر کے زمانہ مین ایک کلال نے وہان علم استادہ کیا تھا جسکا عروج اس وقت ہوا جبکہ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر فلک نما مین مقیم ہوئے۔ چنانچہ ہر پنجشنبہ کو لوگ یہان آتے ہین اور منتین مانتے ہین اور چڑہاوے چڑہاتے ہین۔

علم تاڑبن

تاڑبن شہر سے جانب جنوب تالاب میر عالم کے قریب واقع ہے نواب سلطان نواز الملک عرف بھکو میان نواب تاڑبن نے نواب سراج الملک بہادر کے عہد وزارت مین خاص تاڑبن مین یہہ علم سنہ ۱۲۶۴ھ مین نصب کیا۔ ہر سال ۲۰ محرم کو وہان پر ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اور شہر کے اکثر شوقین وہان جاتے ہین۔ اس کے اخراجات نواب سالار جنگ اعظم کے اسٹیٹ سے متعلق ہین۔

علم باؤلی سنکیسر

اس علم کے بارہ مین یون روایت ہے کہ سنکیسر کی باولی مین ایک سانپ رہتا تھا ۲۰ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ کو یہہ علم اسکے منہ سے نکلا اور اسی دن استادہ کیا گیا۔ بعد ازین ۱۰ صفر کو ٹھنڈا کیا گیا۔ اس وقت سے ابتک سنہ مذکورہ بالا تاریخون مین علم استادہ کیا جاتا ہے اس

مقام کا باغ اور بازار اعلیحضرت قدر قدرت کی والدہ ماجدہ حضرت وحید النساء بیگم صاحبہ کے علاقہ میں ہے اور یہہ مقام سرور نگر کے قریب جانب مشرق واقع ہے ۔ اسکے متعلق جتنے اخراجات ہوتے ہیں وہ جنابہ بیگم صاحبہ کے دفتر سے ادا ہوتے ہیں ۔ میلہ کے روز بلدہ کے شوقین مزاج وہاں جاتے ہیں ۔

کرمن گھٹ

یہہ دیول سرور نگر کے قریب واقع ہے ۔ دیول کو کسی قدر فاصلہ پر ہی ایک موضع کرمن گھٹ کے نام سے آباد ہے اسکی تعمیر کی ابتدائی تاریخ کا کچھہ پتا نہیں لگا ۔ مگر روایات اور عمارت کی حالت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت قدیم ہے ۔ مہاراجہ چندو لعل مدار المہام پیشکار نے ۱۲۵۸ھ میں ایک موضع دہارا پور تعلقہ پاتھری محاصلی ایکہزار پانچسو سالانہ اخراجات کے لیے عطا کیا ۔ یہہ رقم دیول ہنومان جی اور دیول رامچندر جی میں زیر اہتمام راجہ ایشونت راؤ صرف ہوتی تھی ۔ آخر اردی بہشت ۱۲۸۱ف میں موضع مذکور راجہ صاحب سے علیحدہ کر کے تعلقہ پاتھری ضلع پربہنی میں شریک کر دیا گیا ۔ ۱۲۸۱ف ۸۲ کی آمدنی خزانہ عامرہ میں جمع ہوئی ۔ لیکن اس طریقہ میں بوجہ دقت اور طوالت کے موضع کا محاصل طلب کرنا موقوف کیا گیا ۔ اور پوجاریوں و نقارچیوں کی تنخواہیں مدیومیہ سے جاری کی گئیں پہلے سب خرچ ملا کر ایک سو پچاس روپیہ ماہوار ہوتا تھا مگر اب رفتہ رفتہ تخفیف کی جا رہی ہے ۔ یہاں جاترا بھی ہوتی ہے ۔

رام باغ

یہ باغ راجہ بہوانی پرشاد مشرف تقسیم تنخواہ محلات مبارک کا ہے اور شہر سے جانب شمال عطا پور کے متصل واقع ہے ۔ اسمین ایک دیول ہے جو ۱۲۱۷ھ میں تعمیر ہونا شروع ہوا اور ۱۲۳۵ھ میں ختم ہوا ۔ اُس کے بانی راجہ صاحب ہی تھے ۔ اور وہ مشرف محلات اور اقربائے خاص پیشکار خان سامانی سے تھے ۔ راجہ ہنو لعل سنو لعل ان کے نواسہ تھے دیول میں سری رامجی کی جو مورت رکھی ہوئی ہے اُس کے متعلق مشہور ہے کہ راجہ سوم بہوپال والی گدوال نے اپنے دیول کے لیے اسے تیار کرائی تھی ۔ وہ اسے ہر پونرو س نچھتر میں تیار کرانا چاہتے تھے ۔ مگر اس نچھتر میں وہ تیار نہ ہو سکی اس لیے آپنے ایک خواب کی بنا پر

کسی باولی سے مورت نکلوا کر دیول مین نصب کرائی۔ اور پہلی مورت بانی رام باغ کو دیدی
کہتے ہین کہ راجہ بھوانی پرشاد نے بھی اسی رات کو اس مورت کو بارہ مین خواب دیکھا تھا۔ اور
اسے طلب کیا۔ مورت سنہ ۱۲۲۵ھ مین چیت شدہ دسمی کو رام باغ مین نصب کی گئی۔ اور اسی
سال سے دیول کی جاترا رام نومی کے دن شروع ہوئی یہ دن استھاپنا کا خیال کیا جاتا ہے
اس زمانہ سے ابتک برابر سالانہ جاترا ہوا کرتی ہی۔

نواب سکندر جاہ اور نواب ناصر الدولہ کے عہد مین دیول کے اخراجات کے لیے بارہ ہزار
آمدنی کی جاگیر عطا ہوئی۔ دیول کا کل انتظام اور خرچ راجہ بھوانی پرشاد کے خاندان سے تعلق
ہے۔ رام نومی کے دوسرے روز چیت شدہ دسمی کو اسکی رتھ کشتی کا میلہ ہوتا ہی۔

کیشوگری — اسکو جنارائی گٹہ بھی کہتے ہین اور اسی نام سے اسکی شہرت ہے یہ دیول بلدہ سے
جانب جنوب حضرت بابا شرف الدین رح کی پہاڑی کے راستہ مین ایک چھوٹی پہاڑی پر واقع
ہے۔ پہلے یہہ نہایت ہی ویران حالت مین تھا۔ لیکن بنسی راجہ عرف راجہ گردھاری پرشاد
محبوب نواز ونت نے جب اس کو تباہ حالت مین دیکھا تو نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام سے
اس کے آباد کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انھون نے ۲۶ رمضان سنہ ۱۲۷۵ھ کو قبضہ دوامی کے
متعلق احکام صادر فرمائے اور راجہ صاحب کو سند عطا کی۔ آپ نے اس کو آباد کیا۔ باولی
بھی تعمیر کرائی جس کی اسوقت وہان سخت ضرورت تھی نواب افضل الدولہ بہادر کے عہد
مین موضع بنڈلہ گوڑہ سے بطور مقطعہ دوامی پندرہ بیگہ اراضی عطا ہوئی۔ اسی زمانہ مین
نارائین باغ کیشو پیٹ۔ جدید دیول ورنگارانی۔ گدی سری مانک پربھو مہاراج وغیرہ
کی عمارتین تیار کیگئین۔ ابتک یہہ دیول راجہ صاحب بیکنٹھ باشی کے خاندان مین چلا آتا ہی
اور وہان بالاجی مہاراج کی مورت ہے۔ چیبا چہٹ کے چوتھے روز اگن شدہ دسمی کو سالانہ
جاترا اور رتھ کا جلوس ہوا کرتی ہی۔

دیول جہام سنگہ — باوجود تلاش کے ہمکو اس دیول کے ابتدائی حالات نہین معلوم ہو سکے۔ نہ یہہ معلوم ہوا کہ

کس کے عہد مین اسکی عمارت تعمیر ہوئی۔ اسیطرح جاترا کے ابتدائی سنہ کا پتہ بھی نہین چلا۔ مگر یہ معلوم ہوا کہ سنہ ۱۲۴۲ھ مین اُسکا وجود تھا۔ حضوری علاقہ دار جہام سنگہ اس کا بانی تھا۔ یہہ دیول نہایت ہی وسیع بنا ہوا ہے۔ اس مین بالاجی مہاراج کی مورت ہے اس کی جاترا ماگھ بدہ سپتمی کو مسوک سنگہ کمندان کے علاقہ سے ہوتی ہے۔ اور یہہ دیول حضرت حسین شاہ ولیؒ کی درگاہ جاتے ہوئے راستہ کے بائین جانب پڑتا ہی۔

دیول جلال گوڑہ

سرور نگر کے قریب اس نام کا ایک موضع آباد ہے۔ اسی موضع کے نام سے ایک دیول بھی مشہور ہے۔ معلوم ہوا کہ اسی دیول کو راجہ نانک بخش کی والدہ رانی رکمابائی صاحبہ نے تعمیر کرایا۔ مگر تاریخ و سنہ تعمیر دیول اور ابتداے جاترا کا پتہ نہین چلا۔ مگر ۱۲۴۱ھ سے جاترا کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا تعلق علاقہ پیشکاری سے ہے۔ اور یہان مہاراجہ مدار المہام بہادر کا ایک باغ ہے۔ اسی دیول مین بالاجی مہاراج کی مورت ہی اور بیساکھ شدہ پونم کو جاترا ہوا کرتی ہے۔ اور خزانہ پیشکاری سے اسکے اخراجات ادا ہوتے ہین۔

دیول کشن باغ

یہہ باغ راگھو رام والون کا مشہور ہی۔ کہتے ہین کہ اس باغ کو لگانے والے اور دیول بنانے والے راگھو رام تھے۔ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس کی تعمیر کب ہوئی اور راگھو رام کس زمانہ مین تھے۔ باغ مین ایک دیول ہے۔ جس مین کشن جی مہاراج کی مورت ہی جسکی سالانہ جاترا کاتک شدہ پونم کو ہوا کرتی ہی۔ جاترہ کے ابتدائی حالات بھی معلوم نہین صرف سنہ ۱۲۴۲ھ تک پتہ چلتا ہے۔ سرکار سے دیول اور جاترہ کے اخراجات کے لیے جاگیر مقرر ہے۔ اور اب تک راگھو رام والون کے علاقہ دارون کے اہتمام سے جاترا ہوا کرتی ہے۔ یہہ باغ رام باغ کے راستہ مین جانب مغرب واقع ہے۔

دیول راجہ مرلی دھر داس

یہہ راجہ مرلی دھر داس کا باغ واقع قریب بازار مین واقع ہے۔ پہلے اس مقام پر خلیل الرحمن خلیل نواز جنگ کا باغ تھا۔ اس کو راجہ صاحب نے ۵ شعبان سنہ ۱۲۶۰ھ مین اُن سے خریدا اور سنہ ۱۲۶۱ھ مین اس کے اندر دیول تعمیر کرایا۔ تعمیر سے ایک سال بعد سنہ ۱۲۶۲ھ مین

دیوی جی کی مورت استھاپنا ہو کر جاترہ کی ابتدا ہوئی۔ جو اب تک ماگھ مہینے مین پونم کو سالانہ ہوا کرتی ہے۔ اور اسکا انتظام اُن کے خاندان والے کرتے ہین۔

دیول سیتارام باغ۔

یہہ دیول سیتارام پیٹھ مین ایک باغ کے اندر واقع ہے جو شہر سے جانب مشرق ہے اس کو یہان کے مشہور مہاجن سیٹھ پورن مل نے تعمیر کرایا۔ سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخ کا پتہ نہین چلا۔ بعد تیاری سمت ۱۸۹۲ بکرمی سے دیول مین جاترا کا آغاز ہوا۔ اور اسکے جملہ اخراجات کے لیے سنہ ۱۲۴۸ مین سرکار سے جاگیرین عطا ہوئین۔ دیول کا تعلق سیٹھ رام لعل سے ہے اور اسمین جیٹھ شدہ تیرس کو سالانہ جاترا ہوتی ہے۔ اس مین سری رام و لچھمن جی کی مورت ہے۔

دیول لچھمن باغ

نام سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی کا ابتدائی نام لچھمن ہوگا مگر ہم اس کے متعلق بالکل لاعلم ہین۔ اسیطرح ہمین دیول کی تعمیر کا سنہ نہین معلوم ہوا۔ سمت ۱۸۸۵ بکرمی مطابق سنہ ہ مین اس کی جاترا شروع ہوئی اب بھی ماگھ شدہ پونم کو سالانہ جاترا ہوا کرتی ہے یہہ دیول حضرت حسین شاہ ولی کی درگاہ کے قریب واقع ہے۔ زمانہ قدیم مین سیٹھ موتی لعل کے علاقہ سے جاترا ہوا کرتی تھی اور اب سیٹھ راجہ شیو لال موتی لعل کے علاقہ سے ہوا کرتی ہے

لیلا جنم اشٹمی

راجہ ایشوری پرشاد سررشتہ دار رسالہ خاص نے اورنگ آباد مین اس کو شروع کیا۔ اسکی ابتدا سنہ ۱۲۷۲ سے ہوئی مگر سنہ ۱۲۷۴ مین وہ بلدہ چلے آئے تو اپنے مکان مین اسکا آغاز کیا۔ اور سالانہ کرتے رہے۔ چنانچہ اب بھی جاری ہے اس موقع پر برہمنون کو کھانا بھی کھلایا جاتا تھا۔ راجہ صاحب نے اپنی زندگی مین ذاتی تنخواہ الصاے روپیہ اور رصار روپیہ نواب سالار جنگ اعظم سے دیول کے لیے مقرر کرائے ان کی زندگی تک بدستور یہی انتظام رہا بعد انتقال یکم رجب سنہ ۱۳۱۲ کو نواب وقار الامراء کے عہد وزارت مین مار روپے ماہوار دیول اور لیلا کے اخراجات کے لیے مقرر ہوئے۔ اور اس وقت تک جاری ہین۔

راجہ صاحب نے اپنا ذاتی مکان بھی دیول کے لیے وقف کر دیا ہے۔ کیونکہ آپ کے

کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ آپ کے داماد گردھاری لعل صاحب اب اس کے منتظم ہین۔ جنم اشٹمی سے اماوس تک اور رادھا اشٹمی کو ان کے مکان واقع حسینی علم مین یہہ لیلا سالانہ ہوتی ہی۔

میلہ ناگ پنچمی ۱۲۴۳ھ سے اس میلہ کا پتا چلتا ہی مگر اسکا وجود پہلے بھی تھا۔ ۱۲۹۹ھ تک سر محل دیوڑھی نواب رشید الدین خان وقار الامرا کے قریب ایک پتھر پر سانپ کے بت کی پوجا ہوا کی۔ ان کے انتقال کے بعد نواب خورشید جاہ کی کوٹھی کے نیچے ۱۳۰۰ھ سے میلہ ہونا شروع ہوا اور ابتک جاری ہے۔ اسمین تماشائیون کی کثرت ہوتی ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی دوکانین بھی لگائی جاتی ہین۔

میلہ اشٹمی یہہ تیر دلیسون کا میلہ بھی کہلاتا ہی۔ اور ہولی کے آٹھ دنکے بعد ہوتا ہے۔ حیدر آباد مین اسکے آغاز کے سنہ کا پتہ نہین چلا اور صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ قمر الدین خان مندوزئی جمعدار اس باغ کے قریب جو "محمود باغ" کے نام سے مشہور ہے۔ ہوا کرتا تھا۔ پھر اس مقام پر ہونے لگا جہان حضرت شاہ خاموش رح کا مزار واقع ہے۔ اس مقام کو نبی باغ بھی کہتے ہین۔ جب شاہ صاحب نے ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ کو انتقال کیا اور وہان دفن کیے گئے۔ اس لیے وہان کے بجائے اسٹیشن نامپلی کے قریب راجہ سری نواس راؤ کے بنگلہ کے روبرو چھاونی راجہ کے باغ مین ہونے لگا اور ابتک سالانہ وہین ہوتا ہے۔ اس مین ہزارہا آدمیون کا ہجوم رہتا ہے۔ ہندوستان مین بھی ہولی کے آٹھوین روز یہہ میلہ ہوتا ہے۔

میلہ ٹیلہ پنج دہنس جگ اس کی لیلا کی ابتدا سمت ۱۹۲۸ اگن بدی دسمی سے شروع ہوئی ہے اور ہر سال تاریخ مقررہ پر لیلہ شروع ہو کر اگن شدہ پنچمی کو ختم ہوتی ہے۔ اور خاکی بابا کے زمانہ سے دہنس جگ آغاز ہوا اور رہری نارائین جی گوسائین نے اس مین سری کشن جی مہاراج کی مورت کا استھاپنہ کیا اس مین کشن جی مہاراج کی مورت کے سوائے اور بھی مورتین ہین۔ ۱۳۲۶ھ کے طغیانی کے باعث دیول کو نقصان پہونچا۔

جاترا الوال یہہ ایک دیول ہے۔ جو بمقام الوال واقع ہے۔ اسکو مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار صاحب نے

تعمیر کرایا تھا۔ اس مین سری بالاجی مہاراج کی سورت ہے۔ ہر سال اگن شدہ تیرس کو جاترا ہوا کرتی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس جاترا کی تاریخ اس سے پیشتر کوئی اور مقرر رہی تھی۔ لیکن مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار کے زمانہ سے موجودہ تاریخ مقرر ہوئی اور وہان کا رتھ بھی آپ ہی کے زمانہ مین باہتمام گہن شام داس کار پرداز تیار ہوکر رتھ کشی کا رسم آغاز ہوا۔ اور یہ دیول پیشکاری کے علاقہ مین ہے اور اُسی علاقہ سے اسکی جاترا وغیرہ کے اخراجات ہوا کرتے ہین بلدہ کے اکثر شوقین مزاج ہندو وغیرہ لوگ کثرت سے اس جاترا مین جاتے ہین۔

میلہ راج باغ

بعد وفات مہاراجہ چندو لعل پیشکار راجباغ جسکو چندو لعل کی بارہ دری بھی کہتے ہین چند سال تک سرکاری نگرانی مین رہا اور اُسی زمانہ مین ۱۲۶۳ھ سے ہولی کے دوسرے دن دھولینڈی کے روز اس مین میلہ ہونا شروع ہوا۔ اسمین ہندو لوگ خصوص مارواڑی ساہو وغیرہ بہت کثرت سے جوق جوق گاتے بجاتے آتے ہین اور اُس روز باغ مین مٹھائی وغیرہ تیار کرکے کہاتے ہین۔ باغ کے وسط مین ایک بڑا مکان ہے اُس مین گانے اور بجانے اور گلال پاشی کا جلسہ ہوتا ہے۔

تھیاسوفیکل سوسائٹی

۲۶ دسمبر ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳۱۰ھ کو رام سوامی ایر نے نرسماسٹی کے مکان واقع چادرگھاٹ مین یہ سوسائٹی قایم کی۔ اس کے بعد مسٹر پیستن جی سابق کمشنر کروڑگیری نے مسٹر ڈیلانی کے بالروم کی زمین خرید کرکے وہان اس کے مکان کی جون ۱۹۰۴ء مین بنیاد ڈالی اور اپنے ذاتی صرفہ سے بارہ ہزار روپیہ لگا کر مکان تعمیر کرایا اور اس کو آراستہ کیا صرف زمین پانچہزار روپیہ مین سوسائٹی نے خریدی تھی۔ ۷ جنوری ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ صبح کے ساڑھے سات بجے مسز اینی بسینٹ صاحبہ کے ہاتھ سے اُس مکان کا افتتاح ہوا۔ سوسائٹی رزیڈنسی چادرگھاٹ کے حدود مین واقع ہے اور تصوف کے متعلق اس مین لکچر ہوا کرتے ہین۔ جہانگیر جی سابق مہتمم خزانہ عامرہ اس سوسائٹی کے بڑے حامی تھے اسکے اخراجات ممبرون کے [illegible] سے پورے ہوتے ہین۔ ۱۵ بہمن ۱۳۱۸ف کو ماہانہ ۹۰ روپیہ اس کے

کتب خانہ کے لیے سرکار سے بطور امداد مقرر ہوے۔

آتشکدہ – ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء ۱۲۶۴ھ کو سکندرآباد میں جیمس بازار کے قریب یہہ آتشکدہ قایم ہوا۔ بعد ازان ۱۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء ۱۳۱۴ف کو چادرگھاٹ مین ایک اور آتشکدہ کا افتتاح ہوا۔

دخمہ – ۱۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ کو سکندرآباد مین پارسیون نے ایک مدفن بنوایا۔ اسکی وضع کنوین کی سی ہے غیر قوم والون کو اس مین جانے کی ممانعت ہے۔

آریہ سماج – سنہ ۱۸۹۲ء ۱۳۰۹ھ مین سوامی گرانندسرستی جی مہاراج حیدرآباد مین تشریف لاکر مہاشے مکند لعل جی کے مکان پر مقیم ہوئے اور وہین آریہ سماج کے متعلق لکچر دے۔ اسی زمانہ مین گویا یہان سماج قایم ہوئی۔ انہون نے اسکے قایم رکہنے کے لیے چند عہدہ دار منتخب کیے سماج اور اسکی اشاعت کا کام انہین کے سپرد کیا۔ اس کے بعد سے ہر جمعہ کو شام کے وقت اسکا جلسہ ہونے لگا۔ جسمین ستیارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت دیانندسرستی جی مہاراج اور دیگر مضامین پر تقریرین ہوتی ہین۔ اس سماج کا سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہے اسمین مذہبی رسومات ادا ہونے کے سوائے سماج کا صدر انجمن بھی منتخب ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء ۱۳۲۳ھ مین سماج کے لیے ایک مکان خریدا گیا اور اسمین کتب خانہ قایم ہوا۔ یہہ مکان رزیڈنسی سے آگے لنگم پلی کے راستہ مین واقع ہے۔

سناتن دہرم مہامنڈل – یہہ سبھا آریہ سماج کی تقریرون کا جواب دینے کے لیے حیدرآباد مین قایم ہوئی۔ اس کے قیام کی صحیح تاریخ ہمین نہین ملی۔ ظاہر ہے کہ آریہ سماج قایم ہونے کے بعد اس کی بنا ہوئی ہوگی۔ سبہا کے ۲ بڑے مقرر گوکل پرشاد اور دین دیال شرما یہان تشریف لائے اور تقریرین کین۔

گنپتی اوچہاؤ – سنہ ۱۳۱۴ م ۱۸۹۶ء سے مین بلدہ کے اندر سارو جنک گنپتی اوچہاؤ کا جو عام طور پر گنیش جی مہاراج کی اوچہاؤ کے نام سے موسوم ہے آغاز ہوا۔ اسمین علمی اور مذہبی تقریرین ہوتی ہین اور راگ گائے جاتے ہین لڑکون کے میلے اور بہجن پوجا پاٹ ہوتے ہین آخر دن جلوس کے ساتھہ ندی یا بڑی باؤلی کو لیجاتے ہین۔ اس سنہ مین صرف

۲- اچھاوے پڑنے ہوئے۔ ایک شاہ علی بنڈہ پر شیورام شاستری گورے کے اہتمام سے
ہوا۔ اور دوسرا چادر گھاٹ مین وہان کے طالب علمون نے بلب ہنمنت راؤ سابق محاسب
سرکار عالی کے مکان پر کیا۔ اس کے سوائے اور بھی سالانہ اچھاو ہوتے ہین۔

گھوڑ دوڑ
سنہ ۱۸۷۹ء ۱۲۹۶ھ کے موسم سرما مین ملک پیٹھ مین گھوڑ دوڑ کا آغاز ہوا۔ اور اس کے واسطے
خاص طور پر سنہ ۱۸۷۶ء مین مکان اور میدان تیار کیا گیا۔ اور اس کی تعمیر مین حسب تفصیل
ذیل روپیہ صرف ہوا۔ مکان شرط گاہ [illegible] درستی میدان شرط گاہ [illegible] اس وقت سے
برابر سالانہ گھوڑ دوڑ ہوا کی۔ اس موقع پر علاوہ امرا و عمائدین اور یورپین لوگون کے
کبھی اعلیٰحضرت قدر قدرت بھی تشریف لایا کرتے تھے اور دیگر تماشائیون کی نشست گاہ کے
لیے درجہ بندی کے مطابق نشست کا انتظام تھا اور ٹکٹ مقرر تھے اور لاٹری ہوا کرتی
تھی۔ لاٹری سے متعلق غیر مقامات کے لوگون کو معلومات حاصل کرنے کے لیے وہان چند روز
کے واسطے ٹیلگراف کی شاخ قایم کی گئی تھی اسمین بہت سے تماشائی آتے تھے اور ایک
قسم کی عجیب چہل پہل ہوا کرتی تھی۔ سنہ ۱۳۱۵ھ مین بوجہ طاعون بمبئی اور پونا سے گھوڑ دوڑ
کے گھوڑے آنا موقوف کیے گئے۔ اسکی ممانعت سرکاری طور سے ہوئی تھی سنہ ۱۸۹۲ء ۱۳۰۹ھ مین
سکندر آباد کے میدان مین گھوڑ دوڑ شروع ہوئی۔ اس وقت سے ابتک وہین ہوتی ہے۔
سنہ ۱۹۰۱ء ۱۳۱۹ھ سے فتح میدان (چادر گھاٹ) مین گھوڑ دوڑ کا آغاز ہوا۔ اور ابتک ہوتی ہے۔
ان کے سیوائے عنبر پیٹھ وغیرہ کے اور بھی چند میلے ہوا کرتے ہین باوجود تلاش کے
اس کا تفصیلی حال ہمین معلوم نہین ہوا تاہم بغرض معلومات بکوشش تمام ان میلہ جات کے
تاریخ وغیرہ کا ایک تختہ آخر مین لگایا گیا ہے۔ جس سے بہت کچھ حالات معلوم ہو سکتے ہین

مسیحی معابد
اعلیٰحضرت بندگانعالی کے قلمرو مین اور اقوام کی طرح عیسائیون کو بھی پوری آزادی
ہے۔ چنانچہ بلارم۔ سکندر آباد۔ ترملگیری۔ اورنگ آباد۔ ہنگولی۔ جالنہ۔ بلندو
کھم میٹ۔ اور حیدر آباد۔ اور اکثر قصبات و دیہات و اسٹیشنون پر گرجا گھر بنے

ہوئے ہین ہم ان مین سے چادر گھاٹ حیدرآباد کے دو معابدہ کا ذکر کرتے ہین ۔

سینٹ جارج

یہہ گرجا چادر گھاٹ حیدرآباد مین واقع ہے ۔ سرجی ڈیلی رزیڈنٹ کے زمانہ مین ۱۸۶۳ء مین اسکی تعمیر شروع ہوئی اور ۲۵ جولائی ۱۸۶۷ء کو بشپ صاحب مدراس نے نماز ادا کرنے کی اجازت دی اس مین چار سو نشستون کا انتظام ہے ۔ پادریون کے رہنے کے مکانات اور چمن بھی ملے ہوئے ہین ۔ اس کے متعلق سنٹ جارج گرامر اسکول بھی ہے جسکا ذکر مدارس کے بیان مین آچکا ہے ۔ چرچ مین پروٹسٹنٹ طریقہ پر نماز ہوتی ہے اور خزانہ عامرہ سرکار عالی سے ۶ ہزار روپیہ سال بطور مدد کے دئے جاتے ہین ۔

پروٹسٹنٹ

یہہ گرجا رام کوٹ چادر گھاٹ مین واقع ہے ۲۷ جولائی ۱۸۶۹ء کو بشپ صاحب مدراس نے اس مین نماز ادا کرنے کی اجازت دی ۔ چندہ کی رقم بشپ صاحب مدراس کے نام جمع ہوتی ہے ۔ اس کے متعلق جولائی ۱۸۹۴ء مین کرائسٹ چرچ اسکول قایم ہوا ۔ مگر اسکی انتظامی کمیٹی کے صدرنشین سینٹ جارج چرچ کے پادری صاحب اور کرائسٹ چرچ کے پادری صاحب نائب صدرنشین ہین ۔

مشنری سوسائٹی

مسٹر گولڈ اسمت نے ۱۸۹۱ء مین پادریون کی سوسائٹی قایم کی ۔ اسکا مکان رزیڈنسی دروازہ کے جانب مغرب واقع ہے اور مشن ہال مین صبح و شام لکچر ہوا کرتے ہین ۔

مورلنڈ فری میسن لاج ۔

۲۳ ستمبر ۱۸۹۸ء مین یہ لاج مورلنڈ اسمبلی روم واقع فتح میدان مین قایم ہوئی اسکے بعدہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۸ء کو وہان سے گوشہ محل کو منتقل کی گئی ۔ اس کے تحت مین ۸ لاجین حیدرآباد مین واقع ہین ۔

رومن کیتھولک چرچ

یہان اس طریقہ کے چرچ کے متعلق ابتدائی حالت کے نسبت اس قدر پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے بزمانہ قطب شاہان گولکنڈہ مشن کے نام سے مسیحی معبد قلعہ گولکنڈہ مین موجود تھا بعد ازان حیدرآباد کی ابتدائی آبادی کے وقت مشن مذکور نے جہان نما کے قریب ایک مکانی معبد تعمیر کیا باوجود تلاش کے اُس کے تعمیر کا پتہ نہین چلا ۔ اسکے

مسجد کے قریب و جوار مین مسیحی قبرستان موجود ہے جس مین سنٹ میری فرانس گو بڑا کہ چہان کے
قبر پر ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۷ء کتبہ موجود ہی۔ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بہ نسبت اور مسیحی چرچون کے
یہ چرچ قدیم ہی چرچ کے بیرون برآمدہ کے تعمیر کا سنہ ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۵ء کندہ موجود ہی۔ اسکے علاوہ چادر گھاٹ
مین توپ کے سانچہ کے قریب اسی طریقہ کا بڑا اسنٹ جوزف کے نام سے موجود ہے وہ
سنہ ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۱ء کے درمیان قایم ہوا اسکا بنیادی پتھر سکندرآباد کے بشپ متوفی
بارابر نے نصب کیا تھا سنہ ۱۹۰۷ء مین روشن کیا تھولک کی مردم شماری علاقہ نظام مین ۱۴۴۹۲
ہے۔ ۲۰ پادری اور ۷۰ چرچ ہین۔ یتیم خانہ ۶ ہین جس مین ۳۰۰ لڑکون کی پرورش کے
علاوہ تعلیم دیجاتی ہے۔ مدرسہ ۹ ہین۔

اسی طریقہ کے کلیسا اور بھی چادر گھاٹ مین موجود ہین اُن کے حالات کے نسبت باوجود کوشش
زیادہ پتہ نہین چلا۔ کیمبر وڈی میموریل ہال سنہ ۱۹۰۳ء مین تعمیر کیا گیا۔ اب اس مین کیتھولک
مذہب کے کتابون وغیرہ کی لائبریری ہی۔

تخمتہ میلہ جات وعرسیات وجاترا وغیرہ۔

نام	مقام	تاریخ وماہ	نام	مقام	تاریخ وماہ
میلہ جات			ناگر پنچمی	ڈیوڑھی خورشید جاہ	ساون سدہ پنچمی
تاڑبن	تاڑبن	۲۰ محرم	دہولینڈی	بارہ دری راجہ	ہولی کے دوسرے روز
چشمہ بی بی	قریب فلک نما	۲۹ محرم	-	چندولال	
باؤلی سنکھیسر	سرور نگر	۱۰ صفر	عرس		
عنبر پیٹھ	عنبر پیٹھ	۲۰ صفر	حسین شاہ ولی رح	درگاہ مشہور ہی	۲ جمادی الثانی
کوہ مولا	مشہور ہی	۱۷-۱۸ رجب	بابا شرف الدین رح	پہاڑی مشہور ہی	۱۶ شعبان و ۱۹
اشٹمی	باغ پہاونی راجہ	ہولی کے آٹھوین روز	یوسف صاحب شریف صاحب رح	قریب اسٹیشن بلدہ	۲۵ ذیحجه

نام	مقام	تاریخ وماہ	نام	مقام	تاریخ وماہ
شاہ خاموش رح	قریب اسٹیشن بلدہ	۲- ذیقعدہ	جاترا		
محمد حسن رح بیدری	بھوئی گوڑہ	۲۱ جمادی الثانی	لچھمن باغ	درگاہ حسین شاہ ولی	ماگھہ شدہ پونم
مرزا سردار بیگ صاحب رح	"	۱۳ جمادی الاول	رام باغ	عطاپور	چیت شدہ نومی
میر مومن رح	سلطان شاہی	۲۸ شعبان	سیتارام باغ	سیتارام پیٹھ	چیتر شدہ تیرس
اوجالے شاہ رح	سنٹرل جیل	۶- ذیقعدہ	گشن باغ	مقام مشہور ہی	کاتک شدہ پونم
برہنہ شاہ رح	تالاب میر جملہ	۱۵ جمادی الاول	کیشو گیری	چنارانی گوٹا	اگن شدہ دسمی
بندہ رح	پہسلبنڈہ	۱۴ جمادی دوم	الوال	مقام مشہور ہی	اگن شدہ تیرس
چندا شاہ رح	"	۱۰- شوال	جلل گوڑہ	قریب سرور نگر	بیساکھہ شدہ پونم
داود علی شاہ	بیرون لال دروازہ	۲۴ ذیقعدہ	جہام سنگھہ	.	ماگھہ شدہ ستمی
شیخ جی حالی رح	محلہ اردو	۱۶ صفر	مرلیدہر	قرب بازار	ماگھہ پونم
شمس الدین فیض رح	بیرون لال دروازہ	۲۴ رجب	جگناتھہ جی	بیگم بازار	اساڑ شدی دوج
میر محمود رح	پہاڑی مشہور ہی	۲۰ جمادی الاول	متفرق		
مسکین شاہ رح	اندرون دروازہ علی آباد-	۱۵ ربیع الاول	موسی رہمو	آسمان گڑہ	۷ شوال

باب ۳

یتیم خانہ وکٹوریہ میموریل فنڈ

فصل ۱

اس یتیم خانہ کا افتتاح اعلیٰحضرت قدر قدرت نے ۱۴ فبروری ۱۹۰۵ء ۱۳۲۲ھ کو بنفس نفیس فرمایا۔ اور انتظامات جو عمل مین آئے وہ ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔ اسکے میر مجلس یعنی صدر نشین پہلے مسٹر انریبل مسٹر پلوڈو بار رزیڈنٹ حیدر آباد مقرر ہوئے اُن کے بعد انریبل بیلی رزیڈنٹ ہوئے

صدر نشین نواب سر خورشید جاہ مرحوم اور نواب سر وقار الامرا مرحوم مقرر ہوئے تھے۔

تمام امور متعلق فراہمی چندہ و ترتیب حساب و انتظام رقم مجتمعہ و تجویز صورت یادگار اس مجلس کی سپرد ہوئی۔ اعلحضرت و رعایائے اعلحضرت کا چندہ مقامی یادگار ہی کے حد تک محدود نہ تھا بلکہ اعلحضرت ہندوستان کی قومی یادگار کے بھی نائب و حامی منتخب ہوئے جسکے فنڈ مین اعلحضرت نے بہ نفس نفیس اڑہائی لاکھہ روپیہ عنایت فرمایا اور اہالی ملک کے اس مین بقدر ۳/۱/۸ سکہ کلدار شریک ہوئے۔

کمیٹی کا پہلا اجلاس ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو منعقد ہوا جس مین یہہ رائے قرار پائی کہ ۲۱ مارچ کو حیدرآباد مین ایک جلسہ عام منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس جلسہ مین اکثر امرا و عہدہ داران ریاست شریک ہوئے اور اس وقت بمبلغ سمہ کلدار قومی یادگار اور ... مقامی یادگار کے لیے چندہ فراہم ہوا۔

ممالک محروسہ سرکار عالی مین ہر تحصیل و ضلع و صوبہ مین بغرض اجتماع چندہ سب کمیٹیان مقرر ہوئین۔

پانچوین اجلاس منعقدہ چہارم ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو یہہ قرار پایا کہ ایک یتیم خانہ اور مدرسہ صنعت و حرفت کہولا جائے۔

بندگان اعلحضرت نے اس تجویز کو نیز یہہ بھی منظور فرمایا کہ مختلف چندے جو زمانہ سابق مین دوسرے اغراض کے لیے فراہم کیے گئے تھے اور اُس کی رقم ابتک جمع تھی وہ مقامی وکٹوریہ میموریل کو دیدی جائے اور دس لاکھہ روپیہ جو اس فنڈ کے لیے ضرور ہے اُسکی تکمیل مین جو کمی ہو جائے وہ سرکار کے طرف سے دی جائے گی اور مبلغ چھہ لاکھہ روپیہ سرکار عالی کے تفویض کردئے جائین جسکے معاوضہ مین مبلغ ... سالانہ وکٹوریہ میموریل اورفنیج و مدرسہ صنعت و حرفت کو دوامًا ملا کرینگے۔ اس اعلی عطیہ کو قبول کرلیا گیا۔ چندہ کے آمد و خرچ کے حساب کی تفصیل یہہ ہے۔

نشان سلسلہ	اقسام رقم	جملہ سرمایہ	خرچ	باقی
۱	سکہ حالی	[illegible] ۱۱/۳/۸	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۱/۱/۸
۲	سکہ کلدار	[illegible] ۲/۷/۸	[illegible] ۴/۱۱/۸	[illegible] ۱۳/۸/۸

رقم بقایا تقریباً [illegible] لاکھ روپیہ ہے چھ لاکھ روپیہ سرکار عالی مین داخل کرنے کے بعد میموریل فنڈ مین دو لاکھ باقی رہینگے جن کی سالانہ آمدنی بحساب [illegible] فیصد منافع کے مبلغ [illegible] ہوگی جو مبلغ [illegible] عطیہ سرکار عالی کے علاوہ ہے۔ [illegible] ۹/۲ بنک آف بنگال کے ذریعہ سے مختلف قرضون مین لگا دئے گئے اور ان کی آمدنی سے عارضی طور پر ایک یتیم خانہ تعمیرات عامہ کی عمارت واقع چادر گھاٹ بماہ ستمبر ۱۹۰۲ء قایم ہوا تھا وہ بند کر دیا گیا۔ اور وہان کے یتامی یتیم خانہ وکٹوریہ میموریل فنڈ مین منتقل کیے گئے۔

یتامی کی ایک معقول تعداد ستمبر ۱۹۰۲ء سے پرورش ہو رہی ہے ان مین سے بعض یتامی یتیم خانہ جات واقع اورنگ آباد و ورنگل سے یہان آئے ہین۔

اب یتامی کی تعداد (۲۸۴) ہے جس مین (۱۵۹) ہندو اور (۱۲۵) مسلمان ہین۔ لڑکون کی تعداد (۱۲۵) اور لڑکیون کی تعداد (۱۶۲) ہے۔ اس یتیم خانہ کی عمارت کی تکمیل تعمیر مین تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ عمارت بہت مضبوط اور پائدار ہے سرورنگر کے پاس واقع ہے۔ عمارت کا طول (۲۰۴) فٹ عرض (۲۸۵) فٹ اور حصہ وسطی کا ارتفاع ۳۲ فٹ ہے۔ اس مین ایک ہزار یتامی بخوبی رہ سکتے ہین۔ اور لڑکون و لڑکیون کے رہنے کے حصہ خاص طور پر الگ رکھے گئے ہین حفظان صحت اور بخت وپز وغیرہ کے لیے بہترین انتظام کیا گیا ہے سونے کے کمرہ کے علاوہ چھ بڑے کمرے ہین جن کا طول ۴۵ فٹ اور عرض ۲۴ فٹ ہے اور ایک حال ۱۰۱ فٹ طول اور ۳۰ فٹ عریض ہے یہ سب کمرے کارخانون

کے لیے ہین۔ مہتمم اور عملہ کے رہنے کے مکانات اور شفاخانہ دواخانہ وغیرہ کی جگہہ بھی الگ ہی
اِس یتیم خانہ کے لڑکون اور لڑکیون کو اُن کے اصلی مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے
تعلیم مذہبی دینے کے واسطے ہندو مسلمان دونون فرقون کے اشخاص علیحدہ علیحدہ مقرر کیے گئے ہین مدرسہ صنعت وحرفت کا انتظام ایک زبردست کمیٹی کے زیر نگرانی ہے جس مین مختلف طبقون اور فرقون کے لوگ جن کا سرکار عالی انتخاب کرے شریک ہونگے۔ مین حسابات کی تنقیح اور قواعد کی ترتیب مہتمم کے رپورٹون کی سماعت کے وہ لوگ ذمہ دار ہین۔

اِس یتیم خانہ کے قیام سے محض پرورشی یتامیٰ مقصود نہین ہی بلکہ یتیمون کو ہنر یا فن کی تعلیم مین سن وشعور کو پہونچنے تک دیکر اکتساب معاش کے قابل بنائے جاینگے اور اس غرض کے حاصل کرنے کے لیے مشاق معلم فنون کے سکھانے کے لیے مقرر کیے گئے ہین تاکہ وہ لڑکون کو نجار لوہار۔ موچی۔ معمار کے پیشون مین بخوبی مشاق کر دین اور انہین علم زراعت وفلاحت کے سب اصول سکھائے جائین۔ ہل کے استعمال کے طریقہ تخمون کا انتخاب کہاد کی کیفیت بونے جوتنے آبپاشی کے سب طریقہ سکھائے جاتے ہین۔ معذور بچون کو سینا پرونا کشیدہ۔ پارچہ بافی رنگریزی اور دوسرے کام جن مین زیادہ طاقت وقوت کی ضرورت نہین سکھائے جاتے ہین لڑکیون کو پکانا۔ سینا۔ معمولی کشیدہ کا کام سکھایا جاتا ہی تاکہ یہہ فنون خانہ داری مین اُنہین بکار آمد ہون۔ لڑکے جب بڑے ہون گے اور کام سیکھ کر مشاق ہو جاینگے تو وہ قصبات مین بطور کار آموزون کے مقرر کی جائینگے۔ یتیم خانہ سے رخصت ہونے کے پہلے یتیم لڑکیون مین سے انتخاب کرکے تزویج کی اُنہین اجازت دیجائیگی اور ہر زن وشوہر کو رخصت کے وقت ایک معقول رقم دی جاوے گی کہ اُنہین کاروبار شروع کرنے مین مدد ملے۔ پٹیلون یا دوسرے بااختیار لوگون سے ضمانت اس امر کی لی جائے گی کہ یتیم خانہ سے جو یتامیٰ اُن کے قصبون مین بھیجے گئے ہین اُن کی حفاظت کرین اور ان لوگون پر فرض ہوگا کہ ہر یتیم کی خوشحالی کی ششماہی رپورٹ کمیٹی مین بھیجے رہین

تا وقتیکہ وہ بخوبی اپنی کاروبار کے لایق نہو جائین اور کسب معیشت کر سکین۔ اُن ذرایع کے اختیار کرنے کا نتیجہ یہی ہوگا کہ یتامی خوشحال رہین بلکہ فنون کی تعلیم ممالک محروسہ سرکار عالی کے قصبات مین مقامی صنائع بھی ترقی کرینگے۔

قیام و شکست دفاتر

دفتر دیوانی۔ ۲۶ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو دفتر دیوانی راجہ رائے رایان قایم ہوا۔

دفتر مال۔ ۱۲۱۸ھ سے لالہ بہادر یعنی دفتر مال کا کام شروع ہوا۔

دفتر عرائض۔ دفتر عرائض پیشی مدار المہام حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف تخفیف ہوا۔ لیکن نواب آسمانجاہ بہادر کے عہد مدار المہامی مین پھر قایم ہوا تھا جو ۱۳۰۲ھ مین حسب جریدہ غیر معمولی ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ھ کو تخفیف کیا گیا۔

سررشتہ کشن راؤ۔ ۵ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو سررشتہ کشن راؤ کا نام دفتر سررشتہ متفرقات قرار پایا اور ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ کو سررشتہ دار دفتر متفرقات کا عہدہ مہتممی کے نام سے ملقب ہوا۔

دفتر استیفا۔ ۱۳۱۴ھ مین دفتر استیفا زیر نگرانی مولوی طالب الحق کیا گیا۔ سرینواس راؤ جاگیردار سکندرآباد پور دجن کا آبائی دفتر تھا اور اُنہین کے مکان مین تھا) کو تنخواہ مقرر کی گئی۔ اور مولویصاحب کی ماتحتی مین کام کرنے کا حکم ہوا۔

دفتر ساہوان۔ دفتر تصفیہ ساہوان ۱۲۸۷ف یا ۱۲۹۴ھ مین قایم ہوا۔ اور ۹ شعبان ۱۲۹۹ھ مین برخاست ہوا۔

دفتر گزٹیر۔ ۱۲۸۷ف یا ۱۲۹۸ھ مین دفتر گزٹیر قایم ہوا تھا۔ جو بعہد مدار المہامی سالار جنگ ثانی تخفیف ہوا۔ اور ۱۱ آبان ۱۳۱۱ف کو امپریل گورنمنٹ کی نظر ثانی کے لیے دوبارہ قایم ہوا۔ اور مرزا مہدی خان مہتمم مقرر ہوئے۔

دفتر تقسیم منصبداران۔ بذریعہ مراسلہ نشان ۷۳۳ - ۱۳ بہمن ۱۳۰۵ف مین دفتر تقسیم منصبداران دیوانی تخفیف ہوا۔ اور دفتر محاسبی مین ضم کر دیا گیا۔ جریدہ ۲۶ بہمن ۱۳۰۵ف جلد ۲ نمبر ۱۴۔

مجلس لوکل فنڈ - یہہ مجلس لوکل فنڈ غرہ شہریور ۱۳۰۳ ف کو مجلس مالگزاری مین ضم کی گئی -

مجلس باید گرفت و باید داد - سلخ شعبان ۱۳۰۴ھ کو مجلس باید گرفت و باید داد و یافتی سرکار عالی قایم ہوئی - جسکے رکن نواب محسن الملک - مسٹر اے - جے - ڈنلاپ - نواب مقرب جنگ اور بابو گیا پرشاد صاحب معتمد تھے -

مجلس دعوی بر سرکار - ۲۸ محرم ۱۳۰۲ھ کو مجلس تصفیہ دعوی سرکار قایم ہوئی (جریدہ - ۵ صفر ۱۳۰۲ جزو اول صفحہ ۷۸ -

مجلس امرا - حسب فرمان اعلیحضرت ...... ۶ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو بغرض دریافت حالات فینانس و برائے ادائے قرضہ ایک مجلس امرا قایم ہوئی - جسکے ارکان نواب سر خورشید جاہ - نواب سر آسمانجاہ - مہاراجہ کشن پرشاد - نواب افتخار الملک مقرر ہوئے - لیکن نواب سر آسمانجاہ نے شراکت سے عذر کیا - ۹ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ سے اس مجلس نے اپنا کام شروع کیا - اور روزانہ اجلاس ہوا کیے - حسب جریدہ ۱۰ مہر ۱۳۰۷ ف کو بوجہ ختم کارروائی یہ مجلس برخاست ہوئی -

مجلس اصلاح مصارف - ۲۹ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ مین مجلس اصلاح مصارف دفتر محاسبی مین ضم کی گئی -

ہوم آفس - سالار جنگ ثانی کے عہد مدار المہامی مین حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ ف کو ایک جدید عہدہ ہوم سکرٹری قایم ہوا - اور اس عہدہ پر سردار دلیر جنگ مقرر ہوئے - اس وقت ریلوے - دار الضرب - کوتوالی - صفائی - کاغذ مہور - ٹپہ خانہ - چوبینہ وغیرہ صیغہ جات شامل تھے - لیکن صیغہ کوتوالی معتمدی عدالت مین ضم کر دیا گیا - اور صیغہ چوبینہ معتمدی مال کے تحت مین کیا گیا - جب ۳ شوال ۱۳۰۵ھ کو سردار دلیر جنگ معطل ہوئے - تو شمس العلما سید علی بلگرامی منصرم مقرر ہوئے - اور ۲ سال تک منصرمانہ کام انجام دیا - ۲۳ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو فتح نواز جنگ ہوم سکرٹری مقرر ہوئے - تو دفتر معتمد عدالت کوتوالی و محبس جو جداگانہ قایم تھا - وہ اسی مین شامل کیا گیا - اور سررشتہ ریلوے - و معدنیات کا تعلق معتمدی تعمیرات سے کیا گیا - ۲۳

ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو فتح نواز جنگ معطل کیے گئے تو عماد جنگ (میر مجلس عدالت العالیہ) مامور ہوئے۔

ماہ اسفندار سنہ ۱۳۰۴ ف کو حسب جریدہ غیر معمولی دفتر ہوم سکرٹری شکست کیا گیا۔

مشہور لوگونکی موت

اس فصل مین اُن مشہور لوگون کی موت وغیرہ کا مختصر حال اور تاریخ و ماہ و سنہ لکھا گیا ہی جو کسی نہ کسی صفت کی وجہ سے حیدرآباد مین مشہور گذرے ہین اس فصل مین چاہا گیا تھا کہ اور بھی وسعت دی جائے۔ مگر بہت مشکلوں کے بعد جسقدر حالات ملے ہین۔ وہ طبقات مثل مرشد زادگان۔ امرا، روسا، عہدہ داران وغیرہ کے تحت مین بیان کردئے گئے ہین۔ ل ۳

مرشد زادگان

۶۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۶ھ کو رفیع الدولہ کا انتقال ہوا۔

ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۲۰ھ کو نواب حیدر الدولہ فرزند نواب رفیع الدولہ کا انتقال ہوا۔

۲۷ رجب سنہ ۱۲۲۴ھ کو رفیع الدولہ محمد تاج الدینخان کا انتقال ہوا۔

۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۵ھ کو صاحبزادہ کوثر علی کا انتقال ہوا۔

یکم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۳ھ کو میر نواب کا انتقال ہوا اور پرانے پل کے قریب دفن ہوئے۔

یکم رمضان سنہ ۱۲۶۲ھ کو دلاور جنگ عرف دستگیر بادشاہ کا انتقال ہوا۔

۹۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۸ھ کو نواب اکبر جاہ کا انتقال ہوا۔

۵۔ محرم سنہ ۱۲۶۹ھ کو نواب منور الدولہ برادر نواب نواب ناصر الدولہ عفران منزل کا انتقال ہوا۔

۱۵۔ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۳ھ کو نواب سیف الدولہ میر تفضل علیخان عرف میر بادشاہ کا انتقال ہوا۔

۲۹۔ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۸ھ کو نواب سلیمانجاہ کا انتقال ہوا۔

امرا اور روسا

۳۔ رمضان سنہ ۱۱۷۱ھ کو حیدر جنگ شہید ہوئے۔

۵۔ محرم سنہ ۱۲۱۴ھ کو سردار الملک عرف گھانسی میان شہید ہوئے۔

۲۱۔ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ کو نواب مشیر الملک کا انتقال ہوا۔

۳۔ صفر سنہ ۱۲۲۷ھ کو نواب [illegible] الملک کا انتقال ہوا

۳ صفر ۱۲۲۷ھ کو نواب امجد الملک امجد علیخان کا
انتقال ہوا آپ کا تعلق پائگاہ سے تھا۔
۲۹ جمادی الاول ۱۲۶۰ھ کو راجہ راو رنبھا نے
انتقال کیا۔ آپ ایک ذی اثر با نوبت و
نقارہ وعماری تھے۔
۱۶ شعبان ۱۲۶۲ھ کو نواب النور الدین
شہامت جنگ شہید ہوئے۔ آپ کے
نام سے ایک مسجد قریب موسی باؤلی مشہور ہی
۱۵ رمضان ۱۲۶۷ھ کو نواب رشید الملک
نشی خاص کا انتقال ہوا۔
۹ شوال ۱۲۷۴ھ کو لالہ بہادر علاقہ دار دفتر
مال کا انتقال ہوا۔
۲۹ رجب ۱۲۷۰ھ کو راجہ بالمکند کا انتقال ہوا
آپ کا تعلق پیشکاری سے تھا۔
۱۲ صفر ۱۲۷۶ھ کو راجہ نرہر راؤ راجہ رای رایان
امانت ونت علاقہ دار دفتر دیوانی کا انتقال ہوا۔
۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو راجہ اندرجیت کا
انتقال ہوا۔ آپ مال والے کہلاتے تھے
آپ راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت و راجہ
مرلی منوہر بہادر آصف نواز ونت کے والد تھے
۹ جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ کو نواب عظمت جنگ
اول کا انتقال ہوا۔
۳۰ رجب ۱۲۸۵ھ کو سنراوار جنگ یعنی نواب
سالار جنگ اول کے ماموں کا انتقال ہوا
۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ کو نواب قیصر الدولہ
کا انتقال ہوا۔ آپ نواب مکرم الدولہ بہادر کے والد تھے
۴ صفر ۱۳۰۴ھ کو راجہ شنکر راج رای رایان
امانت ونت کا انتقال ہوا۔
۱۶ محرم ۱۳۰۵ھ کو نواب شمشیر جنگ صدر المہام کا انتقال
ہوا۔ اور میر کے دائرہ میں دفن ہوئے۔
یکم ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو سعید الملک کا انتقال ہوا
۷ محرم ۱۳۱۵ھ کو نواب صف شکن جنگ مرزا محمد حسین خان
کا انتقال ہوا۔ آپ نواب جعفر حسین خان
صف افگن جنگ کے بھائی تھے اور نواب
تاڑبن کہلاتے تھے بغرض علاج مدراس
گئے تھے۔
رائچور کے قریب ریل میں انتقال ہوا۔
نواب وقار الامرا مدار المہام کے ایڈیکانگ تھے
۲۶ رمضان ۱۳۱۵ھ کو نواب جعفر حسین خان
صف افگن جنگ نواب تاڑبن کا انتقال ہوا
۲۰ ذیحجہ ۱۳۱۳ھ کو نواب امداد جنگ کا انتقال
ہوا۔ آپ کا آئینہ خانہ مشہور ہے۔

۲۴ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ کو نواب مکرم الدولہ سابق صدر المہام مالگزاری کا انتقال ہوا - آپ نرائن گوڑہ کے بنگلہ مین تھے - وہانسے بلدہ نعش آئی - اور دائرہ میر مین دفن ہوئی ع

۳۰ ۔ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ کو راجہ بہاری پرشاد کا مرض فالج سے انتقال ہوا - آپکا تعلق پیشکاری سے تھا

۹ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ کو نواب عسکر جنگ شیر الملک کا انتقال ہوا -

۱۸ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو نواب عباس علیخان بہادر کرنولی کا مغل پورہ مین انتقال ہوا - رحمت پورہ اپنے حظیرہ مین دفنائے گئے

عہدہ داران ۔

یکم ربیع الاول ۱۲۶۹ھ کو راجہ نرنگراو سررشتہ دار کا انتقال ہوا آپ کا سررشتہ بہت بڑا تھا - اور یہہ خدمت خاندان مین اسوقت تک ہی -

۷ شوال ۱۲۷۱ھ کو راجہ مکٹ رام کا انتقال ہوا -

۶ محرم ۱۲۷۳ھ کو مسٹر جوکن نے مرض سرطان سے انتقال کیا اور دوسرے روز جہان نما کے چرچ مین دفنائے گئے - ۱۷۹۷ء مین علاقہ پرتگال مین پیدا ہوئے تھے - اور وہان کے ایک عالی خاندان سے تھے - ۱۸۱۲ء مین بزمانہ رزیڈنٹ رسل بہادر علاقہ پائیگاہ مین ملازم ہوئے - ۴۴ سال خدمت کو انجام دیا

۲۱ صفر ۱۲۷۳ھ کو احتشام الملک عرض بیگی کا انتقال ہوا -

یکم رجب ۱۲۷۷ھ کو سوناجی پنڈت (علاقہ راجہ رایان بہادر) کا جاگیر مین انتقال ہوا

آخر ماہ محرم ۱۲۷۸ھ مین شیر افگن جنگ تعلقدار علاقہ دیوانی کا انتقال ہوا - آپ ضلع بندی کے پہلے اس خدمت پر مامور ہوئے تھے -

۲۱ ۔ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ کو محمد منیر الصاد جنگ نے بعارضہ استسقا انتقال کیا - انہون نے علاقہ پائیگاہ مین بہت زور و شور سے تعلقداری کی آپ کی صاحبزادی نواب وقار الامرا اقبال الدولہ کو منسوب تھین - جن کے بطن سے نواب ولی الدین خان بہادر رہین -

۳۰ ۔ رمضان ۱۲۸۱ھ کو مسٹر جوزا - تعلقدار علاقہ پائیگاہ کا انتقال ہوا - مسٹر جان کے بازو مین دفن کیے گئے - آپ غرہ ذیحجہ ۱۲۵۳ھ مین ملازم ہوئے تھے -

۲۵ ۔ محرم ۱۲۸۴ھ کو راجہ سیتا راو سررشتہ دار رسالہ خاص کا انتقال ہوا - آپ کے نام سے حسینی علم مین ایک گلی مشہور ہے -

۱۰ ماہ صفر ۱۲۸۶ھ کو راجہ شام راو ہیبت راو کا

انتقال ہوا۔ آپ بھی ایک دفتردار کے علاقی تھے سرکار سے
جاگیر اور منصب مقرر تھی اب انکے سلسلہ مین شام راؤ موجود ہین ج

۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ھ کو چنا میر راؤ تعلقدار
علاقہ دیوانی کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ بہت
بڑے منتظم تھے۔ آپ کے پوتے مانک راؤ
نارائن راؤ۔ مادہو راؤ۔ موجود ہین انکو تمام
سرکار سے آبائی منصب اور جاگیر جاری ہی۔

۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۸ھ کو الشونت راؤ کا انتقال ہوا
آپ جمعیت عرب علاقہ دیوانی کے سررشتہ دار
تھے اور سرکار سے جاگیر وغیرہ بھی سرفراز ہوئی
تھی۔ عرب الشونت راؤ کے نام سے مشہور تھی۔

۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۰ھ کو احتشام الملک
عرض بیگی کا انتقال ہوا۔

۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۱ھ کو غلام مصطفی خان ناعنٹر
تعلقدار علاقہ پائیگاہ کا انتقال ہوا۔

۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۱ھ کو فیض محمد خان نے
انتقال کیا۔ آپ میر قطب الدین خان جاگیردار
ریاست خرم پور فرخ نگر کے بیٹے تھے ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ع
مین بطور سیاحت حیدرآباد آئے رزیڈنٹ
مسٹر ڈیوڈسن نے نواب رشید الدین خان
امیر کبیر سے سفارش کی جسکی وجہ سے امیر کبیر کی یہان

صدر بخشی گری و تعلقداری پر ممتاز رہی۔ آپ ذی علم
شجاع تھے۔ پائیگاہ سے منصب اور جاگیر عطا ہوئی۔
سرکار سے خانی بہادری کے خطاب سے سرفراز ہوئے
۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۰ھ مین پیدا ہوئے تھے مولوی
محمد عبد الوارث خان مولوی محمد عبد الغفار خان کے علاوہ
آپ کے اور بھی تین فرزند موجود ہین۔

۴ شوال سنہ ۱۲۹۲ھ کو نصرت جنگ کا انتقال ہوا۔

۱۶ شوال سنہ ۱۲۹۲ھ کو منصور الدولہ کرار جنگ کا انتقال ہوا

۱۵ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ کو راجہ کند اسامی کا انتقال ہوا
آپ کو علاقہ دیوانی مین بدعت وغیرہ کی خدمت تھی۔
رزیڈنسی مین مارکٹ کے قریب آپکا باغ اور مکان مشہور ہی

۱۰ رمضان سنہ ۱۲۹۳ھ کو دیوانی شنکر راؤ کا انتقال ہوا
انکے نام کا ایک دفتر تھا جسکا تفصیلی ذکر مضمون مجلسی مین موجود ہی

۲۷ رمضان سنہ ۱۲۹۴ھ کو راجہ گنیش راؤ نے
انتقال کیا۔ آپ چند دن تک مدار المہام
بھی رہ چکے ہین۔ اور وٹھل سندر پرتاب
ونت کے خاندان سے تھے۔

۲ رمضان سنہ ۱۲۹۵ھ کو احتشام الملک عرض بیگی
فرزند عرض بیگی کا انتقال ہوا۔ سید میر
نامی شخص نے آپ کو زخمی کیا تھا۔

۲۳ ذی حجہ سنہ ۱۲۹۵ھ کو وٹھل راؤ تعلقدار
علاقہ پائیگاہ نے بمقام نانک نگر قریب ہمنا باد
انتقال کیا۔ آپ علاقہ پائیگاہ نواب وقار الامرا

رشید الدینخان بارسوخ شخص گذرے ہین
کئی لاکھ روپیہ کے تعلقات آپ کے
تفویض تھے مؤلف کتاب ہذا کے پدر بزرگوار تھے۔
۱۷ رمضان سنہ ۱۲۹۹ھ کو نواب شہسوار جنگ کا
انتقال ہوا۔
۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۹ھ کو گرو بھیم راؤ اول تعلقدار
ضلع اندور کا انتقال ہوا۔
۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ کو لشکر جنگ کا انتقال ہوا۔
اوایل ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ کو سید ولد حسین خان
میر مجلس عدالت العالیہ کا انتقال ہوا۔
۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو مولوی زین العابدین
رکن مجلس انعام کا انتقال ہوا۔ آپ مولوی
سید حسین عماد الملک بلگرامی کے والد تھے
اور مسلمانون مین سب سے پہلے انگریزی
تعلیم آپ ہی نے حاصل کی۔ علاقہ سندھ اور
بنگال مین اعلی خدمتون کو انجام دیا۔ اُس کے
بعد علاقہ سرکار عالی مین ملازم ہوئے تھے۔
۱۴ صفر سنہ ۱۳۰۳ھ کو راجہ گوپال راؤ راجندر
بہادر کا انتقال ہوا۔ آپ مہتمم توشکخانہ حضوری تھے
۱۵ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ کو سید محی الدین علوی کا ۷۰
سال کی عمر مین انتقال ہوا۔ آپ مدراس کے
رئیس تھے۔ علاقہ سرکار عالی مین صدر تعلقداری
نظامت ٹپہ۔ ناظم مردم شماری وغیرہ کی خدمتون
کو انجام دیا تھا۔
۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۵ھ کو محمد شکور جمعدار
علاقہ پایگاہ کا انتقال ہوا۔ آپ فوج پایگاہ
کے بخشی اور تعلقدار رہے ہین نواب
عمدۃ الملک منجھلے میان کے پاس تھے۔
اُن کے انتقال کے بعد ۱۶ محرم سنہ ۱۲۹۶ھ کو
نواب رشید الدینخان وقار الامرا کے
پاس آگئے تھے ان کے خلف دوم محمد غوث الدین
بخشی موجود ہین علاقہ پایگاہ سے معقول معاش
پاتے ہین۔
۲۹ شوال سنہ ۱۳۰۴ھ کو جلیل الدین نواب
احترام جنگ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد
مین انتقال کیا۔ آپ سرکار عالی کی ملازمت سے
پہلے علاقہ بنگال مین ڈپٹی کلکٹر تھے۔
۱۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ کو نواب تہنیت یار الدولہ
کا انتقال ہوا۔
۱۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ کو مولوی سید محمود ناظم
قضایای عروب کا ہیضہ سے انتقال ہوا۔ آپ سابق
مین ناظم نظم جمعیت بھی تھے۔

۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۸ھ کو نواب بدر الدولہ اکرام جنگ کا مکہ معظمہ مین انتقال ہوا۔ آپ کے متعلق علاقہ صرف خاص کی اکثر خدمتین مثل مہتمم خزانہ وغیرہ متعلق تھین۔

یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۸ھ کو مولوی شریف الحسن رکن مجلس عدالت العالیہ کا دفعتاً انتقال ہوا۔

۴ شوال سنہ ۱۳۰۹ھ کو نواب قوت جنگ کا ۱۲ بجے دن کے انتقال ہوا۔ آپ کی عمر ۹۰ سال کی تھی۔ مگر مرتے دم تک گھوڑے پر نہایت ہی عمدگی سے سوار ہوا کیے۔

۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو میر دلاور علی شریعت پناہ قاضی بلدہ کا انتقال ہوا۔

۹ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ کو مولوی علی رضا خان رکن مجلس عالیہ عدالت کا انتقال ہوا۔

۱۰ شعبان سنہ ۱۳۱۲ھ کو مولوی محمد سعید خان مفتی مجلس عالیہ عدالت کا انتقال ہوا۔

یکم رجب سنہ ۱۳۱۲ھ کو راجہ ایشوری پرشاد سررشتہ دار رسالہ خاص علاقہ دیوانی کا انتقال ہوا۔ آپ بہت بڑے منجم تھے جنم اشٹمی کی لیلہ آپ ہی کیا کرتے تھے۔ اسوقت تک آپ کے نام سے سررشتہ مشہور ہے۔

۲۵۔ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ کو مسٹر ہاڈس پرنسپل نظام کالج کا ہیضہ سے انتقال ہوا۔

۲۱۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ کو مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ معتمد فینانس کا بمبئی مین انتقال ہوا۔ آپ بہت بڑے ذی علم تھے۔ کتب خانہ مشہور ہے۔

۵۔ شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ کو بلپ سنہنت راو کا انتقال ہوا۔ آپ پہلے صدر محاسبی علاقہ سرکار عالی کی خدمت پر سرفراز تھے۔

۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ھ کو سردار عبد الحق دلیر الدولہ کا لندن مین انتقال ہوا۔ اور نعش لندن سے سکندرآباد مین آئی۔ اور حسین ساگر کے قریب دفن کیے گئے۔ آپ ہوم سکرٹری کی خدمت پر سرفراز رہ چکے تھے۔

۷۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ھ کو میر سکندر علی شریعت پناہ کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

۲۳ صفر سنہ ۱۳۱۴ھ کو بنسی راجہ محبوب نواز ونت کا انتقال ہوا۔ آپ فوج باقاعدہ اور بے قاعدہ کے سررشتہ دار تھے۔ اور علاقہ دیوانی وصرف خاص مین بڑی خدمت پر سرفراز تھے آپ کے نام سے یہہ سررشتہ ابتک مشہور ہے آپ شاعر بھی تھے۔ باقی تخلص تھا۔

دیوان طبع ہو گیا ہے۔

ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ھ کو نصر اللہ خان دولت یار جنگ مہتمم دار الضرب و کاغذ مہور کا انتقال ہوا۔

۲۶ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۷ھ کو حافظ عبد الکریم ناظم ٹپہ سرکار عالی کا انتقال ہوا۔

۲- رجب سنہ ۱۳۱۸ھ کو مستحکم جنگ فیاض الملک کا انتقال ہوا۔ آپ ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۰۷ھ مین خدمت نظامت تصفیہ محلات مبارک ..... پر سرفراز ہوئے تھے۔

۸ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ کو مولوی غلام مصطفی بیگ ناظم نظم جمعیت کا انتقال ہوا۔

۱۶- رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ کو محمد کلیم اللہ خان قادر الدولہ کا انتقال ہوا۔ آپ سابق مین مہتمم تقسیم محلات رہے ہین۔

۲- شوال سنہ ۱۳۱۹ھ کو علی بن عبد اللہ مہتمم نسل چوپایہ کا سنگا ریڈی مین انتقال ہوا۔ آپ کو گھوڑون کی پرکھ مین اچھا ملکہ تھا۔

۱۱- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو حسن بن عبد اللہ عماد نواز جنگ کا طہران مین انتقال ہوا۔ آپ متعدد خدمتون پر سرفراز رہ چکے تھے۔ اور رسالہ حسن کے اڈیٹر تھے۔

۱۱- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ھ کو سید عبد الرزاق آصف نواز الملک معتمد صرف خاص کا انتقال ہوا۔ آپ علاقہ مال مین بھی اعلیٰ خدمت کو انجام دے چکے ہین۔

۱۴- محرم سنہ ۱۳۲۱ھ کو نواب اقبال یار جنگ عظیم بادشاہ کمشنر انعام کا مرض فالج سے انتقال ہوا۔ آپ کو اعلیحضرت اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کی اتالیقی کا شرف حاصل تھا اور صرف خاص مین بھی اکثر خدمتون کو انجام دیا تھا۔

۱۴- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ کو نواب قدیر جنگ کا مرض سرطان سے انتقال ہوا۔ آپ صوبہ دار صوبہ بیدر بھی رہ چکے تھے اور صرف خاص سے بھی آپ کا تعلق رہا تھا۔

۲۰- رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو نواب محبوب نواز الدولہ مفتی بلدہ کا انتقال ہوا۔ دوسرے دن تمام دفاتر بلدہ کو ایک دن کی تعطیل دی گئی۔

۱۷- رمضان سنہ ۱۳۲۱ھ کو مولوی غلام رسول شریک معتمد مال کا انتقال ہوا۔

۳- محرم سنہ ۱۳۲۲ھ کو مسٹر واٹر بورڈ مین مددگار کوتوال بلدہ کا انتقال ہوا۔

۲۴ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ کو محمد صدیق نواب عماد جنگ معتمد عدالت و کوتوالی کا انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز مکہ شاہ کی درگاہ مین دفن کیے گئے۔ آپ متعدد خدمتون پر رہ چکے تھے۔

۵ - شعبان سنہ ۱۳۲۲ھ کو مسٹر ہیرٹ سپرنٹنڈنٹ انجنیر کا انتقال ہوا۔ آپ وظیفہ یاب سرکار عالی تھے

۲۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ کو گانٹ لیٹ سابق سپرنٹنڈنٹ انجنیر کا انتقال ہوا۔ یہہ ایک پرانے انجنیر تھے سنہ ۱۸۷۲ء مین ملازم ہوئے تھے۔ وظیفہ یاب تھے۔

۸ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۲ھ کو مسٹر جیمس ڈکاسٹا معتمد نواب سر خورشید جاہ کا انتقال ہوا آپ کو علاقہ پائگاہ سے الف ماہانہ تنخواہ ملا کرتی تھی۔ ۵ - ربیع الاول سنہ ۱۲۸۵ھ مین ساٹھہ روپیہ ماہوار پر ملازم ہوئے تھے۔

۲۰ - شوال سنہ ۱۳۲۲ھ کو راجہ سر بینواس راؤ نے فالج سے اپنی جاگیر مین انتقال کیا۔ آپ نے متعدد خدمتون کو انجام دیا تھا۔

۵ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ کو سید امر اللہ شاہ معتضد جنگ کا انتقال ہوا۔ آپ علاقہ فوج مین شریک معتمد تھے۔

۲۴ - ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۷ھ کو روز پنجشنبہ کو راجہ بھوانی پرشاد مشرف تقسیم محلات کا انتقال ہوا۔ اور یکم ذیحجہ سنہ الیہ کو اُن کے فرزند منولال کو سرکار سے پرسہ کا شال سرفراز ہوا اور ۱۵ - ذیحجہ سنہ الیہ کو جواہر سے سرفرازی ہوئی۔ ۲۱ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ھ کو راجہ منولال کا انتقال ہوا۔ ۲۹ - صفر سنہ ۱۲۶۸ھ روز سہ شنبہ کو اُن کے فرزند راجہ ہنولال کو خدمت مشرف تقسیم تنخواہ محلات و خانسامانی سے سرفراز ہوئے۔ ۱۴ - رمضان سنہ ۱۲۷۷ھ کو انکا انتقال ہوا۔ ۱۷ - رمضان سنہ الیہ کو ان کے فرزند راجہ درگا پرشاد کو سرکار سے کو پرسہ کا شال عنایت ہوا۔ اور یکم شوال سنہ الیہ کو آبائی خدمت سے سرفراز ہوئے اور ۵ - رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ کو اُنکا انتقال ہوا

۲۶ - شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ کو میر قمر الدین رکن مجلس عالیہ عدالت کا دفعتاً انتقال ہوا آپ نامی وکیل تھے

۸ - رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ کو ملا عبد القیوم نے بلدہ مین انتقال کیا۔ آپ ایک عالم فاضل تھے۔ ڈپٹی کمشنر انعام اور اول تعلقدار بھی رہ چکے تھے اور بڑے ہمدرد قوم تھے۔ وصیت کے بموجب گلبرگہ مین نعش دفن کی گئی۔

۱۷ ۔ صفر ۱۳۲۵ھ کو بخشی رگھوناتھ پرشاد رکن
مجلس عالیہ عدالت کا دفعتاً انتقال ہوا۔
۹ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو نواب زین العابدین خان
جاگیردار و معتمد مجلس عدالت العالیہ کا تپ
دق سے انتقال ہوا۔ آپ نہایت نیک نفس تھے
۸ ۔ رمضان ۱۳۲۵ھ کو نواب مہدی علی خان
محسن الملک کا شملہ مین انتقال ہوا اور
علی گڈھ مین دفن کیے گئے۔ آپ سابق
مین معتمد فینانس رہ چکے تھے۔ اور وظیفہ یاب تھے
۲ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ کو نواب محبوب یار جنگ
ناظم الملک کا انتقال ہوا۔ آپ اعلیحضرت
کے ایڈیکانگ تھے۔ علاوہ اس کے اور
بھی ذمہ داری کی خدمتون کو انجام دے چکے تھے
۲۱ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو مسٹر رنگیا نائیڈو
بیرسٹر اٹ لا رکن مجلس عالیہ عدالت کا انتقال ہوا
۲۶ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ کو نواب سکندر یار جنگ
منیر الدین خان معتمد علاقہ نواب سر خورشید جاہ کا
انتقال ہوا۔ علاقہ دیوانی مین بھی آپ تعلقدار رہ چکے
تھے۔ آپ نے سانپ کے کاٹے ہوئے کو
زہر اوتار نیکا منتر سیکھا تھا۔ اور یہ منتر حضرت
اقدس و اعلی کو بتایا ہے چنانچہ اسوقت تک
اعلیحضرت ۔۔۔۔۔۔ مار گزیدہ پر مسیحائی فرما
رہے ہین۔
۱۶ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ کو مولوی میر افضل حسین
سیسر مجلس مجلس عالیہ عدالت کا انتقال ہوا
آپ چند ماہ قبل وظیفہ یاب ہو چکے تھے۔
۲۴ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ روز شنبہ کو نواب
شہباز جنگ کا انتقال ہوا۔ آپ صاحبزادہ
ولیعہد بہادر کے اتالیق تھے۔
۱۹ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو ہنمنت راؤ صدر
محاسب و تعلقدار علاقہ پائیگاہ نواب
سر خورشید جاہ مرحوم کا انتقال ہوا۔ آپ نے
اپنے بقائے نام کے غرض سے بہت سے
یادگار چھوڑ گئے ہین۔

اہل سیف

۲۵ ۔ مارچ ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ع کو موسی ریمنڈ مچل جوچیم
ریٹر یا جو موسی رہمو کے نام سے مشہور ہے
نے ۴۳ سال کی عمر مین انتقال کیا۔ آپ علاقہ
فرانس مین ۲۵ ستمبر ۱۷۵۵ع کو پیدا ہوئے
علاوہ فرنچ گورنمنٹ پانڈیچری مین ملازم ہوئے
اُس کے بعد سرکار نظام مین ملازم ہو گئے۔
کہٹلہ کے مشہور جنگ مین شریک تھے انہین

سیف الدولہ عمدۃ الملک کا خطاب عطا ہوا تھا۔ ماتحتی مین ۵ ہزار فوج تھی۔ بعد انتقال سرور نگر کے راستہ مین دفن کیے گئے جو اب موسی ریمو کی ٹیکری کے نام سے مشہور ہے سرکار عالی کی جانب سے ہر سال عرس ہوتا ہے۔ علاقہ نظم جمیعت مین ایک پلٹن بھی انہی کے نام سے ہے۔ جو اس وقت بنس گوپال کمندان کے تحت مین ہے۔

۲۱ ذیحجہ ۱۲۵۸ھ کو مسٹر جان جوسف ڈفانس برجگالی علاقہ پایگاہ کا انتقال ہوا۔ آپ جہان نما کے قریب قدیم چرچ مین دفن کیے گئے۔ آپ نے پایگاہ مین بہت مفید مفید صلاحین کین۔ نواب وقار الامرا کی ڈیوڑھی کے نیچے جو سڑک ہے وہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے۔

یکم ذیقعدہ ۱۲۷۵ھ کو دلاور نواز جنگ محمد خان قایم خانی جمعدار کا انتقال ہوا۔ یہہ سات سو سوارون کے رسالدار تھے اور چار لاکھ محاصل کے تعلقات آپ کے علاقہ مین تھے۔ مہاراجہ چندو لال پیشکار کے عہد مین سرفراز ہوئے تھے۔

۳ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ کو ڈونگر سنگھ جمعدار علاقہ دار راٹھوران کا بلدہ مین انتقال ہوا آپ کے سوار علاقہ دیوانی اور صرف خاص مین موجود ہین۔

۱۷ محرم ۱۲۸۲ھ کو رستم جنگ ناصر جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا انتقال ہوا۔ یہہ عربون کے بڑے جمعدار تھے۔

۵ صفر ۱۲۸۲ھ کو عمر بن عیوض جانباز جنگ شمشیر الدولہ جمعدار عرب کا انتقال ہوا۔ یہہ بھی دیوانی کے بڑے جمعدار تھے۔

۳ ذیحجہ ۱۲۸۴ھ کو عبد اللہ بن علی سیف الدولہ جمعدار عرب کا انتقال ہوا۔ یہہ بھی علاقہ دیوانی کے بڑے جمعدار تھے۔ اور انکی سواری مین ہمیشہ ۱۲ سو عرب رہا کرتے تھے۔

۶ رمضان ۱۲۸۵ھ کو جہاونی راجہ کمندان فوج موسی ریمون کا انتقال ہوا۔

۲۳ رجب ۱۲۸۶ھ کو جان فنگلس کا انتقال ہوا۔ آپ علاقہ دیوانی کے فوج کے ایک افسر تھے آپ اُسی روز میانہ مین سوار ہوکر نواب مختار الملک اعظم کو سلام کو گئے اور واپسی پر دن کے ۱۲ بجے قریب ترب بازار چار شخصون نے پہلے اُن کے

اٹر دیون کو زخمی کیا بعد انہین میانہ سے باہر کہینچ کر مار ڈالا۔

۲۹۔ رجب ۱۲۹۱ھ کو نواب عزیز الدولہ بخشی ناظم خارج علاقہ صرف خاص کا انتقال ہوا۔

۸۔ محرم ۱۲۹۴ھ کو مقدم جنگ جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا ہیضہ سے انتقال ہوا یہہ بھی بڑے جمعدار تھے۔ حالت بیماری مین معالجہ کی غرض سے ڈاکٹر جان سن۔ یہہ بینی صاحب کے نام سے بھی مشہور تھے حسب الطلب آئے اور مریض کو مارفیا کی پچکاری کی اس عرصہ مین اُس مریض کا انتقال ہوا۔ مرحوم کے فرزند کو گمان گذرا کہ اسی ڈاکٹر نے میرے والد کے موت کا باعث ہوا۔ پس اُس نے ڈاکٹر مذکور پر جمبیہ کا وار کرنے سے مونڈھے پر زخم آیا اس کا مقدمہ سرکار مین چلتا رہا۔ آخر کار مرحوم جمعدار کے فرزند نے ڈاکٹر مذکور کو ایک لاکھ روپیہ دیکر آپس مین مصالحت کر لی۔

۱۶۔ رمضان ۱۲۹۵ھ کو ۰۰ سال کی عمر مین غلام یسین خان بہادر جمعدار نے انتقال کیا۔ آپ کے اجداد سے حاجی شیخ عبد اللہ صدیقی ہین جن کا ذکر ماثر الامرا مین موجود ہے۔ آپ کا تعلق نظم جمیعت سے تھا۔ اور آپ کے خاندان کی قدر شاہان دہلی اور دولت آصفیہ مین ہوتی رہی ہے۔

۷۔ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ کو غالب جنگ جمعدار عرب کا انتقال ہوا۔ آپ بھی علاقہ دیوانی کے بڑے جمعدار تھے۔

۴۔ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ کو برق جنگ جمعدار عرب علاقہ دار دیوانی کا انتقال ہوا۔ آپ بڑے جمعدار کہلاتے تھے۔

۵۔ صفر ۱۳۰۹ھ کو رستم علیخان ناغر کا انتقال ہوا

۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو نواب احمد یار جنگ قمقام الدولہ جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا انتقال ہوا۔

۲۱۔ محرم ۱۳۱۲ھ کو کپتان ریاست حسین رسالہ ۲ گوشہ محل کا ہیضہ سے انتقال ہوا۔

۴۔ ذیحجہ ۱۳۱۴ھ کو کرنل نیول سرکردہ افواج باقاعدہ گوشہ محل کا انتقال ہوا۔ اور دوسرے روز فوجی احتشام کے ساتھ قریب نرائن گوڑہ دفن کیے گئے۔ یہہ یورپ کے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان سے تھے۔

لارڈ رپن گورنر جنرل جب بلدہ مین آئے تھے
مین تو آپ کے یہان بھی دعوت مین تشریف
لے گئے تھے۔ اور قرابت بھی تھی۔ سالارجنگ
اول بھی آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

۲۸۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ کو نواب دلاور نواز جنگ
جمعدار علاقہ نظم جمعیت کا انتقال ہوا۔ یہہ
قائم خانی کہلاتے تھے اور آپ کے علاقہ مین
ابتدا ئے سات سو سوار تھے۔

۲۲۔ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ کو کپتان احمد بن عبداللہ
کا انتقال ہوا۔ آپ کا تعلق ابتدا مین
فوج باقاعدہ سے تھا۔ اُس کے بعد پولیس
اضلاع سے رہا۔ آخر مین نظام وانٹیر تھا۔

۳۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کو عبدالرزاق
فرزند احمد یار جنگ جمعدار عرب علاقہ
نظم جمعیت کا انتقال ہوا۔

۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ کو کپتان مکل فنگلس
رجمنٹ چہارم فوج باقاعدہ کا انتقال ہوا۔

۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو کپتان گیسو دراز خان
قلعہ دار قلعہ گولکنڈہ کا مرض نمونیا سے انتقال ہوا
۹۔ شوال سنہ ۱۳۲۲ھ کو عوض بن بلبل جانباز جنگ کا
فالج سے انتقال ہوا۔ آپ نظام محبوب عرف

میسرم کی فوج کے کپتان تھے۔

۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ کو نواب لائق الدولہ
مسلم جنگ جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا انتقال
ہوا۔ شب کو شاہ راجو قتال کی گنبد کے
قریب اپنے باغ مین دفن کیے گئے۔ مسلم پل
آپ ہی نے تعمیر کرایا ہے۔

۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ کو نواب دولت خان
نصیب یاور جنگ سانڈوزئی جمعدار علاقہ نظم جمعیت
کا انتقال ہوا۔ اور شیر آباد کے مقبرہ مین
دفن کیے گئے۔

۲۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ کو میجر مکارٹی چیف
اسٹاف فوج باقاعدہ کا ہیضہ سے انتقال
ہوا۔ آپ کے اعزاز مین معتمدی فینانس کے
دفتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

۱۶۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ کو جنید یاور جنگ
جنید خان کا انتقال ہوا۔ آپ جمعدار
مہدویان تھے۔

۳۰۔ شوال سنہ ۱۳۲۶ھ دوشنبہ کو نواب خالد نواز جنگ
جمعدار نے انتقال کیا۔

۵۔ ذیحجہ م ۲۹ ڈسمبر ۱۹۰۸ء سنہ ۱۳۲۶ھ روز سہ شنبہ صبح کے
۹ بجے لفٹنٹ ڈبلیو فیلن متعلقہ توپ خانہ گوشہ محل

فوج باقاعدہ کا انتقال ہوا۔

۸۔ صفر ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کو سردار بہادر کپتان شیخ محمد سلطان علاقہ نواب سرخورشید جاہ مرحوم پنشن یافت فوج کنٹنجنٹ نے چند ماہ علیل رہکر انتقال کیا۔ قریب باغ عمدہ بیگم مسجد کے صحن مین دفنائے گئے نہایت نیک نفس تھے

علما و مشائخین - اہل اللہ

مولوی سید خواجہ شہاب الدین کا خاص وطن مدینہ منورہ تھا۔ وزارت سر ہند ان کی خاندان مین چلی آتی ہے۔ چنانچہ شاہجہان کے زمانہ مین بھی یہہ خدمت موروثی وزارت سے ممتاز تھے۔ جب شاہنشاہ لایزال کی عظمت وشان کا سکہ ان کے دل پر جمگیا تو شاہجہان کی مختاری کی خدمت سے دست بردار ہوگئے۔ اور غفران مآب علیہ الرحمۃ کے زمانہ مین حیدرآباد آئے اور بمقام درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب قدس سرہ مسجد و سرائے جنگ مین فروکش ہوئے اکثر امرا کو آپ سے ارادت تھی حتیٰ کہ حضرت بندگانعالی بھی بسا اوقات آپ کی خدمت سے مشرف ہوتے تھے۔ مصارف ضروری کے لیے چار روپیہ یومیہ خزانہ صرف خاص سے اجرا کیا گیا تھا مگر جب حضرت نے اس کو قبول نہین فرمایا تو وہ یومیہ اُن کے فرزند خواجہ نجم الدین کے نام مقرر ہوا۔

سنہ ۱۲۵۱ھ مین بعمر ۷۰ سال آپکا وصال ہوا اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ مین اُنھین کے تیار کرائے ہوئے مقبرہ مین مدفون ہوئے۔ ان کے سالانہ عرس کے لیے اس وقت ماہ ۹ سالانہ علاقہ صرف خاص سے ملا کرتے ہین بعد انتقال حضرت موصوف سید خواجہ نجم الدین صاحب ان کے جانشین ہوئے تھے۔ جب وہ بھی دار فانی سے رخصت ہوگئے تو اُن کے والد کے مقبرہ کے بازو مین دفن کیے گئے۔ ان کے ۳ فرزند تھے

۱۔ سید خواجہ امیر الدین جن کا انتقال ربیع ۲ سنہ ۱۳۱۳ھ مین ہوا۔

۲۔ سید خواجہ صابر الدین جو کم سنی مین ہجرت کرکے ۵۰ سال تک مدینہ منورہ مین مقیم اور ذکر و اشغال مین مصروف رہکر ۲۲ شعبان ۱۳۱۹ھ بروز دوشنبہ رحلت کر گئے۔

۳۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین جو سنہ ۱۳۱۰ھ مین

ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا گئے اور محرم ۱۲۱۳ھ
مین بحالت صوم انتقال کیے۔ حضرت سید
خواجہ امیر الدین کے ۳ فرزند تھے۔ انمین سے
چھوٹے فرزند کا انتقال صغیر سنی ہی مین
ہو گیا۔ اب دو فرزند موجود ہین۔ ایک
سید خواجہ شہاب الدین جو اپنے والد بزرگوار کے
یومیہ سرکار سے ممتاز ہین۔ دوسرے
سید خواجہ محی الدین عرف خواجہ میاں ان
معاش جدی علاقہ بارگاہ سے مستفید ہین
نواب ظفر جنگ بہادر انکا بہت اعزاز
کرتے تھے۔ اب نواب لطف الدینخان بہادر کی
بھی ان پر عنایت و نوازش اچھی مبذول ہے۔
۲۳ محرم ۱۲۷۹ھ کو حفیظہ بی عرف لوٹر کی بی صاحبہ
کا انتقال ہوا۔ اندرون کمان سو کی میر دفنائی گئی
۱۴ رجب ۱۲۸۴ھ کو حافظ میر شمس الدین
فیض کا انتقال ہوا۔ آپ بہت بڑے صوفی
اور با خدا شخص تھے۔ شعر بھی کہتے تھے
آپ کی کلیات طبع ہو گئی۔ آپ کے
حیدر آباد مین اکثر فنون کے شاگرد موجود ہین
۲ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ کو حضرت شاہ خاموش کا
کا انتقال ہوا۔ قریب اسٹیشن دفن کیے گئے۔

۲۳ رشعبان ۱۲۹۲ھ کو مولوی علی ابراہیم کا انتقال ہوا۔
۱۴ جمادی الاول ۱۳۰۴ھ کو مولوی اکبر کا انتقال ہوا
۱۳ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ کو مرزا اسردار بیگ کا
انتقال ہوا۔ آپ حافظ محمد علی خیر آبادی کے
خلیفہ تھے۔ آپکا سالانہ عرس نہایت دھوم
دھام سے ہوتا ہے۔ بیرون بلدہ بھوئی گوڑہ
کے قریب آپکا مزار ہے۔
۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو حضرت مسکین شاہ رح
کا انتقال ہوا۔ دوسرے دن مکہ مسجد مین نماز
ہوئی اعلحضرت..... بھی شریک تھے علی آباد کے
دروازہ کے قریب مسجد مین دفن ہوئے
تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی
۲۰ شوال ۱۳۱۷ھ کو حضرت چندا شاہ رح
مرض سرطان سے انتقال ہوا۔ دوسرے
دن مکہ مسجد مین نماز پڑھی گئی اور پھسلبنڈہ
پر دفنائے گئے۔
۱۱ محرم ۱۳۲۰ھ کو منشی امداد علی کا انتقال ہوا
ذی علم اور صوفی مشرب تھے۔ سب سے
بڑا وصف اور شان فقیری قابل تقلید یہ تھی
کہ عمر بھر اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت سے
کماتے اور کھلاتے رہے۔ اور درس دیا کیے

مین عمر گذاری اور مرزا سردار بیگ کے خلیفہ تھے۔

۲- جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ کو حضرت سید جلیل کا انتقال ہوا۔ آپ بہت بڑے عالم اور بزرگ تھے اور مہاراجہ مدار المہام اور شمس الملک کے اُستاد تھے۔

۱۹- شوال سنہ ۱۳۲۲ھ کو حضرت شیخن صاحب کا انتقال ہوا۔

۷- ذیحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو حبیب علی شاہ کا بمبئی مین انتقال ہوا۔ اور بلدہ مین نعش لاکر دفن کیگئی۔

۱۵- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ کو آغا داود شاہ کا انتقال ہوا۔ مکہ مسجد مین نماز پڑھائی گئی۔ اعلیٰحضرت بھی شریک تھے۔ ہوئی گوڑہ مین دفن کیے گئے اعلیٰ حضرت بھی تشریف فرما تھے۔

۹- رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ کو افتخار علی شاہ کا انتقال ہوا اور پرانے پل کے قریب دفن کیے گئے۔

۲۰- ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ کو مشہور عالم و فاضل شیعہ۔ آغا سید علی شوستری استاد الملک کا انتقال ہوا۔ آپ اعلیٰحضرت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے اُستاد تھے۔ آپ کی بہت عزت تھی عربی فارسی مین آپ کو کامل قدرت تھی۔ بلا تکلف باتون باتون مین نظم فرماتے تھے۔ آپکو فلسفہ حکمت نجوم مین خاص دستگاہ تھی۔

۱۶- ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ کو مہاراج دیبی اس جی کا انتقال ہوا۔ آپ اہل ہنود مین ایک بہت بڑے بزرگ اور درویش منش تھے۔

لال دروازہ کے قریب جو دیوت مندر ہے وہ آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔

حکما

سنہ ۱۲۳۹ھ مین عزت یار خان محی الدولہ حکیم الحکما کو چند مہدوی پٹھانون نے جو کرنول سے آئے تھے نبض دیکھنے کے بہانے سے سواری روکی اور چارمینار کے قریب جمدھر سے قتل کیا۔

۲۵- محرم سنہ ۱۲۸۲ھ کو محمد یار خان محی الدولہ صدر الصدور کا انتقال ہوا۔

۱۳- رمضان سنہ ۱۲۹۵ھ کو محمد اشرف ڈاکٹر علاقہ پایگاہ کا انتقال ہوا۔ آپ نواب لقمان الدولہ بہادر کے والد تھے۔

۱۱- شعبان سنہ ۱۲۹۸ھ کو حکیم شفائی خان نے انتقال کیا۔ آپ مہاراجہ چندو لال کے زمانہ مین بہت عروج پر تھے۔

۱۵- رمضان سنہ ۱۳۰۴ھ کو حکیم الممالک ڈاکٹر

مرزا علیخان طبیب حضوری . . . . کا انتقال ہوا

۲۱ صفر ۱۳۱۶ھ کو ڈاکٹر تراب خان ہوس سرجن کا بخار سے انتقال ہوا آپ نوجوان اور تجربہ کار ڈاکٹر تھے۔

۲۶ شوال ۱۳۱۳ھ کو محی الدولہ رسول یار خان صدر الدور کا انتقال ہوا۔

ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ مین حکیم احمد سعید کا انتقال ہوا آپ امروہہ کے رہنے والے تھے اور مطب یونانی کے افسر الاطبا تھے۔

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ کو حکیم ظہور الحق کا انتقال ہوا۔

۳۰ رجب ۱۳۲۰ھ کو ڈاکٹر عباس انتظام جنگ سابق اسٹاف سرجن نواب وقار الامرا کا انتقال ہوا

۱۰ شعبان ۱۳۲۵ھ کو مصری حکیم لوکا بابو کا درد گردہ سے انتقال ہوا۔ آپ بڑے مشہور مصری حکیم تھے۔

۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو ڈاکٹر محب حسین ملیف جنگ افسر الاطبا یونانی کا اپنے مکان واقع جوہری گلی مین انتقال ہوا۔

۲۶ صفر ۱۲۸۴ھ م ۹ جون ۱۸۶۷ء کو جنرل ڈاکٹر پمبرٹن صاحب زہر کھا کر فوت ہوئے۔ اور دوسرے دن ۴ بجے اندرون احاطہ رزیڈنسی دفن ہوگئے

۴ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ حکیم نواب مرزا لکھنوی کا بلدہ مین انتقال ہوا۔

شعراء

۱۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ کو منشی مفتی امیر احمد امیر مینائی کا انتقال ہوا۔ آپ ۱۶ شعبان ۱۲۴۴ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت مخدوم شاہ مینا صاحب کی اولاد مین تھے جو ملک اودھ مین قطب الاقطاب کہلاتے ہین اور لکھنؤ مین آپکا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپکا تعلق شاہان اودھ سے بھی رہا ہے۔ آخری تاجدار اودھ کے معزول ہوجانے سے نواب یوسف علیخان والی رامپور نے آپ کو طلب کرلیا اور شاعری مین مشورہ لیتے تھے۔ اُن کے بعد نواب کلب علیخان آپ کے شاگرد ہوئے علاوہ اس کے رامپور مین مفتی گری کی خدمت بھی انجام دی۔ آخری تاجدار ملک اودہ کی فرمائش سے ارشاد سلطان۔ ہدایت السلطان دو کتابین تصنیف فرمائی تھین جو غدر مین تلف ہوگئین۔ اسوقت تین دیوان مطبوعہ یعنی محامد خاتم النبیین۔ مرآۃ الغیب۔ صنم خانہ عشق

علاوہ غیر مطبوعہ ذخیرے کے موجود ہین۔
آپ نے اردو کی ایک ضخیم لغت بھی مرتب
فرمائی تھی جس کی صرف دو جلدین آپ کی
زندگی مین چھپ گئین۔ جو حرف الف ممدودہ
اور مقصورہ کی ہین جس سے لغت کی حیثیت
کا پتہ چلتا ہے۔ اسکے سوا اور بھی آپ کی
تصنیفات ہین جو ابھی طبع نہین ہوئی ہین۔
آپ ۱۵ - جمادی الاول ۱۳۱۸ھ کو بلدہ حیدرآباد
مین تشریف لائے تھے۔ اور اپنے قدیم
دوست نواب مرزا داغ فصیح الملک کے پاس
ٹھہرے۔ آب و ہوا کی تبدیلی سے آپ پر
اچھا اثر نہ ہوا پیچش مین مبتلا ہو گئے۔
اور اسی مین انتقال ہوا۔ آپ بہت بڑے
عالم تھے اور شاعری مین اپنا جواب نہ رکھتے
تھے۔ ہندوستان مین مسلم الثبوت استاد
مانے گئے۔ مظفر الملک اسیر لکھنوی کے
ارشد تلامذہ سے تھے۔ حضرت یوسف صاحب
شریف صاحب رح کی درگاہ مین آپ کا
مزار ہے۔
۲۶ - شوال ۱۳۱۹ھ کو پنڈت رتن ناتھ صاحب
سرشار نے ۵۶ سال کی عمر مین بمقام حیدرآباد
انتقال کیا۔ آپ کشمیری پنڈت تھے اور خاص
لکھنو وطن تھا آخری تاجدار ملک اودھ کے زمانہ
مین پیدا ہوئے تھے۔ فارسی انگریزی مین
کافی مہارت تھی۔ اخبار اودہ پنچ مراسلہ
کشمیر۔ مراۃ ہند۔ ریاض الاخبار۔ اودھ
اخبار۔ وغیرہ وغیرہ۔ کی اڈیٹری بھی کی تھی۔
اردو ناول نویسی مین آپ کو خاص شہرت
ہے۔ اور یہ نسبت دیگر ناولسٹ کے
آپ بچند وجوہ قابل ترجیح ہین شاعری مین
مظفر الملک۔ اسیر لکھنوی کے شاگرد تھے
جب حیدرآباد تشریف لائے ہین تو مہاراجہ
مدار المہام نے دوسو روپیہ تنخواہ مقرر فرمائی
آپ مہاراجہ ممدوح کی سرپرستی مین دبدبہ آصفی
اور محبوب الکلام نظم و نثر کے دو رسالہ
جاری کئے۔ آپ کا تخلص آپ کی رنگین
طبیعت کا شاہد ہے۔ متعدد ناول آپ کی
تصنیفات سے ہین۔ فسانہ آزاد ایک
بہت بڑا ناول ہے۔ جس سے آپ کی
قابلیت اور خداداد ذہانت کا پتہ لگتا ہے
افسوس یہ کہ یہہ قابل قدر جوہر بہت جلد چل بسا
۹ - ذیحجہ ۱۳۲۲ھ کو نواب مرزا خان داغ

فصیح الملک دہلوی نے بعارضہ فالج انتقال کیا۔ اور دوسرے روز تجہیز و تکفین عمل مین آئی۔ حضرت یوسف صاحب شریف صاحب رح کی درگاہ مین دفن کیے گئے۔

آپ ۱۲۴۲؁ھ مین چاندنی چوک واقع دہلی پیدا ہوئے اور ۱۳۰۶؁ھ مین وارد حیدرآباد ہوئے۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۱؁ھ کو خانی بہادری۔ ناظم یار جنگ۔ دبیر الدولہ فصیح الملک بلبل ہندوستان۔ جہان اُستاد سے بتقریب سالگرہ حضور پر نور ۔۔۔۔ سرفراز کیے گئے فن شاعری مین حضرت اقدس و اعلیٰ ۔۔۔۔۔۔ کو آپ سے تلمذ تھا۔ اور آپ خاقانی ہند ذوق دہلوی کے شاگرد تھے۔ اور تقریباً کل اصناف شاعری مین آپکا کلام ہے۔ آپ کے چار دیوان گلزار داغ۔ آفتاب داغ۔ مہتاب داغ یادگار داغ۔ اور ایک مثنوی فریاد داغ مطبوعہ موجود ہے۔

تقیہ

۱۲۴۹؁ھ ۱۸۳۳؁ع کو مسٹر رمبولڈ بارک کا انتقال ہوا ان کے نام سے ایک کوٹھی مشہور ہے جس مین مدرسۂ عالیہ ہے۔

۲۱ - شعبان ۱۲۶۴؁ھ کو پورن مل مہاندرام مہاجن نے انتقال کیا۔ آپ بہت بڑے مہاجن تھے۔

۱۰ - رمضان ۱۲۵۲؁ھ کو این صاحب کا انتقال ہوا۔ آپ کا آبدارخانہ مشہور ہے۔ اور باغات بھی کثرت سے ہین۔

۱۵ - جمادی الثانی ۱۲۸۸؁ھ کو فیاض الدین متخلص بہ بندہ کا انتقال ہوا۔ پھسلبنڈہ کے قریب دفن کیے گئے۔ اور ظفر جنگ کی معرفت سالانہ عرس ہوا کرتا تھا۔ مشہور درگاہ ہے۔

۶ - جمادی الثانی ۱۲۸۹؁ھ کو معظم جنگ مہتمم شکارخانہ حضوری کا ہیضہ سے انتقال ہوا۔ رتنا بائی کا اصل وطن اورنگ آباد تھا۔ ان کی والدہ مور ونت جو کالے بالاجی پنڈت تعلقدار اورنگ آباد کے بھائی تھے دہانکی وطن دار تھے۔ شوہر کا نام نیکٹ راؤ ولد تمہ مل راؤ تھا جو راجہ شام راج رائے رایان مرحوم کے مصاحب اور منصب دوصدی سے ممتاز تھے نواب ناصر الدولہ کے عہد حکومت اور مختار الملک اعظم کی وزارت مین حیدرآباد

آئے ۔ ان کے شوہر نیکٹ راؤ کا انتقال کم سنی مین ہو چکا تھا ۔ اپنے ذاتی شوق سے انہون نے فارسی سیکھی ۔ سیاق و سباق مین اچھی لیاقت رکھتے تھے خط پاکیزہ تھا ۔ اور علم طب مصری مین بھی دخل تھا ۔ ابتدائً انہون نے شمس الامرا امیر کبیر مرحوم کے مدرسہ مین تعلیم پائی اور انہین کے محلات مین ملازمت بھی پیدا کی ۔ بعد مین محلات حضوری مین آنے جانے لگے ۔ ان دونون محلات کے خانگی حسابات بھی لکھا کرتے تھے ۔ حشمت النسا بیگم صاحبہ محل نواب رشید الدین خان کی ان پر نظر عنایت بہت تھی خود اعلیحضرت بندگانعالی اور دیگر خاتونان ہر دو محلات ان کو بہت عزیز رکھتے تھے ۔ اپنی ذاتی لیاقت اور محنت سے حیدرآباد مین انہون نے بہت بڑی عزت پیدا کی ۔ جسوقت رتنا بائی نے اپنے پوتے ہنمنت راؤ کی شادی کی اسوقت نواب خورشید جاہ ۔ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ اور نواب ظفر جنگ بہادر بنفس نفیس اُس تقریب مین شریک ہوئے تھے ۔ خیرات کا ان کو بہت شوق تھا ۔ زمانہ قحط مین ہزارہا محتاجون کو کھانا کھلاتے تھے بنارس تک ان کی خیر خیرات کی شہرت تھی ۔ تقریباً ۵۰ سال کی عمر مین سلخ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ مین انتقال کر گئے ۔

راجیسر راؤ صاحب معتمد خانگی حضرت بیگم صاحبہ قبلہ والدہ ماجدہ حضور پر نور اُن کے متبنی فرزند ہین ۔ جن کو اس وقت حسب ذیل اولاد موجود ہے ۔

راجیسر راؤ
- ہنمنت راؤ (مددگار مہتمم خزانہ عامرہ)
  - شنکر راؤ
  - گنگا بائی
  - ینا بائی
  - مانک راؤ
- کشن راؤ

نہم ۔ محرم ۱۲۹۸ھ کو راجہ ہری ہر راؤ کا انتقال ہوا ۔ آپ نیمونت والے کہلاتے تھے ۔ اور خوشنویس تھے ۔ زرین رقم خطاب تھا ۔

۱۶ ۔ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ کو حسن منور خان مشہور جنگ کا ضیق النفس سے انتقال ہوا ۔

۱۶ ۔ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ کو راجہ سومیسر راؤ زمیندار بانسواڑہ کا بلدہ مین انتقال ہوا ۔

آپ بڑے شجاع اور گھوڑون کے ازحد شوقین تھے۔ اپنے خانگی امورات مین آئین وضوابط کے سخت پابند تھے۔

۴- محرم سنہ ۱۳۱۹ھ کو سید تہور علی جلال الدولہ کا بلدہ مین انتقال ہوا۔ آپ کے ذمہ سرکاری فیل خانہ وغیرہ کی خدمت تھی۔

۹- رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ کو شیدی عنبر خانسامان سالار جنگ کا انتقال ہوا۔ یہہ بہت بڑے منتظم اور امانت دار و ہوشیار تھے۔

۲۶- ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو ثابت علی فرزند ابن صاحب کا انتقال ہوا۔

۹- صفر سنہ ۱۳۲۱ھ کو نواب فیروز یار جنگ اتالیق صاحب زادہ صاحب کا انتقال ہوا۔ آپ ولی عہد بہادر کی سواری مین قلعہ گولکنڈہ گئے ہوئے تھے وہان گھوڑے سے سر کے بل گرے۔ دماغ کو صدمہ پہونچا۔

۲۴- شوال سنہ ۱۳۲۱ھ م ۱۱- جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو ٹام پامر کا سکندرآباد مین انتقال ہوا۔ آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔ آپ ایک نامی گرامی اللالق شخص تھے سالار جنگ اول نے برار کے مسئلہ کے متعلق ولایت بھیجا تھا۔ اور پامر کمپنی سے آپ کا تعلق تھا۔

یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۱ھ کو راما سوامی بیرسٹرایٹ لا و میر مجلس پائیگاہ علاقہ نواب سر خورشید جاہ کا مرض سرطان سے انتقال ہوا۔

۵- رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو راجہ گیان گیرجی کا انتقال ہوا۔ آپ حیدرآباد مین بہت بڑے ساہوکار تھے۔

۲۴- ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۲ھ کو نواب قوت جنگ بہادر داماد نواب وقار الامرا کا انتقال ہوا۔

یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ کو راجہ دین دیال مصور جنگ فوٹوگرافر حضوری کا بمبی مین انتقال ہوا۔

ماہ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء کو کپتان کالڈ کلاک کا انگلینڈ مین انتقال ہوا یہہ اعلیٰحضرت ... کے سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء سے سنہ ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۵ء تک اُستاد رہے ہین وظیفہ یابی کے بعد ولایت چلے گئے تھے۔

۱۰- ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو وینو گوپال پلے گورنمنٹ پلیڈر کا پانڈیچری مین انتقال ہوا۔

۸- رجب سنہ ۱۳۲۴ھ م ۲۷- اگسٹ سنہ ۱۹۰۶ء کو مسٹر گریبل کا سکندرآباد مین بعارضہ ہیضہ انتقال ہوا۔ آپ کی تاریخ دکن بزبان انگریزی

مشہور ہے۔ اور برار کے مسئلہ کی وجہ سے
بھی خاص شہرت تھی۔
۲۰۔ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ کو راجہ بشیشر گیر گوسائین کا
انتقال ہوا۔
۲۲۔ صفر سنہ ۱۳۲۷ھ روز دوشنبہ کو راجہ نایک راؤ
فرزند راجہ گنیش راؤ نے انتقال کیا۔

مختلف واقعات

ہم ذیل مین بعض اُن واقعات کا ذکر کرتے ہین جو مختلف طور پر قلمرو نظام مین واقع ہوتے رہے ہین۔ ناظرین کو ان سے بہت سے واقعات کے متعلق معلومات مزید حاصل ہون گے۔

سنہ ۱۱۷۰ھ مین سپاہیون نے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے صمصام الملک مدار المہام پر حملہ کیا۔

سنہ ۱۱۹۴ھ مین شمس الملک ابو الفتح خان کے اہتمام سے سرور نگر مین حضوری شکارگاہ تیار ہوئی۔

اوایل ماہ رجب سنہ ۱۲۰۴ھ روز یکشنبہ کو بعد مغرب شدت سے بارش ہوئی اور کثرت سے اولے پڑے۔

ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۴ھ مین مسٹر تھامس سیڈنہم رزیڈنٹ نے نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل کو رزیڈنسی چادر گھاٹ مین مدعو کیا۔ بعد دعوت آتشبازی چھوڑی گئی دفعتاً چنگاری اس آتشبازی مین جا پڑی جو علحدہ رکھی ہوئی تھی اس سے گھوڑے اور ہاتھی بے قابو ہو گئے۔ باناتی خیمہ جو ایک جانب استادہ تھا وہ بھی جل گیا۔

۲۱۔ رمضان سنہ ۱۲۲۶ھ کو ایک مُدار ستارہ گوشہ شمال و مغرب سے نمودار ہوا اور کامل ایک ماہ تک طلوع کے وقت سے ۹ بجے رات تک دکھائی دیتا رہا۔

۱۳۔ رمضان سنہ ۱۲۳۰ھ کو صاحبزادہ مبارز الدولہ کے ہمراہیون اور انگریزی سپاہیون مین ایک خیاط کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ اور خوب جدال و قتال ہوا۔

سلخ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ھ کو مولوی محمد عبد الکریم مسجد میر عالم مین مذہبی مباحثہ پر مہدوی پٹھانون کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ۳۔ محرم سنہ ۱۲۳۸ھ کو اہل سنت مکہ مسجد مین قصاص کے لیے جمع ہوئے اور چنچل گوڑہ پر (جہان مہدوی پٹھان رہتے ہین) یورش کی۔ ان مین اور

پٹھانون مین خوب تلوار چلی اور جانبین سے بہت سے آدمی کام آئے۔ اُس پر سرکاری حکم سے پٹھان شہر بدر کیے گئے۔

آخر ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۷ھ مین سکھون اور عربون کے درمیان شاہ علی بنڈہ سلطان شاہی چوک اور چار مینار وغیرہ پر خوب تلوار چلی۔ دونون طرف کے کئی آدمی زخمی ہوئے اور بعض مارے بھی گئے۔ اکثر کے مکانات جلائے گئے۔ اور اسباب لوٹ لیا گیا۔ آخر کار عرب غالب رہے۔ مہاراجہ چندو لعل پیشکار نے سکھون کو شہر بدر کردیا۔ وہ لوگ انت گری مین جا بسے

سنہ ۱۲۴۹ھ مین ایک ناتراشیدہ الماس جسکا وزن ۵ تولہ آٹھ ماشہ تھا قصبہ جٹ پول سے حضور مین داخل کیا گیا۔

ماہ رجب سنہ ۱۲۴۹ھ مین سردار علیخان۔ پسر بندہ علیخان کے شب گشت مین چوراہے کے قریب غفلت سے ہوائی کی چنگاری آتشبازی مین جا گری جس سے وہ بھڑک اٹھی اور ایک حلوائی کی پختہ دوکانین آگ لگ گئی۔ ۸۰-۹۰ آدمیون کے قریب تماشہ مین جل گئے۔

۱۸- محرم سنہ ۱۲۵۲ھ کو دوپہر کے قریب حسین یاور جنگ کے مکان پر عربون اور افغانون مین جھگڑا ہوا اس خبر کا بلدہ مین شایع ہونا تھا کہ تمام عربون نے فساد برپا کردیا اور بہت سے مقتول و مجروح ہوئے عربون نے اپنے اثر سے کام لیکر اور سرکار مین نذر داخل کرکے افغانون کو شہر بدر کرادیا۔

۵- صفر سنہ ۱۲۵۲ھ کو آسمان پر ایک دمدار ستارہ نمودار ہوا۔

اوائل سنہ ۱۲۵۳ھ مین سہ پہر کے وقت موسم کے خلاف بارش ہوئی اور کثرت سے اولے پڑے۔ جس سے سخت نقصان ہوا۔ اولون کے پگھلنے مین ایک ہفتہ صرف ہوا۔

۱۴- ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵ھ کو صاحبزادہ نواب مبارز الدولہ سرکاری جمیعت کے ساتھ قلعہ گولکنڈہ مین نظر بند کیے گئے۔

یکم صفر سنہ ۱۲۵۹ھ کو ایک دمدار ستارہ جانب جنوب و مغرب نمودار ہوا۔ اور ایک مہینے تک

دکھائی دیتا رہا۔ اُس تاریخ سے ۲ شبانہ روز مینہ برستا رہا۔

ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۵۹ھ مین غیب سے ایک آواز آئی۔ اسکے بعد زلزلہ محسوس ہوا۔

۱۷۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۱ھ روز چہارشنبہ کو ۲ بجے ۱۲ منٹ تک ایک آواز مثل گرج آتی رہی

ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۲ھ مین حیدرآباد مین سخت ہیضہ پھیلا۔

۱۸۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ھ کو جوانان بار نے ۹ ماہ کی تنخواہ کیلیے اپنے کمنڈانون کو گرفتار کرکے سراج الدولہ مدار المہام کی دیوڑہی پر فساد کیا۔ نواب صاحب نے ۵۔ ماہ کی تنخواہ دیکر نو ماہ کی رسید دینے کیلیے ان سے کہا مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ تب اُنہون نے مسٹر فریزر رزیڈنٹ کو اطلاع دی۔ اُس پر صاحب موصوف انگریزی توپ خانہ اور پلٹن لیکر دہلی دروازہ کیجانب سے داخل شہر ہوئے۔ جنگ ہونے کو تھی کہ حضور نواب ناصر الدولہ بہادر زعفران منزل کو اس بات کی اطلاع ہو گئی۔ اُسی وقت ایک دربار منعقد ہوا جسمین امرا شریک کیے گئے وہین سراج الدولہ مدار المہام سے استفسار کیا گیا کہ انگریزی فوج کسکے حکم سے طلب کی انہون نے عرض کیا کہ انتظاماً بلوائی گئی ہے۔ اسکے بعد انگریزی فوج واپس کی گئی اور جوانان بار کو بہت فہمایش کی۔ جب انہون نے حکم عدولی کی تو ۹ مہینے کی تنخواہ دیکر انہین خدمت سے برطرف کر دیا۔

۹۔ محرم سنہ ۱۲۶۴ھ کو شیعون اور سنیون مین جھگڑا ہوا۔ اور بہت سے لوگ کام آئے۔ بد انتظامی پر طالب الدولہ خدمت کوتوالی سے ہٹائے گئے اور محمد وزیر انکی جگہہ مقرر ہوئے

۱۳۔ محرم سنہ ۱۲۶۶ھ شیعہ سُنیون مین جھگڑا ہوا۔

۱۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۷ھ کو باغی سپاہیون نے شاہی ڈیوڑہی مین فساد کیا۔

۵۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۸ھ کو سیدا باغ مین مہدوی پٹھانون نے عین سواری کے موقع پر سراج الملک مدار المہام پر حملہ کیا۔ مگر ناکام رہے۔ کئی پٹھان مارے گئے۔

۱۹۔ شوال م ۱۲۷۳ھ ۱۳۔ جون سنہ ۱۸۵۷ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف بغاوت کرنے کی غرض سے

حیدر آباد مین چند مفسدون نے مسجدون کی دیوارون پر چند اشتہارات چسپان کیے اور مکہ مسجد مین باغی جمع ہوے۔ اُن مین سے ایک عرب جمعدار گرفتار ہوا۔ اور باقی لوگ حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی مار کر نکال دئے گئے۔

۱۰۔ ذیقعدہ م ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء ۱۲۷۳ھ کو نواب مختار الملک اعظم مدار المہام نے اورنگ آباد کے رسالہ کے ۱۳ باغی سوار صاحب رزیڈنٹ کے حوالے کیے۔

۲۶۔ محرم ۱۲۷۴ھ روز چہار شنبہ کو راجہ شنبھو پرشاد نے اسلام قبول کیا۔ انکا نام غلام رسول رکھا گیا۔ ۳۰ روز کے بعد انکا انتقال ہوگیا۔

۱۵۔ صفر م یکم اکتوبر ۱۸۵۷ء ۱۲۷۴ھ کو فتح دہلی کی خوشی مین حسین ساگر کے انگریزی چھاؤنی سے ۳۱ توپین سر کی گئین۔

۱۷۔ جمادی الاول ۱۲۷۴ھ روز دوشنبہ کو سر رچرڈ ٹمپل حیدر آباد مین بغرض سیاحت تشریف لائے

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۲۷۴ھ کو شورا پور کے راجہ نے سرسالار جنگ اعظم کی پناہ لی۔

۷۔ ذیحجہ ۱۲۷۴ھ م ۱۹ جولائی ۱۸۵۸ء کو حسین ساگر کی میگزین مین آگ لگی اور کئی انگریز اور ہندوستانی جل مرے۔

۱۸۔ صفر ۱۲۸۵ھ کو ایک دمدار ستارہ نمودار ہوا۔

۲۴۔ ربیع الاول م یکم نومبر ۱۸۵۸ء ۱۲۷۵ھ کو بجائے ایسٹ انڈیا کے کمپنی کے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی حکومت ہند کی خبر بذریعہ اعلان مشتہر کی گئی۔

۹۔ شعبان م ۱۵۔ مارچ ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ روز چہار شنبہ کو جلو خانہ حضوری مین جہانگیر خان سپاہی نے ۷۷ فیٹ کے فاصلہ سے رزیڈنٹ کرنل ڈیوڈسن اور نواب مختار الملک اعظم مدار المہام پر قرابین فیر کی۔ مگر انہین کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا۔ دونون اسیوقت انگریزی بعد سے واپس ہو رہے تھے۔ جہانگیر خان گرفتار ہوا۔

۲۔ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ کو رات کیوقت سیر عالم کی بارہ دری مین بجلی گری۔

۲۴- ذی حجہ سنہ ۱۲۷۷ھ کو ایک دمدار ستارہ دکھائی دیا۔

۱۳- محرم م ۱۲- جولائی سنہ ۱۸۶۱ء ۱۲۷۸ھ کو سر رچرڈ ٹیمپل کلکتہ سے دوبارہ حیدرآباد دیکھنے آئے۔

۱۹- ربیع الاول م ۲۴- ستمبر سنہ ۱۸۶۱ء ۱۲۷۸ھ کو رزیڈنٹ نے اُن تحائف کو بغرض نمائش رزیڈنسی چادر گھاٹ مین رکھا جو حضور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے لیے ملکہ وکٹوریہ متوفیہ نے بھیجے تھے۔

۲۸- جمادی الثانی م یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء ۱۲۷۸ھ کو شب کے ۱۲ بجے نہایت شدید زلزلہ شہر مین محسوس ہوا- ساتھہ ہی ایک شعلہ فشان ستارہ بھی مشرق سے نمایان ہوا- اسکا دور دو ڈھائی گز کا تھا- وہ وسط آسمان تک پہونچکر ایک مہیب آواز کے ساتھ پھٹا- اسمین سے تارہ منڈل کی طرح چند شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دئے- اور مغرب کی سمت تھوڑے فاصلہ پر پہونچکر غائب ہوگئے- پھر آسمان پر روشنی اور زمین کو حرکت ہوئی یہہ سب باتین آدھہ گھنٹے تک ہوتی رہین۔

۱۱- رجب سنہ ۱۲۷۸ھ کو ایک عظیم الشان ستارہ گرتا ہوا نظر آیا- ولیم پامر صاحب کا بیان ہے کہ کلکتہ مین بھی اس تاریخ کو ایک شعلہ نظر آیا تھا۔

۲۴- شوال سنہ ۱۲۷۸ھ کو شدید بارش اور سخت ژالہ باری ہوئی ۲- روز تک پانی کی جھڑی لگی رہی سکندرآباد اور حیدرآباد مین بجلی گری۔

یکم محرم سنہ ۱۲۷۹ھ سے شہر حیدرآباد مین سخت ہیضہ شروع ہوا- اس سے بہت لوگ ضائع ہوگئے

صفر سنہ ۱۲۷۹ھ کے آخر ہفتہ مین ایک دمدار ستارہ نمودار ہوا۔

۱۰- ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ کو اُن محافظ عورتون کو (گارڈ لون کے نام سے مشہور رہین) جو نواب نظام علیخان بہادر غفران مآب کے عہد مین مقرر ہوئی تھین وردیان دی گئین اور انکی اصلاح ہوئی۔

یکم جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ کو بلدۂ حیدرآباد اور قلمرو نظام مین بعض مقامات پر سخت طوفان آیا

اکثر درخت زمین سے اکھڑ گئے۔

۲۲۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۲ھ کو قصاص گاہ مین جلاد نے ایک خونی سائیس کو ۱۲ ہاتھہ لگائی
مگر اس کی گردن نہ کٹ سکی۔ آخر جلاد نے اُسے ذبح کیا یہہ بات خلاف قانون تھی اسلیے
جلاد کو توالی مین قید کیا گیا۔

ماہ محرم سنہ ۱۲۸۳ھ کو نواب مختار الملک اعظم مدار المہام نے پہلے پہل انگریزون کو لنگر دکھلایا۔

۱۵۔ شوال سنہ ۱۲۸۳ھ روز جمعہ قبل از پہر دو گھنٹہ تک خوب پانی برسا اور کثرت سے اولے گرے۔

۱۳۔ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۳ھ روز پنجشنبہ دوپہر کے وقت دفعتاً ایک آواز سنائی دی جس سے یہہ معلوم ہوا کہ
چند توپین یکبارگی چھوڑ دی گئین۔ یہہ آواز باروتخانہ چنارگی گٹہ بیرون لال دروازہ
کے اُڑ جانے کی تھی۔ جہان حسب معمول بارود کوٹی جاتی تھی۔ ایک کنکر کے آجانے سے
آگ لگی اور شعلون نے دیوار توڑ کر کوٹھہ کو جلا دیا۔ اسکا دہوان اندرون لال دروازہ
تک پہونچا۔ ۳۰۔ ۳۵۔ مزدور ہلاک ہوئے اور پندرہ ہزار کا نقصان ہوا۔

۲۸۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۵ھ روز سہ شنبہ کو ساڑھے نو بجے دن کے سورج گرہن شروع ہوا
اور بارہ بجے تک رہا۔ تمام سورج گرہن کے اندر آگیا تھا جس سے چند منٹ تک دن رات
کے مانند ہوگیا یہانتک کہ پرندا نپے گھونسلون مین چلے گئے۔

۲۱۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۸ھ کو نواب ثریا جاہ شہزادہ دہلی بطور سیاحت پہلی مرتبہ حیدرآباد مین
تشریف لائے۔ اور ۱۸۔ جمادی الثانی سنہ الیہ کو اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔

۲۸۔ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ کو نواب رشید الدین خان وقار الامرا نے۔ اپنی کوٹھی مین صاحب
رزیڈنٹ و دیگر برٹش افسران۔ نواب مختار الملک اعظم مدار المہام وغیرہ کو دعوت دی۔ بعد دعوت
آتشبازی چھوڑی گئی ایک گولہ پہٹ گیا جس سے چند آدمی ضائع ہوگئے۔

۲۹۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۹۲ھ کو مولوی محمد زمان[1] خان استاد اعلیحضرت حضور پرنور کی شہادت کے

[1] مولوی صاحب نے حسب درخواست عالم میان مہدی کتاب ہدیہ مہدویہ کا رد لکھا۔ اس پر

متعلق اہل سنت مہدوی پٹھانوں پر حملہ کرنے کے لیے مکہ مسجد مین جمع ہوئے۔ مگر وہیر پورہ اندر باقوت پورہ کے دروازہ بند کردئے گئے۔ اور پولیس نے بلوہ روکنے کی پوری تدبیر کی۔ ۲۴ صفر سنہ ۱۲۹۳ھ کو قاتل سے قصاص لیا گیا۔

سنہ ۱۲۹۳ھ مین عربون کی رسم۔ تاشیرہ۔ موقوف کی گئی۔ اگر کوئی عرب کسی عرب کو مار ڈالے تو ثبوت جرم کے بعد مقتول کے ورثا قاتل کو تھوڑے فاصلہ پر کسی چیز سے باندہ کر بندوق سے مارتے تھے۔ اسی کا نام تاشیرہ ہے۔

۹۔ شوال م ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع م ۱۲۹۳ھ روز سہ شنبہ کو ۱۲ بجے شب کے خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا۔ اور سرور نگر کے مکانات کو جنبش ہوئی اور زلزلہ کی رفتار مغرب سے مشرق کو تھی۔ گو نہ آواز ہوا بعد ایک روشنی آسمان پر نمودار ہوئی اور تین سکنڈ رہی۔

۲۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۳ھ شب کو ۹ بجے ایک ستارہ کلان روشن مثل مہتاب کے دکھلائی دیا ۲ منٹ کے بعد روشنی موقوف ہوگئی۔ اور نہایت ہی سخت آواز مثل رعد کے سنائی دی۔ اور شہر وں مین بھی اسی طرح دکھلا دیا۔ اور آواز سنی گئی۔

۲۔ جمادی الاول م ۱۴ مے سنہ ۱۸۷۷ع م ۱۲۹۴ھ روز پنجشنبہ کو رزیڈنٹ حیدر آباد کے استقبال کے لیے نواب مختار الملک اعظم مدار المہام مہاراجہ نرندر پرشاد پیشکار اور اسسٹنٹ رزیڈنٹ گاڑی مین بیٹھے ہوئے اسٹیشن جارہے تھے۔ راہ مین گھوڑے بھڑکے۔ سفر سوارون مین مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر کے چوٹ لگی۔ باقی سب مع الخیر ہے۔

۱۸۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ھ کو نواب مختار الملک اعظم کی بارہ دری مین پارسی تہیٹریکل کمپنی کے بنڈال کو آگ لگی۔ کمپنی کا سامان جل گیا مگر بارہ دری کو کچھ صدمہ نہین پہونچا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۹۔ مہدوی زادے اُن کے دشمن ہو گئے اور ۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۲ھ روز سہ شنبہ کو شاہ علی بنڈہ کی مسجد مین سید محمد مہدی زادہ نے ۱۴ ضربون مین انھین شہید کیا۔
(از تاریخ محبوب السلاطین)

آخر جمادی الاول م ماہ مے ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ مین حیدر آباد مین پہلی نمایش ہوئی۔ قلمرو نظام کے مختلف دستکاریان اس مین موجود تھین۔ ڈاکٹر اگھور ناتھ صاحب نے۔ سائنس اور باٹنی کے تجربات دکھائے۔

۲۵۔ شوال ۱۲۹۹ھ روز شنبہ کو ۳۰ انچہ بارش ہوئی اور سیتارام پیٹھ کے تالاب کا پانی گوشہ محل کے حوض مین پہونچا۔ اور حوض ٹوٹ گیا یہ پانی بازار رشیدی عنبر تک پہونچا اور رسالہ اور مکانات کے سامان کو خراب کردیا۔

ماہ ذیقعدہ م ماہ اگست ۱۸۸۲ء ۱۲۹۹ھ سے ایک سال تک ایک دُمدار ستارہ دکھائی دیتا رہا۔ اس کی دم کسی قدر بڑی تھی۔

۹۔ جمادی الاول م ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۳ء ۱۳۰۰ھ روز سہ شنبہ کو کومٹی قوم کے ۷۵ آدمی کشتیون مین سوار ہوکر دیوی کی پوجا کے لیے سکندر آباد کے تالاب مین جارہے تھے کہ یکے بعد دیگرے کشتیان غرق ہوئین اور ۶۲ مرد۔ عورت اور بچے۔ نذر اجل ہوئے۔ باقی تیر کر نکل آئے۔

۱۰۔ محرم ۱۳۰۲ھ کو مغرب کے وقت نواب سلطان نواز جنگ بہادر جمعدار عرب کے علاقہ کے ایک شندی نے قدیم پل کے قریب ایک لین والے کو جو تابوت کے ہمراہ تھا مجروح کیا۔ اس پر کوتوالی کے جوانون نے اُسے گرفتار کرنا چاہا مگر اُس نے اُن مین سے بھی ایک شخص کو مجروح کیا۔ اسکے بعد کوتوالی نے اُسے گرفتار کرکے بیگم بازار کے ناکہ پر چالان کردیا اس کی وجہ سے نواب سلطان نواز جنگ بہادر کے علاقہ کے عربون مین جوش پیدا ہوگیا اور انہون نے شہر کے ناکون پر حملہ کرنا شروع کردیا۔ بہت سے کوتوالی والے قتل اور بہت سے مجروح ہوئے۔ اس شب کو شہر کے ناکون پر عربون کا عمل دخل رہا۔ اس سبب سے سرکاری جمعیت کے ذریعہ سے ناکہ بندی کی گئی اور سلطان نواز جنگ کی فہمایش پر شہر مین امن قایم ہوگیا۔ ۱۳۔ ماہ مذکور کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے لیے زیر صدارت نواب وقار الامرا اقبال الدولہ ایک مجلس قایم ہوئی اور عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ اخیر نواب

سلطان نواز جنگ کو حیدرآباد چھوڑ دینے کا حکم ملا[٥١] - مگر ۲ - رجب سنہ ۱۳۰۴ھ کو اعلیحضرت بندگانعالی
نے مراحم خسروانہ سے اُن کے تمام قصور معاف کر دیے - اور بلدہ مین آنیکی اجازت دی
دوران فساد مین باقاعدہ فوج کی ایک کمپنی ۴ ماہ تک انتظاماً چارمینار مین مقیم رہی - مکہ مسجد
مین بھی باقاعدہ فوج رکھی گئی تھی - اس زمانہ مین نواب اکبر جنگ کوتوال بلدہ تھے -

۹ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ھ کو چنچل گوڑہ سنٹرل جیل کے قیدیون نے فساد کر کے فرار ہونے کا
قصد کیا مگر فوج باقاعدہ کے فیر کرنے سے چند قیدی مارے گئے - اور فساد فرو ہوا -

۲۲ - جمادی الاول م ۱۶ - فبروری سنہ ۱۸۸۷ء ۱۳۰۴ھ روز چہارشنبہ کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ متوفیہ کی پنجاہ سالہ
جوبلی کی خوشی مین جشن کیا گیا - تمام شہر مین روشنی ہوئی اور سہ پہر کو خلوت مین دربار منعقد
ہوا - اس خوشی مین ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام دفاتر کو ۲ یوم کی تعطیل دی گئی -

۲۱ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ھ کو نواب محسن الملک بہادر معتمد فینانس معہ مسٹر ڈنلاپ ولایت تشریف لے گئے
اور ۲۶ - صفر سنہ ۱۳۰۶ھ روز پنجشنبہ کی ڈاک مین واپس آکر داخل بلدہ ہوئے - نواب صاحب
سرکاری طور پر معدنیات کی کارروائی کے لیے روانہ کیے گئے تھے -

۱۶ - محرم - م ۲۳ - سپٹمبر سنہ ۱۸۸۸ء ۱۳۰۶ھ کو کوہ سیاہ کے جنگ مین شریک ہونے کے لیے حسب الحکم
اعلیحضرت بندگانعالی نواب افسر الملک بہادر شملہ روانہ ہوئے - اور ۲ - ربیع الاول کو
وہان سے بلدہ واپس آئے -

۲۷ - شوال م ۱۶ - جون سنہ ۱۸۹۰ء ۱۳۰۷ھ کو مغرب کے وقت سکندرآباد کے تالاب کی سڑک پر
اعلیحضرت کے بدرقہ کے حبشی سوارون مین سے محمد ابن مبارک نامی سوار جو گاڑی کے
روبرو تھا اس کے گھوڑے سے ایک ٹانگہ جسمین ۳ - افسران فوج انگریزی مسمی لفٹنٹ
کیلئی - مبروک - وہوس سوار ہوئے جا رہے تھے ٹانگہ کے گھوڑے بھڑک گئے - اسکی

٥١ - ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ غیر معمولی مورخہ ۲۳ - آذر سنہ ۱۲۹۴ف م ۱۲ - محرم سنہ ۱۳۰۲ھ -

تحقیقات کئے لیے ۴- ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۷ھ م ۲۲- جون سنہ ۱۸۹۰ء کو رزیڈنسی کورٹ مین باقاعدہ مقدمہ شروع ہوا - اور حبشی مذکور پر کچھہ جرمانہ کیا گیا - یہہ مقدمہ ٹانگہ کے مقدمہ کے نام سے یہان مشہور ہے -

۱۵- صفر سنہ ۱۳۰۸ھ کو اعلیحضرت حضور پر نور کے حکم سے نواب افسر الملک بہادر کے بھائی مرزا طفیل علیبیگ بندگانعالی کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے -

۱۱- ربیع الاول م ۲۶- اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء ۱۳۰۸ھ کو جے راؤ نائب محاسب سرکار عالی پر سرکاری جعلی اجازت نامہ بنانے کے جرم مین مولوی میر افضل حسین صاحب رکن مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس پر فرد جرم سنائی گئی - بعد ۱ سال کی سزا ہوئی - لیکن مرافعہ کرنے پر ۹ اسفندار سنہ ۱۳۰۰ف کو بری کیے گئے -

مسٹر بدر الدین طیب جی بیرسٹر اور مسٹر نارٹن بیرسٹر اس مقدمہ کے پیروکار تھے - اخبار سفیر دکن حیدر آباد نمبر ۱۶ - جلد ۴ مین اس کے تفصیلی حالات درج ہین -

یکم ربیع الثانی م ۱۴- نومبر سنہ ۱۸۸۹ء ۱۳۰۸ھ کو سرکار عالی کی جانب سے بمبئی ہائی کورٹ مین سردار عبدالحق دلیر الملک پر معدنیات کے متعلق مقدمہ دائر ہوا -

۲۶- ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو اعلیحضرت نے مرزا اسمعیل بیگ کو اپنی مصاحبت ایڈمی کانگی سے سرفراز فرمایا -

۸- جمادی الثانی م ۲۸- ڈسمبر سنہ ۱۸۹۲ء ۱۳۱۰ھ روز چہارشنبہ کو ۴ بجے نواب سر آسمانجاہ بہادر نے ملک بیٹھہ کی شرطگاہ مین نمائش کا افتتاح کیا - یہہ نمائش ۴ روز تک رہی سرکار عالی کے دفاتر کو غیر معمولی جریدہ کے ذریعہ سے ۴ یوم کی تعطیل دی گئی تھی - یہہ نمائش حیدر آباد مین دوسری مگر اپنی قسم مین پہلی تھی -

۱۵- شعبان سنہ ۱۳۱۰ھ روز یکشنبہ کو شب کے دس بجے ۷ منٹ تک بلدہ مین اولے پڑتے رہے ۱۸- ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو شام کے ۷- ساڑھے سات بجے پون گھنٹے تک

برابر بارش ہوتی رہی۔ساتھ ہی اولے بھی پڑے۔ اُنکا وزن پاؤ آثار کے قریب تک تھا۔اس سے سفالی مکانون کو بہت نقصان پہونچا۔

۲۔شوال م ۱۹۔ اپریل ۱۸۹۳ء / ۱۳۱۰ھ کو نواب فتح نواز جنگ مولوی مہدی حسن کے مقدمہ کا آخری فیصلہ رزیڈنسی کی عدالت سے سنایا گیا۔

۹۔ جمادی الاول م ۲۔ نومبر ۱۸۹۴ء / ۱۳۱۲ھ روز سہ شنبہ کو ملک پیٹھ مین گھوڑون کی نمائش ہوئی اور عمدہ گھوڑون کو تمغے دئے گئے۔

۱۰۔جمادی الاول م ۲۸۔ نومبر ۱۸۹۵ء / ۱۳۱۳ھ کو مولوی یوسف الدین صاحب حال صوبہ دار گلبرگہ رشوت دہی کے مقدمہ مین گرفتار ہوئے اور مقدمہ پریوی کونسل تک پہونچا۔کونسل نے انھین اس بنا پر رہا کردیا کہ ان کی گرفتاری قلمرو نظام کے اندر انگریزی پولیس کے ذریعہ بلا توسط سرکار عالی عمل مین آئی تھی۔

یکم جمادی الاول ۱۳۱۴ھ کو اعلیحضرت نے مہاراجہ کپورتھلہ کے اعزاز مین لنچ کی دعوت دی

۲۶۔رجب م یکم جنوری ۱۸۹۷ء / ۱۳۱۴ھ سے چار مینار سے رزیڈنسی اور سکندر آباد تک بے ٹیرکی ٹراموے جاری ہوئی مگر کمپنی کو نقصان ہوا۔ اس سے ڈیڑہ سال بعد موقوف کردی گئی۔

۱۹۔محرم م ۲۱۔ جون ۱۸۹۷ء / ۱۳۱۵ھ کو ملکہ وکٹوریہ متوفیہ کی شصت سالہ جشن جوبلی کی خوشی مین چنچل گوڑہ جیل مین دار المجانین تعمیر ہونا شروع ہوا۔اِسی تاریخ کو چونکہ سکندر آباد کی انگریزی فوج نے سلامی نہین اُتاری تھی اس لیے سرکار عالی کی فوج باقاعدہ کی جانب سے لنگر حوض

۱۔ مسٹر سترا اخبار نویس حال وکیل مقیم لندن نے نواب صاحب کے خلاف ایک رسالہ شایع کیا۔ اُس کا عنوان یہہ تھا۔"ایک شرمناک سوشیل معاملہ مین حیدرآباد کی لیڈیون کی خدمت مین اپیل"۔ اس سے نواب صاحب کو شرم دامن گیر ہوئی۔ اور انھون نے رزیڈنسی کورٹ مین مسٹر سترا کے خلاف مقدمہ دایر کیا۔ اور بعد کورٹ نے مقدمہ خارج کردیا۔

کے میدان مین سلامی اتاری گئی۔

۲۳۔ محرم ۔م ۲۵۔ جون ۱۸۹۷ء ۱۳۱۵ھ کو کرنل لفٹنٹ نواب افسر الملک بہادر گو گورنمنٹ ہند کے جانب سے ۔سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا ہوا۔

۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ روز پنجشنبہ کو اعلیحضرت بندگانعالی کی سالگرہ مبارک کی تقریب مین ساہوکارون کی جانب سے باغ عامہ مین جلسہ ہوا۔ اعلیحضرت بندگانعالی بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔

۴۔ رمضان م ۱۳۔ اسفندار ۱۳۰۸ف ۱۳۱۹ھ کو مسجد جعفری کے نسبت بارگاہ خسروی سے فرمان صادر ہوا کہ مسجد مین شہر کی دوسری مسجدون کیطرح اذان ہوا کرے۔ مسلمانون کے شیعہ سنی گروہون مین اس مسجد کے بارہ مین کسیقدر مناقشہ ہو گیا تھا۔

۲۰۔ ربیع الاول م ۱۸۔ جولائی ۱۹۰۰ء ۱۳۱۸ھ کو سرکار برطانیہ کی جانب سے مسٹر ڈنلاپ معتمد مالگزاری سرکار عالی کو قحط کے انتظام مین درجۂ دوم کا تمغہ قیصر ہند عطا ہوا۔

۲۶۔ ربیع الثانی م ۲۳۔ اگست ۱۹۰۰ء ۱۳۱۸ھ کو لفٹنٹ کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج باقاعدہ سرکار عالی جنگ چین مین شریک ہونے کے لیے روانہ ہوئے اور ۶۔ رمضان السنہ کو بلدہ واپس تشریف لائے۔

۳۔ شوال م ۲۵۔ جنوری ۱۹۰۱ء ۱۳۱۸ھ کو ملکہ وکٹوریہ متوفیہ کی وفات کا غم کیا گیا۔ دفاتر مین ۷۔ روز کی تعطیل رہی۔ ۱۱۔ شوال کو ایک روز تمام بازار بند۔ اور رسومات شادی موقوف رہے۔ نشان سرنگون کیا گیا۔ سلامی کی ۱۰۱ توپین سر ہوئین۔

۱۴۔ شوال م ۳۔ فروری ۱۳۱۰ف ۱۳۱۸ھ کو بذریعہ جریدۂ غیر معمولی اشتہار رزیڈنسی لشکر واقع ۲۹۔ جنوری ۱۹۰۱ء ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کا اعلان شایع کیا گیا۔

۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ سے حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۵۔ ربیع الثانی راجہ راؤ رنبھا بہادر کو نوبت روشن چوکی کے استعمال کی اجازت صادر ہوئی۔

۱۰- صفر م ۱۹- مئی سنہ ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ کو ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی رسم تاج پوشی مین
شریک ہونے کی غرض سے لفٹننٹ کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج باقاعدہ
لندن روانہ ہوئے اور ۲۳ - جمادی الثانی روز دوشنبہ کو وہان سے واپس ہوئے -
۸- رجب سنہ ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء کو سیٹھ رام گوپال تعہد دار کی سرپرستی مین سکندرآباد کے قریب ایک
گوشالہ قایم ہوا - اس کا تعلق ناگپور (ممالک متوسط) سے ہے - آخر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ
تک اُس کی آمدنی ۳۰۰ روپیہ ماہانہ ہو چکی تھی اور اُس وقت ۲۰۰ گائین موجود تھین -
۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ روز پنجشنبہ کو مہاراجہ صاحب بیکانیر میل مین حیدرآباد تشریف لائے
اور باغ عدن (ایڈن گارڈن) مین اتارے گئے - ۲۵- ماہ مذکور کو اعلیحضرت حضور پرنور
سے ملاقات فرمائی -
۱۴- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ کو مغرب کے ۵ بجے زور و شور سے سرخ آندھی آئی - اطراف
حیدرآباد مین یہہ پہلی آندھی تھی - اس لیے لوگون کو سخت بیچینی ہوئی - چند منٹ کے بعد
سرخی دفع ہوئی -
سنہ ۱۳۲۳ھ مین سال نو سنہ ۱۹۰۶ء کی خوشی مین دولت برطانیہ سے نواب ہاشم نواز جنگ بہادر
کپتان دوم امپریل لانسر کو سردار بہادر کا خطاب عطا ہوا -
۴- صفر سنہ ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ کو شام کے ۵ بجے ایک ٹڈی دل آیا اور عرصہ تک رہا زراعت
اور باغات کو اُس سے سخت نقصان پہونچا -
۹- ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ روز پنجشنبہ کی چھوٹی لائن سے (گوداوری دیالی ریلوے)
مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار حیدرآباد مین تشریف لائے - اور رزیڈنٹ صاحب کے
یہان مہمان رہے - آخر ماہ مین یہان سے بمبئی گئے -
۱۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۲ھ م ۱۸- فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو مہاراجہ بنارس ڈاک مین بلدہ تشریف
لائے - سرکار عالی کی جانب سے نواب افتخار الملک شہاب جنگ بہادر معین المہام کوتوالی

وغیرہ اور کرنل نواب افسر الملک بہادر نے استقبال کیا۔ اور بشیر باغ میں بغرض قیام ٹھہرائے گئے۔ اعلیحضرت سے رسم ملاقات اور ملاقات بازدید ادا ہوئی۔ ۲۱۔ ماہ مذکور کو رات کے وقت مہاراجہ صاحب واپس تشریف لے گئے۔

یکم ذی الحجہ م ۲۷ جنوری ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۶ء روز شنبہ کے ۵ بجے مہاراجہ مدار المہام مبین السلطنت نے باغ عامہ کی نمایش کا افتتاح کیا۔ اسکے مہتمم نواب لیاقت جنگ بہادر تھے۔ اسمیں ٹکٹ کی قیمت فی یوم ۸ر اور قیام نمائش کے زمانہ کے لیے ۵ للعہ مقرر تھے۔ تماشوں کے ٹکٹ ان کے علاوہ تھے۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ کو نمائش برخاست ہوئی۔

ماہ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ ۳۰۔ دن کا ہونے سے اُس روز چاند ہوا۔ بعدہ ماہ محرم ۱۳۲۵ھ کو حسب الحکم سرکار ماہ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ کا چاند ۲۹ سا کیں اس لیے چار تاریخ کے بجائے پانچ کردی گئی۔ اس لحاظ سے محرم کا عشرہ بجائے دس روز کے نو روز میں پورا کردیا گیا۔

اوائل ماہ رجب ۱۳۲۵ھ کو مشرق اور جنوب کے درمیان ایک چھوٹا مدار ستارہ دکھلائی دیا اور چند روز تک رہا۔

۷۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ کو افضل گنج کے فیلخانہ میں جو ندی کے کنارے واقع تھا ایک ہاتھی نے ایک نوجوان لڑکی کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

۲۳۔ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ م ۲۸۔ جنوری ۱۹۰۸ء کو بغرض تحقیقات مقدمہ تغلب و تصرف دار الضرب ایک کمیشن کا انعقاد ہوا۔ جسکے مسٹر اسٹولس معتمد صفائی اور مسٹر مینچن فنسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ اور مسٹر حیدری صدر محاسب بکشنر مقرر ہوئے۔ اور مسٹر ونکٹ راؤ داتار پیروکار سرکار۔ اور مسٹر کشتماچاری وکیل سرکار تھے مسٹر انگلش کی طرف سے مسٹر انورائی بیرسٹر اور ایک صاحب مقرر ہوئے۔ اور ماہ محرم م۔ آخر ماہ فروری ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء کو یہہ کارروائی ختم ہوئی۔ چونکہ صیغہ راز میں یہہ کارروائی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے اسکا نتیجہ بجز اسکے کہ مسٹر انگلش نے استعفا دیا۔ اور کچھہ لوگ ممنوع الملازمت اور برطرف کیے گئے۔ اور کچھہ ظاہر نہ ہوا۔

احکام متفرق و دیگر معلومات

محصول رستہ پٹی کی موقوفی۔ ۲۱۔ شوال ۱۲۸۶ھ کو بموجب حکم صدر المہام مالگزاری رستہ پٹی وصول کرنا موقوف ہوا۔

موقوفی شکار ہرن۔ ۲۱۔ شوال ۱۲۹۵ھ سے سرور نگر کے شکار گاہ مین ہرنون کے مارنیکی مانعت کیگئی۔

سیول لسٹ۔ ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۳۰۵ف سے سیول لسٹ ہر ششماہی کو طبع ہونا شروع ہوئی۔

مسلح جانیکی ممانعت۔ ۲۳۔ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو سکندرآباد کے راستہ سے مسلح جانیکی ممانعت کیگئی۔

۲۰۔ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب خان خانان بہادر معین المہام متفرقات مقرر ہوئے۔

لوکل فنڈ ۲۹۔ شعبان ۱۳۰۴ھ کو کونسل آف اسٹیٹ سے منظوری صادر ہوئی کہ جملہ بندوبست شدہ اضلاع مین رقم جمعبندی پر فی روپیہ ایک آنہ کے حساب سے لوکل فنڈ رعایا سے وصول کیا جائے۔

دفتر مین مسلح نہ آنا غرہ رجب ۱۳۰۴ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت ...... اشتہار دیا گیا کہ دفتر مین کوئی مسلح نہ آنے پائے۔

کاشت شالی کی موقوفی تحت حسین ساگر۔ ۲۳۔ رمضان ۱۳۰۷ھ کو مابین تالاب حسین ساگر اور رسٹرک مشیرآباد کاشت زراعت شالیزار کی موقوفی ہوئی۔

روہیلہ کا ممنوع الملازمت ہونا ۲۔ رجب ۱۳۱۰ھ کو تمامی عہدہ داران۔ امرا و اعزا۔ ملک سرکار عالی کو اطلاع دی گئی کہ کوئی جدید روہیلہ کسی علاقہ مین ملازم نہ رکھا جائے اور جس قدر روہیلہ بلا اجازت جس جس علاقہ مین ہون وہ مجلس روہیلہ مین بھیجدئے جائین۔

سروس بک ۱۸۔ شعبان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۳۰۳ف کو شاخ فینانس سے حکم ہوا کہ ہر ایک ملازم کے پاس سروس بک رہا کرے۔

کنٹرو بیوشن ۱۳۱۴ھ مین بموجب گشتی مجریہ فینانس (نشان ۲۶۔ آبان ۱۳۰۵ف) علاقہ سرکار عالی مین کنٹرو بیوشن کا طریقہ جاری ہوا۔

قانونچہ مبارک حصۂ اول - مصدرۂ غرۂ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ (جریدۂ غیر معمولی ۱۸- اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف جلد دوم صفحہ ۷۴) (حصۂ دوم - تجویز جدید) ۱۳- رجب سنہ ۱۳۱۰ھ (جریدۂ غیر معمولی ۲۹- اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف جلد دوم صفحہ ۸۳) نافذ ہوا۔

اعزازی لوازمات ۷ ماہ شعبان سنہ ۱۳۱۶ھ کو حسب فرمان اعلیٰحضرت ...... حکم جاری ہوا کہ جو اشخاص لوازمات از قبیل نوبت و عماری - پالکی - چھتر - بھالہ وغیرہ سے سرفراز ہیں - عام اس سے کہ وہ ملازمین صیغۂ فوج ہوں یا امرار جاگیرداروں سے آئندہ اُن کے کسی وارث کو لوازمات کے استعمال کا حق بلا منظوری اعلیٰحضرت حاصل نہ ہوگا۔

ٹکٹ رسید تنخواہ سنہ ۱۳۱۶ھ (۱۳۰۸ف) سے وظیفہ خوار - یا منصب دار یا ملازمین جن کی تنخواہ ماہانہ بیس روپیہ سے زائد ہو رسیدات پر ارکا ٹکٹ چسپاں کرنے کا حکم جاری ہوا۔

تقرر یورپین بلا اجازت گورنمنٹ ہند ۱۹- جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ (حسب گشتی نشان ۱۵ - ۱۵ مہر سنہ ۱۳۱۴ف) کو حکم صادر ہوا کہ یورپین کا تقرر بلا منظوری گورنمنٹ آف انڈیا نہ کیا جائے۔

حاضری دربار خلعتی ۱۶- شہریور سنہ ۱۳۱۴ف (۱۳۲۲ھ) کو حکم صادر ہوا کہ چار دربار یعنی سالگرہ مبارک - عید الفطر عید الضحیٰ - نوروز میں - تمامی جاگیردار - منصبدار - وعہدہ دار حاضر رہا کریں۔

نظم و نسق نظم و نسق ملک سرکار عالی سنہ ۱۲۹۴ف سے سہ ماہی طبع ہونا شروع ہوا - اور یہ سہ ماہی اول تھی (جریدہ - صفحہ ۱۵ غرۂ شہریور سنہ ۱۲۹۴ف) میں سہ ماہی دوم سنہ ۹۴ف جریدہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۹ غرۂ مہر سنہ ۹۴ف میں شائع ہوا - سنہ ۱۲۹۵ف میں سہ ماہی اول و دوم - طبع ہوا - اور جریدہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ مورخہ ۱۶- آبان سنہ ۹۵ف بعہد نواب بشیر الدولہ بہادر من ابتدائے ۲۶- شہریور سنہ ۱۲۹۶ف لغایتہ آخر فروردی سنہ ۱۲۹۷ف مرتب ہوا - سنہ ۱۲۹۸ف میں مرتب ہوا - ۲ جلدیں سنہ ۱۳۰۳ف میں بعہد نواب سر وقار الامرا بہادر مرتب ہوا - اسیطرح سنہ ۱۳۰۴ف لغایت سنہ ۱۳۰۷ف ۳ جلدیں مرتب ہوا - آذر سنہ ۱۳۰۸ف لغایت سنہ ۱۳۱۵ف میں بعہد مہاراجہ مدار المہام بہادر مرتب ہوا۔

پرامیسری نوٹ

۱۵ - ربیع الاول ۱۳۱۵ھ (۱۳۰۶ف) کو حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی ۲۷ لاکھ روپیہ کے پرامیسری نوٹ جاری کیے گئے اور فیصد ۶ روپیہ سالانہ سود اور ہر ششماہی کو رقم سود کی ادائی قرار پائی - ان پرامیسری نوٹون کی رقم ۳ - آبان ۱۳۲۶ف سے پہلے قابل ادائی نہوگی (جریدہ غیر معمولی ۱۶ - ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ جلد ۲۸ نمبر ۵) جب ان نوٹون کی پشت پر جو ششماہا ادائی رقم کی وقت خزانہ عامرہ سے جگہہ نرہی تو غرہ خورداد ۱۳۱۷ف مین اسکی تجدید کی گئی - اقسام رنگ - تعداد - رقم معہ عبارت پرامیسری نوٹ ذیل مین درج کی جاتی ہے -

نمبر	قیمت	رنگ	تعداد قطعات	رقم	نمبر	قیمت	رنگ	تعداد قطعات	رقم
۱	مار	سیاہ	۲۸۵۰	دو للعہ	۵	عہ	گہرا گلابی	۴۰	للعہ للعہ
۲	حمار	سبز	۱۲۱۳	سہ حمار للعہ	۶	حہ	نارنجی	۳	حہ للعہ
۳	الہ	لاکھی	۵۳۹	دو للعہ	۰	۰	۰	میزان	ہو عہ للعہ حمار
۴	صمہ	نیلگون	۱۴۴	معہ للعہ	۰	۰	۰	۰	۰

عبارت پرامیسری نوٹ

سرکار نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ ملکہ

منوگرام اعلیٰحضرت

بلدۂ حیدر آباد فرخندہ بنیاد

پرامیسری نوٹ شرح سود [illegible] فیصدی سالانہ

نشان سرکار عالی بذریعہ پرامیسری نوٹ ہذا تسلیم کرتی ہے کہ مبلغ + سکہ حالی + + سے سرکار عالی کے لیے بطور قرض وصول ہوئی - اور منجانب سرکار عالی بذریعہ ہذا اقرار کیا جاتا ہے - کہ اسکی ادائی مین مبلغ مذکور تعدادی + سکہ حالی بمقام خزانہ عامرہ شخص مذکور کو یا اسکی

مبلغ اوصیار کو یا ہتمان کو یا اُس کے یا اُن کی دستخط پر یا اُس شخص کو جس کے نام یہہ پرامیسری نوٹ

بہ تحریر ظہری اُس کے یا اُن کی جانب سے منتقل کیا جائے۔ بعد سنہ ۱۳۲۶ ف کو کسی تاریخ پر جسکی اطلاع تین ماہ قبل دی جائے گی۔ ادا کیے جائینگے۔ اور تا تاریخ مذکور من ابتدائے یکم خورداد ماہ الٰہی سنہ مبلغ + سکہ حالی پر سود بحساب ۶ روپیہ فیصدی سالانہ شش ماہی پر یعنی بتواریخ اردی بہشت و ۳۰ آبان واجب الادا ہوگا۔ اور خزانہ عامرہ یا کسی صدر خزانہ ضلع سے ادا کیا جائیگا۔ مذکور اطلاع سہ ماہی کے گذرنے کے بعد نوٹ کا سود بند ہو جائیگا۔

نشان + دستخط مدار المہام سرکار عالی مبلغ +

دستخط صدر محاسب … مبلغ … محاسب سرکار عالی
تاریخ … ۱۵ … سنہ

اس نوٹ کی پشت پر چند ضروری ہدایتیں درج ہین۔ اور شش ماہی کا خانہ اور تاریخ ادائی۔ دستخط افسر ادا کنندہ وغیرہ بھی درج ہی۔ اور سود دیتے وقت اُس کی پشت پر افسر ادا کنندہ لکھدیتا ہی۔

قحط

فصل ۶ حصۂ دکن مین اس وقت تک جس قدر قحط پڑے ہین۔ اور اُن کا حال جہان تک معلوم ہوسکا ہے وہ سلسلہ وار لکھے جاتے ہین۔ یہہ قحط کچھہ تو جنگ اور کثرت بارش کی وجہ سے واقع ہوئی ہین۔ اور باقی قحط خشک سالی کی وجہ سے ہوا کیے ہین۔ جن کی تعداد بہ نسبت دوسرے قحطون کے زائد ہی۔ سنہ ۷۹۹ھ مین کمی بارش کی وجہ سے نہایت عظیم الشان قحط واقع ہوا۔ اور اسمین ہزارون جانین تلف ہوئین۔ اور لاکھون خانما برباد ہوئے۔ یہہ قحط اس نواح مین درگا دیوی کے نام سے مشہور رہوا تھا۔ سنہ ۱۰۳۹ھ و ۴۰ مین امساک باران کیوجہ سے قحط پڑا اور اُس کے بعد چار ماہ تک اس قدر بارش ہوئی کہ رود موسی کو طغیانی ہوئی اور قدیم پل پر سے پانی بہا۔ اور شہر مین آگیا جسکی وجہ سے نقصان بھی زائد ہوا۔ یہہ عہد سلطان عبداللہ قطب شاہ کا تھا۔ قحط سے پہلے ایک ہون مین ۱۲ من چانول آتے تھے۔ اب

صرف ۳ من کے قریب نرخ رہگیا تھا - اور قحط کی دردناک سختیاں شروع ہوگئی تھین - عبداللہ قطب شاہ کے حکم سے مسلمانون نے استسقاء کی نماز ادا کی اور اہل ہنود نے بھی اپنے مذہب کی رو سے پوجا پاٹ کیا - اور سیکڑون اشرفیان اور خردہ جو ہاتھیون اور اونٹون پر لدا ہوا تھا وہ عام محتاجین اور مساکین اور حاجتمندون مین تقسیم ہوا - اس اعتقاد اور عبادت کا اثر اس قدر ہوا کہ پانی برسا اور خشک زمین مین تر و تازگی آگئی - مگر یہہ اچھی طرح کافی نہ ہوا - اور قحط کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا - بڑے بڑے تالاب مثل حسین ساگر - ابراہیم پٹن اور پانکل کے خشک ہوگئے - اور وہ عمیق باولیان جو کبھی خشک نہ ہوتی تھین - وہ سب خشک ہوگئین - باغات اور سر سبز درخت بالکل خشک ہوگئے - جنگلونمین حیوانات کمی خوراک اور پانی کی وجہ سے تلف ہوگئے - شہرون مین مُردون کی لاشون کے خشک ڈہانچے کے ڈہانچے ڈہیر ہوگئے - ہر کوچہ و گلی مین لاشون پر لاشین نظر آتی تھین - اور کوئی گور و کفن کرنے والا نہ تھا - بادشاہ کے حکم سے جس قدر غلہ کا ذخیرہ بیرونجات مین تھا وہ شہر مین فروخت کی غرض سے منگوایا گیا اس سے کسی قدر امن ہوا - مگر بیرونجات کی یہہ حالت ہوگئی کہ مٹھی بھر چانولون کے لئے مٹھی بھر روپیہ بھی دیا جائے تو میسر نہین ہوتے تھے - بلدہ اور مقامات مین شاہی لنگر خانے کھولے گئے - اور عام طور پر کھانا تقسیم ہونے لگا - اور بازارون اور محلون مین سرکاری طور پر مصیبت زدون کو کھانا تقسیم کیا جاتا تھا - جن لوگون مین کچھہ حس و حرکت باقی تھی اُن کو دیا جاتا تھا - اور جو بالکل ضعیف اور ناتوان تھے اُن کو آش پلایا جاتا تھا - پانی کی غرض سے جدید باولیان کھودی گئین - اور قدیم باؤلیان سو سو گز سے زائد عمیق کی گئین - جب کہین تھوڑا بہت پانی دستیاب ہونے لگا - یہہ قحط ہندوستان کے اور مقامات مثل احمد آباد - گجرات - بڑودہ - برہان پور - وغیرہ مین بھی تھا - بادشاہ کی طرف سے اس قحط کے دفیعہ کے لئے جو اہتمام اور انتظام تھا اُس سے زائد ہونا مشکل تھا - چنانچہ خزانہ شاہی مین جس قدر روپیہ تھا وہ سب صرف ہوگیا جس کی وجہ سے اکثر مداخل اور

مخارج اور قواعد اور ضوابط مین خلل آگیا - مگر نیک نیت بادشاہ نے کچھہ اسکی پروانہ کی
اور جسطرح ہوسکا مخلوق کی جان بچائی - اس قحط کا خاتمہ سنہ ۱۰۴۲ھ کی پیداوار سے ہوا -
سنہ ۱۰۸۰ھ و ۱۰۹۷ھ دونون سن بھی قحط سالی کے ہین - اسکا سبب ملکی لڑائیان تھین جو
شاہجہان اور اورنگ زیب کے عہد مین واقع ہوئین - سنہ ۱۱۲۵ھ و ۱۲۰۲ھ ان سنون مین بوجہ
کثرت باران قحط واقع ہوا - اور بالخصوص سنہ ۱۲۰۷ھ مین جو قحط پڑا اسکا اثر شوراپور، رائچور
محبوب نگر وغیرہ پر زیادہ ہوا - ممالک محروسہ مین آدمیون کی کھوپریان ہی کھوپریان
نظر آتی تھین - اس وجہ سے اس قحط کو دوئی بڑا - یا کھوپری والے قحط کے نام سے موسوم
ہے - سنہ ۱۲۱۹ و ۲۹ و ۳۵ یہہ تینون سال بھی قحط کے گذرے جو وجہ خشک سالی واقع ہوا کیے
اسیطرح سنہ ۱۲۴۹ھ بھی گذرا - اس قحط مین ایک دن دوپہر کے وقت مس بازار کسارٹھ کی
دوکانون کو بہو کے روہیلون نے لوٹ لیا - سنہ ۱۲۶۳ و ۱۷ ان دونون سنون مین بھی قحط نمودار
ہوا - اور عرصہ تک بارش نہین ہوئی - سنہ ۱۲۷۹ھ مین پھر امساک باران کی وجہ سے قحط پڑا
اور غلہ گران ہوگیا - سرکار عالی نے اس کے دفعیہ کے لیے خاص طور پر اہتمام کیا تھا - اور
نواب سالار جنگ اول نے اضلاع کلکتہ سے [illegible] روپیہ کا غلہ منگوایا - اور کم نرخ پر
فروخت کرنے کا حکم دیا - مگر یہہ غلہ اسقدر دیر مین پہونچا کہ قحط کی سختی دفع ہو چکی تھی اسکے سوا غلہ
بھی اچھا نہ تھا اس غلہ کی تفصیل یہہ ہے - چانول ۹۸۷۰ پلہ - گندم ۲۳۲۶ پلہ - جوار ۱۸۶۵ پلہ
مونگ ۷۰ ، نمک اور دیگر اشیاء ۱۳۷۶۴ پلہ - سنہ ۱۲۸۳ھ کا سال بھی قحط ہی مین گذرا -
سنہ ۱۲۹۳ و ۹۴ مین پھر قحط شروع ہوا - اور جب گرانی حد سے گذر گئی - تو سرکار عالی نے ممالک
محروسہ کے دفعیہ کے لیے [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے قحط کے کامون پر صرف کیے
اور نواب رشید الدینخان وقار الامراء نے زیر اہتمام وٹھل راؤ صاحب (تعلقدار علاقہ
نواب صاحب موصوف) ہزارہا غربا کو عرصہ تک جوار وغیرہ باغ تشگنج مین تقسیم کرائی - سنہ ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ مین پھر کمی
بارش کی وجہ سے قحط کے آثار شروع ہوئے - اور چھتہ بازار ۲۷ جمادی الثانی کو شہد ...

لوٹ لیا۔ مسٹر ڈملاپ کمشنر قحط مقرر ہوئے۔ ۱۳۔ جمادی الثانی کو علاقہ فینانس سے بذریعہ مراسلہ نشان حکم صادر ہوا کہ ملازمان کم مواجب کی تنخواہ مین ایک روپیہ کا اضافہ کیا جاے۔ سنہ ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ مین بوجہ امساک باران قحط نمودار ہوا۔ ان دونون سنون مین سرکار عالی کا ۷۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

رود موسی کی طغیانیان

حیدرآباد کے آباد ہونے کے بعد رود موسی مین متعدد طغیانیان آچکی ہین جن کا تفصیلی ذکر ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ رود موسی اس کو فرانسی سیاح نے "ترواندمی" کے نام سے ذکر کیا ہے۔ مورخ گلزار آصفیہ نے عیسی ندی کے نام سے نامزد کیا ہے۔ اور بعض اسکو ساکل بھی کہتے ہین۔ ہندون مین لکھے پڑھے مذہبی علم سے مذاق رکھنے والے اسکو "موچکند ندی" کے نام سے یاد کرتے ہین۔ قلعہ گولکنڈہ کے قریب جہان دوسری ندی اسمین شامل ہوتی ہی وہ مقام سنگم کے نام سے مشہور ہے۔ اُس ندی کا نام گھوسا ہے۔ رود موسی کا مخرج سوارڈی چھیے کے قریب انت گیری (وقار آباد) کے پہاڑون مین واقع ہے اور حیدرآباد کے شمالی جانب سے ۱۱۲ میل تک مشرقی سمت مین بہتی ہوئی دریائے کرشنا مین داخل ہوتی ہے۔ جسکا جملہ طول ۱۵۰ میل ہے۔ اس مین مختلف مقامات سے متعدد نہرین کاٹ کر تالاب مین پانی پہونچایا گیا ہے۔ چنانچہ بلدہ کے قریب مغربی جانب اسکے دو نالے نکالے گئے ہین جن مین سے ایک مغربی جانب تالاب میر عالم مین داخل ہوتا ہے اور دوسرا جانب شمال حسین ساگر مین داخل ہوتا ہی۔ پُرانے پل کے دروازہ سے چادر گھاٹ کے دروازہ تک فصیل کے کنارے کنارے یہہ ندی بہتی گئی ہے۔ اس ندی مین ایک عجیب اور خاص بات یہہ ہے کہ انسان کی لاش جلاتے وقت جب اُسکا سر پھوٹتا ہے تو اُس مین سے آواز (جسطرح اور مقامات پر جلانے سے آواز آتی ہے) بالکل نہین آتی۔

سنہ ۱۰۴۱ھ مین موسم باران مین چار ماہ تک بارش ہوئی اور ۷، صفر سنہ ۱۰۴۱ھ روز چہار شنبہ کو

بعہد سلطان عبد اللہ قطب شاہ طغیانی ہوئی پُرانے پُل کے اوپر سے پانی بہا اور سیلاب شہر کے اندر آگیا اور تین بجے تک رہا۔

۱۰۷۹ھ مین بعہد سلطان عبد اللہ قطب شاہ طغیانی ہوئی اور دو ہزار کے قریب مکانات بہہ گئے اور بہت سے آدمی سیلاب مین ڈوب مرے۔

۱۴۔ شعبان ۱۰۹۸ھ کو بعہد سلطان ابو الحسن تاناشاہ موسم گرما مین دفعتاً بارش بے ہنگام سے طغیانی ہوئی اُس وقت بادشاہ عالمگیر اورنگ زیب قلعہ گولکنڈہ کو محاصرہ کر چکا تھا اس طغیانی سے اُسکی فوج اور سامان جنگ کو بہت نقصان پہونچا جس کا ذکر نعمت خان عالیؔ اپنے اشعار مین تفصیل کے ساتھ کر چکا ہے۔

۷۔ ربیع الثانی ۱۱۵۰ھ روز جمعہ کو بعہد نواب آصف جاہ مغفرت مآب طغیانی ہوئی جس سے شہر کی فصیل کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی اور جنوبی حصہ مین پانی آگیا۔

۱۱۸۰ھ مین بعہد نواب میر نظام علیخان آصف جاہ ثانی غفران مآب طغیانی ہوئی جس سے شہر کی فصیل کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی اور پانی شہر مین آگیا۔

۷۔ ربیع الثانی ۱۱۸۵ھ روز جمعہ کو بعہد نواب میر نظام علیخان آصف جاہ ثانی غفران مآب طغیانی ہوئی شہر پناہ کی دیوار مغربی جانب منہدم ہوگئی اور اس کے اندر سے پانی شہر مین آگیا تمام فصیل مغربی اور جنوبی اس سیلاب سے گر گئی اور ہزارہا مکانات جو بہت مستحکم اور مضبوط تھے وہ بھی منہدم ہوگئے اور مثل خس و خاشاک سیلاب کے ساتھ بہتے گئے۔ اس طوفان کے بعد مصیبت زدون کو علاقہ صرف خاص سے بہت کچھ نقد و جنس سے امداد دیگئی

۱۲۲۴ھ مین بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل طغیانی ہوئی کئی جگہہ سے فصیل ٹوٹ گئی اور کسیقدر نقصان پہونچا۔

۱۲۳۷ھ مین بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کثرت بارش کی وجہ سے رود موسیٰ مین طغیانی ہوئی اور بہت سے مکانات غرقِ آب ہوئے۔

۱۹- ربیع الثانی ۱۲۴۵ھ روز دوشنبہ کو بعہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل طغیانی ہوئی پرانے پل کے قریب فصیل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا اور شہر مین پانی آگیا دوکانون اور گھرون مین گھس گیا - بازار عنبر - چیلہ پورہ - بازار گھانسی - بازار کوکہ - حوض جار محل وغیرہ بالکل غرق آب ہوگئے اور اُن کا نام ونشان بھی باقی نرہا - اس طغیانی کے باعث پل قدیم کے دروازہ کا ایک تختہ جو آہن پوش تھا اور سیکڑون منون کا وزن رکھتا تھا باغ امین الملک مین (جو اب امین باغ کے نام سے مشہور ہے اور پرانے پل کے دروازہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے) جا گرا اور پل کے دونون جانب بہت بڑے غار پڑگئے اور ہزار ہا آدمی ہلاک ہوئے - اُس زمانہ کے امیر نواب ضرغام الدولہ نے اپنے مثنوی مین اس طغیانی کا تفصیل کے ساتھ فارسی زبان مین ذکر کیا ہی ناظرین کے دلچسپی کے لیے اُس کو ذیل مین درج کیا جاتا ہے جس سے اچھی طرح حال ظاہر ہوگا -

مثنوی مصنفہ نواب ضرغام الدولہ بہادر

بعہد ناصر الدولہ بہادر — شدہ دریائے موسیٰ دفعتہً پر
نیر الملک دیوان آن زمان بود — زچند وبعل دوران کامران بود
شب دوشنبہ وتاریخ بستم — بماہ آخر ربیع گشتہ تلاطم
بہ نصف اللیل طغیان کرد موسیٰ — خرابی ہا نمایان کرد موسیٰ
غریق بحر آفت کاروان شد — مکانِ شوخ ہر جا بے نشان شد
صراط المستقیم مستقیم است — ولیکن باب او گشتہ دو نیم است
رسانید آب اورا تا امین باغ — زچوب بر دلِ لالہ شدہ داغ
ہمہ ضایع شدہ باغ امین است — درختان گشتہ ہموارِ زمین است
بہ ابر ابر کردہ خانہ تا بخانہ — رسیدہ آب در حاشو رخانہ

درِ دہلیت گشتہ ریزہ ریزہ   روان شد آب بر وے دو سہ نیزہ
در و دیوار باغِ میر عالم   شدہ ضایع ازان سیلِ دمادم
سرانجامِ اثاث البیت مردم   ہمہ تاراج تا بازار بیگم
ز آہنگران پل وبودہ است بستہ   ازان ہم خانہ گشتہ شکستہ
حصارِ شہر گشتہ ناپدید است   چنین طوفان کسے گاہے ندیدہ است
فتادہ توپہا از سطح تخت است   کہ چوبِ تخت ہا ہم لخت لخت است
معاذ اللہ عجب آفت رسیدہ   کہ چشم پیر و برنا ہم ندیدہ
چہ گویم در تلاطم رفعتِ آب   حصار و کنگرہ گردید نایاب
درِ پل را چو سیلِ آب بشکست   فتادہ غار و ناپیدا است سنگ بست
ز حسنِ باطن شخصے حسن نام   مزارش بر لبِ آب و بہ آرام
بحمد اللہ کہ خاصانِ خدا را   خدا حافظ بود جملہ بلا را
شالِ شیشہ ریزہ چوڑی بازار   ز بے سر سایہ گی مردم در آزار
ہمہ بازارِ گھانسی بے نشان شد   خس و خاشاکِ آنجا ہم نہان شد
چہ حسنِ گفتہ نواب رونقِ ما   کلامِ زیب شود رونقِ ما
جگر ہائے ترحم حال خلق است   بہر صورت تلف اموالِ خلق است
شدہ فضلِ الٰہی شاملِ حال   بلائے جانِ مردم رفت بر مال
بہ الفاظ تاریخش بر آمد   ز طغیانی موجِ موسی آمد
خدا این شہر را مامون بدارد   ز آفاتِ چنین مصئون بدارد
دعائے بے نظیر این است دایم   رئیس شہر باشد حی و قایم

مادۂ تاریخ ۱۲۴۵ھ

طغیانی موج موسی
۱۲۴۵

۲۸ ذیقعدہ ۱۲۶۵ھ کو بعہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل رود موسی کو طغیانی ہوئی تھی اسکے دونون جانب کنارون پر جو مکانات تعمیر شدہ تھے وہ بہہ گئے اور فصیل بھی کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی۔ ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ مین پونے ۷ انچہ بارش ہوئی دس روز تک دنا دن مکانات گرتے رہے۔ مگر جانون کا کم نقصان ہوا۔ ندی کا پانی ۲۰ سے ۳۰ فٹ تک بلند ہوگیا چوڑی بازار۔ بیگم بازار۔ دھول پیٹھ۔ بازار گھانسی وغیرہ مین پانی آگیا۔ ہزارہا مکانات منہدم ہوگئے۔ پل قدیم کے دروازہ کے اندر کا غار اسی طوفان کی یادگار ہے۔

۲۲۔ رمضان ۱۲۶۷ھ کو بھی رود موسی کو طغیانی ہوئی۔ پل قدیم کے ۲۱ درون سے پانی بہا اور چند آدمی جو غفلت اور دھوکہ مین رہ گئے تھے نذر سیلاب ہوگئے۔

۲۹۔ محرم ۱۲۷۵ھ کو شدید بارش کی وجہ سے رود موسی مین طغیانی ہوئی۔ حضور نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان نے اس کیفیت کو میر عالم کی بارہ دری سے ملاحظہ فرمایا تھا۔

۱۲۔ رجب ۱۳۲۱ھ روز دوشنبہ کو بعہد نواب میر محبوب علی خان بہادر خسرو دکن مدظلہ العالی شب کے دو بجے کثرت بارش کے باعث رود موسی مین طغیانی ہوئی۔ بیگم بازار کو لسہ واڑی کے بہت سے مکانات منہدم ہوگئے۔ بدررو کے رُک جانے سے اس کا پانی پھیل گیا جس سے محلہ محبوب شاہی واقع چار محل کو سخت نقصان پہونچا۔ بیگم بازار کی جانب مسان کی سڑک پر پانی آچکا تھا۔ ۱۳۔ رجب سنہ الیہ کو صبح کے وقت ندی کا زور کم ہوگیا۔ لیکن پھر دوبارہ اسی تاریخ کو جو طغیانی ہوئی وہ گزشتہ روز سے بدرجہا بڑہی ہوئی تھی۔ جس کے باعث اندرون و بیرون بلدہ مین سخت تشویش رہی۔ طغیانی کے باعث ندی کے کنارے پر رہنے والے غربا کے جس قدر مکانات تھے وہ تمام منہدم ہوگئے۔ ان کی تعمیر و ترمیم وغیرہ کے لیے ۱۳۱۴ف مین سرکار نے انھین دو لاکھ روپیہ کی امداد عطا فرمائی۔ منہدم شدہ مکانات کی تعداد ۲۰۰ تھی اور نقصان کا اندازہ تقریباً ۵ لاکھ خیال کیا گیا تھا۔

۱۳۲۶ھ کی قیامت خیز و حیرت انگیز طغیانی رود موسی کے مختصر حالات و واقعات ذیل مین

درج کیے جاتے ہین ۔

یہہ واقعہ جان کاہ یکم رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ[۱] روز دوشنبہ کو واقع ہوا ۔ بارش کا سلسلہ طغیانی کے تین چار روز پہلے سے لگاتار جاری تھا ۔ ۳۰ ۔ شعبان روز یکشنبہ کو ۹ بجے ندی مین پانی بڑھنا شروع ہوا اور ۴ بجے شام تک دہلی دروازہ جو پل افضل گنج سے متصل جانب جنوب واقع ہے ۔ اور نیز افضل گنج کے پل کے فیل پائیون کے اوپر چڑھ آیا ۔ اور اسطرح ۳۰ ۔ شعبان اور یکم رمضان اور اسکے بعد دوشنبہ کی صبح تک پانی بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھا کہ افضل گنج اور چادر گھاٹ کے پلون پر سے دو دو نیزے بلندی کے ساتھ بہنے لگا ۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ کے حسب ذیل مقامات مین پانی پھیل گیا جن مین نشان شدہ مقامات کا تو بالکل صفایا ہو گیا ۔ اور بقیہ کچھہ کچھہ محفوظ و سلامت رہ گئے ۔ ان مقامات کی تفصیل یہہ ہے ۔ یوسف بازار ۔ پتھر گٹی ۔ مکرم الدولہ کی دیوڑھی ۔ سرائے ابو اہیر ۔ کوچہ میر معانی خان ۔ احاطہ نواب رشید الملک ۔ جوہری گلی ۔ بارہ گلی ۔ بازار گھانسی ۔ چار محل ۔ بٹیلہ برج ۔ محبوب کی مہندی ۔ چیلہ پورہ ۔ غالب جنگ کی دیوڑھی ۔ ہیجڑون کا الاوہ ۔ بادشاہی عاشور خانہ ۔ محلہ اردو ۔ ہائیکورٹ ۔ دیوڑھی نواب سالار جنگ بہادر ۔ لکڑ کوٹ ۔ بازار چھتہ ۔ دار الشفا ۔ نیا محلہ ۔ نندی سلائی گوڑہ ۔ کشن باغ ۔ بہادر گوڑہ ۔ رحمت پورہ ۔ دیوی باغ ۔ جیا گوڑہ ۔ سبزی منڈی ۔ مستعد پورہ ۔ کاروان ساہوان ۔ دھول پیٹھہ ۔ کاروان استبان ۔ چوڑی بازار ۔ بیگم بازار ۔ درگاہ حضرت موسی شاہ قادری ۔ فیل خانہ ۔ کولسواڑی افضل گنج ۔ محبوب گنج ۔ بازار سیدی عنبر ۔ رسالہ عبد اللہ ۔ گنڈہ گوشہ محل ۔ ترب بازار ۔ باغ محی الدین بادشاہ ۔ کٹل منڈی ۔ بازار اکبر جاہ ۔ عثمان شاہی ۔ گولی گوڑہ ۔ تیلیون کی باولی رزیڈنسی ۔ تار آفس ۔ ٹھگی جیل ۔ چادر گھاٹ ۔ کاچی گوڑہ ۔ ملک پیٹھہ ۔

[۱] ۱۳۔ رمضان کو حسب الحکم سرکار تاریخ بدلکر بجائے ۱۳ کے ۱۴ قرار پائی لہذا اس حساب سے بجائے یکم کے دوسری تاریخ سمجھنا چاہیے ۔

اس بارش مین جس سے یہہ غیر معمولی طغیانی آئی تھی مابین ایک رات اور دن کے (۱۷) انچہ ہوئی تھی۔ اور اسطرح جس قدر پانی کہ ان چالیس گھنٹون کے عرصہ مین بہا تھا اسکی مقدار تخمیناً ۷۰۰۰۲۰ کسر فیٹ شمار کی گئی۔ دوشنبہ کے دن بارہ بجے سے پانی اترنا شروع ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ مین بالکل اُتر گیا۔

بروز طغیانی مخلوق کی حیرانی و پریشانی۔

طغیانی کے دن بندگان خدا کو جن جن الم ناک دشواریون۔ دقتون اور مصیبتون کا سامنا ہوا ہے ان کے بیان کرنے سے زبان قاصر اور لکھنے سے قلم عاجز ہے سچ تو یہہ ہے کہ طغیانی کا دن قیامت کے دن سے کچھہ کم نہ تھا۔ کچھہ عجیب طرح کی بےبسی و بےچارگی کا عالم تھا۔ جدہر دیکھو آسمان اور پانی کے سوا کچھہ نظر نہ آتا تھا۔ ہزارون مکانات اور ہزارون جانین نذر سیلاب ہو گئین۔

مخلوق کے ضایع ہونے کے کئی سبب ہوئے۔ ایک تو یہہ کہ اکثر لوگ اس دہوکہ مین رہے کہ پانی ان کے مکانات تک نہین آئے گا اور اگر آبھی جائے گا تو ہمارے مضبوط و مستحکم مکانات کو کوئی صدمہ نہ پہونچا سکے گا۔ لیکن بمصداق اس مصرع کہ۔ مان درچہ خیالیم فلک درچہ خیال است دفعتہً پانیکا ایک ایسا سیلاب آیا کہ ان لوگون کو مع ان کے مکانات کے بہا کر لے گیا۔ دوسرا سبب یہہ ہوا کہ لوگ شب مین اپنے اپنے مکان مین پڑے سو رہے تھے کہ پانی نے ان کے مکانات کو ہر چہار طرف سے آکر گھیر لیا۔ اور افسوس کہ ان بیچارون کو اپنی جانین بچاکر نکل جانے کا موقع نہ دیا۔

خوشی کی بات ہے کہ ہزارون دور اندیش آدمیون نے انجام کو مدنظر رکھکر طغیانی سے پہلے اپنے اپنے مکان کو خالی کر دیا اور سلامتی کا رستہ لیا ورنہ یہہ بھی نذر سیلاب ہو جاتے۔

دوشنبہ کے دن صبح کے وقت جبکہ طغیانی اپنے انتہائی زور پر آچکی تھی اسوقت مخلوق کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ مرد۔ عورتین بڑھے اور بچے سب کے ایکسان چھکے چھوٹے ہوئے تھے اور تمام لوگ جو ندی سے قریب مین سکونت رکھتے تھے وہ اور جو دور دراز فاصلہ پر

رہتے تھے وہ دونون اپنے اپنے مکانات کو چھوڑ چھوڑ کر بہاگے چلے جاتے تھے۔ عفیفہ و پاک دامن بیبیان جنھون نے اپنے مکان کی دہلیز کو تک نہ دیکھا تھا شڑکون پر نامحرم لوگونکے سامنے بحالت پریشان دوڑی دوڑی پھرتی تھین۔ اس وقت خاوند کو بیوی کی۔ مان کو بیٹی کی۔ بہن کو بھائی کی اور اولاد کو والدین کے خیروخبر کی بطلق فکر نہ تھی بلکہ ہر ایک کو نفسا نفسی کی پڑی ہوئی تھی۔ اکثر لوگ بہ تحفظ جان درختون پر چڑہ گئے تھے۔ اور اکثر پہاڑون اور بلند مقامون پر جا کر بیٹھ گئے تھے۔ اور اکثر لوگون نے درگاہ حضرت اوجالہ شاہ صاحب کی جانب راہ لی۔ اور اکثرون نے مساجد و منادر مین پناہ لی۔ اور نعشون کی یہہ کیفیت تھی کہ جدہر دیکھو نعش ہی نعش نظر آتی تھین۔ سوؤن کی تعداد مین درختون پر لٹکی ہوئی تھین اور ہزارون کی تعداد مین غارون اور ریت مین دبی ہوئی تھین۔ اس حالت مین گورنمنٹ کو سخت دشواری پیش آئی کہ امتیاز مذاہب مشکل کام ہے لہذا مجبوراً بلا امتیاز مذہب وملت دفن کردینا پڑا۔ قصہ مختصر یہ کہ یہ ایک ایسا جگر خراش و دلگداز واقعہ تھا کہ جس کو نہ کبھی آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا۔

مصیبت زدگان طغیانی کیساتھ بعض خداترس لوگون کا حسن سلوک

ہم ذیل مین ان بہادر و اولوالعزم اصحاب کے نام نامی و اسم گرامی درج کرتے ہین جنھون نے اپنی جان پر کھیل کر بہت سارے ڈوبتے ہوئے آدمیون کو نکالا اور اپنی دادمردانگی وجوانمردی کا عملی ثبوت دیا تھا۔ اور جس کے باعث گورنمنٹ نے بذریعہ جریدہ غیر معمولی حوصلہ افزا الفاظ مین ان کا شکریہ ادا کیا تھا۔

کرنل نواب افسرالملک بہادر۔ نواب ناصر نواز الدولہ بہادر۔ نواب افضل نواز جنگ بہادر ایڈیکانگ بندگان اعلیحضرت۔ مسٹر فاضل مور اج محمد غلام حسین معتمد تعمیرات عامہ۔ نواب سلطان یاور جنگ بہادر کوتوال اندرون و بیرون بلدہ۔ مسٹر ای۔ اے سٹن پرنسپل نظام کالج۔ مسٹر ڈبلیو جے پرنڈر گاسٹ فرسٹ اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ عالیہ۔ و ہوس ماسٹر بورڈنگ ہوس نظام کالج۔ مسٹر جی۔ یم وارنر مہتمم صفائی حیدرآباد۔ لفٹننٹ ہیچ بیلی علاقہ

توپخانہ افواج باقاعدہ سرکارعالی۔ سب[10] لفٹننٹ ڈی۔ بیلی علاقہ تھرڈ لانسرز افواج باقاعدہ سرکارعالی۔ سارجنٹ[11] میجر جے ڈی فیلیڈ۔ علاقہ توپ خانہ افواج باقاعدہ سرکارعالی لفٹننٹ جے کارڈ[12] نرو ٹرٹری سرجن افواج باقاعدہ سرکارعالی۔ لفٹننٹ قادر[13] بیگ فرسٹ لانسرز حیدرآباد و امپیریل سرویس ٹروپس۔ مسٹر[14] وسوانداسنگھ برادر سردار پریم سنگ صاحب حاجی نصیر[15] الدین احمد صاحب اہلکار دفتر پولٹیکل و پرایوٹ سکرٹری۔ عبد[16] الرحمن صاحب خوشنویس علاقہ معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ حال صیغہ دار سنٹرل ریلیف کمیٹی۔

مصیبت زدگان طغیانی کی جائداد کی غارتگری۔

یہہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ طغیانی کے دن ایک طرف تو مخلوق خدا کو جانون کی لالے پڑے تھے اور دوسری طرف بدمعاشون اور ٹیرونکو لوٹ کھسوٹ کی سوجھی ہوئی تھی۔ یعنی یہہ کہ وہ لوگ جو اپنی اپنی جانون کو سیلاب کے خطرے سے محفوظ رکھنے کے خیال سے مکانات اور مال و اسباب کو چھوڑ کر ایک مینی دو گوش کے ساتھہ نکل چکے تھے بدمعاشون نے موقع کو غنیمت جان کر ان بیچارون کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور ان کو بالکل قلاش اور محتاج بنادیا۔ گویا یون کہنا چاہیے کہ ان لوگونکی جو کچھہ جائداد دریابرد سے محفوظ رہگئی تھی وہ دست برد ہوگئی۔ ان خبیثون نے صرف اسی پر اکتفا نہین کی بلکہ مردون کے جسم پر سے بھی زیور اُتار لینے کو مضائقہ نہ سمجھا اور اگر کسی عورت کے جسم پر سے کوئی چیز بوجہ اسکے بھول جانے کے اُتاری نہ جاتی تھی تو اس کے قطع کرنے مین بھی کوئی تامل نہ گیا۔

بعد مدت کے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑگئی اور یہہ کیسی مرے اللہ نئی

چونکہ بدمعاشون کو لوٹ کا چسکا لگ گیا تھا اور بغیر لوٹ کھسوٹ کرنے کے ان سے نچلا نہ بیٹھا جاتا تھا اس لیے انھون نے طغیانی کے دوسرے روز جبکہ مصیبت زدہ و سلامت ماندہ لوگ اپنے اپنے حواس درست کر رہے تھے کہ اتنے مین جھوٹی یہہ خبر اڑادی کہ تالاب میرعالم کا

گنڈ ٹوٹ گیا اور پانی یہان تک وہان تک آگیا اور اب شہر ڈوب چلا۔ بس اس خبر کے مشتہر ہونے کے ساتھہ ہی مخلوق کی سابقہ حیرانی و پریشانی عود کر آئی اور ان کی نظر کے سامنے اُن الم ناک صعوبتون اور مصیبتون کا نقشہ بندھ گیا جسکو انھون نے ابھی ابھی چند گھنٹون کے قبل اپنی آنکھون سے دیکھا تھا۔ جن سیلاب زدون نے اپنے افتادہ مکانات سے بچا ہوا مال و اسباب نکال کے جمع کیا تھا کہ اس وحشت انگیز خبر نے اُنہین اُس کو چھوڑنے پر مجبور کیا اس موقعہ کو شہدون نے غنیمت جانکر اُس بر آمدہ اسباب کو لوٹ لیا جب تالاب کے ٹوٹنے کی خبر غلط ثابت ہوئی تب کھین مخلوق کی جانون مین جان آئی۔

حضرت اقدس و اعلیٰ کا اپنی عزیز رعایا کے ساتھہ شاہانہ سلوک۔

نہایت خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ اس نازک حالت مین بھی اور اسکے بعد بھی ہمارے محبوب خلایق بادشاہ حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کی گورنمنٹ نے ان مصیبت زدگان طغیانی پر جو جو احسانات فرمائے ہین اور جیسی کچھہ دستگیری و معاونت کی ہے وہ ممکن نہین کہ رعایائے دکن کے دلون سے فراموش ہوسکے کسی بادشاہ یا رئیس مین قدرتہً رعایا پروری انسانی ہمدردی کے جو اوصاف ہونے چاہیین وہ ہمارے محبوب خلایق بادشاہ مین کامل طور پر پائے جاتے ہین جسکا عملی ثبوت آئے دن حضور والا اپنی عزیز رعایا کے ساتھہ فرماتے رہتے ہین۔ چنانچہ حضور والا کو اپنی رعایا کی اس تباہی و بربادی کا جیسا کچھہ رنج و قلق ہوا ہے ایسا شاید کسی بادشاہ یا رئیس کو ہوا ہو حضور والا وقتہً فوقتہً طغیانی کے اُتار و چڑھاؤ کی کیفیات اور رعایا کے حالات دریافت فرماتے رہتے تھے۔ اور رعایا کے جیسے جیسے مبتلائے آلام اور مصیبت مین مبتلا ہونے کی کیفیت سماعت فرماتے تھے ویسے ہی ویسے آپ متاثر ہوتے جاتے تھے یہان تک کہ حضور والا بنفس نفیس باربار متاثرہ مقامات پر معہ اپنے مصاحبین کے تشریف لاتے اور مصیبت زدہ لوگونکی حالت زار ملاحظہ فرماکر اشکبار ہوتے جاتے تھے اور باربار اپنی زبان فیض ترجمان سے تسکین و تشفی کے کلمات ارشاد فرماتے رہتے تھے۔ آخرش حضور والا نے مصیبت زدگان

کے لیے یہہ انتظام فرمایا کہ ان لوگون کے رہنے سہنے کے لیے اپنے محلات خاص مثلاً حویلی قدیم جو محلہ۔ تنج محلہ وغیرہ وقف کر دیے۔ اور کھانے کپڑے کے متعلق لنگر خانے مقرر فرما دیے جسمین ہزارون روپے صرف ہوئے۔ تمام ملازمین سرکار عالی کو ایک ایک ماہ پیشگی تنخواہ مرحمت فرمائی گئی جس مین پچیس سے کم ماہوار پانے والون کو تو بالکل معاف کر دی گئی اور اس سے زاید پانے والون کے ساتھ باقساط چھہ ماہ مین ادا کرنے کی شرط مشروط کی گئی تھی۔ حضور والا نے بنظر سہولت و آسایش ملازمین دفاتر سرکاری کو دس یوم کی تعطیل بھی مرحمت فرمائی۔ چونکہ مصیبت زدگان کی حالتون کو سنبھالنے اور ان کے نقصانات کی تلافی کے لیے بہت کچھہ امداد اور بہت کچھہ روپے کی ضرورت تھی اس لیے حضور والا نے اپنی جیب خاص سے ایک لاکھہ اور خزانۂ دیوانی سے پانچ لاکھہ جملہ ۶ لاکھہ روپے کی امداد کے ساتھہ بذریعہ جریدہ اعلامیہ فہرست چندہ کھولنے کی نسبت فرمان صادر فرمایا۔ جسکی بنا پر عالیجناب یمین السلطنۃ مہاراجہ مدار المہام بہادر نے بصدارت خود بمقام باغ عامہ بڑے پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد فرمایا جس مین روسا۔ امرا۔ وزرا۔ وکلا۔ ساہوکار اور ہر طبقہ کے ہزارون کی تعداد مین لوگ شریک ہوئے تھے۔ عالیجناب مہاراجہ مدار المہام بہادر نے ایک نہایت پُر مغز و پُر اثر تقریر فرمائی اور اخیر مین مصیبت زدگان طغیانی کی جانب حاضرین کی توجہ منعطف کرا کے چندہ کی درخواست کی لاکھون کی تعداد مین چندہ لکھا گیا۔

مہاراجہ مدار المہام بہادر و وزرا اور عہدہ داران کی قابل قدر ہمدردی۔

عالیجناب مہاراجہ مدار المہام بہادر نے بھی بیس ہزار روپیہ چندہ مرحمت فرمایا بلاشبہ مہاراجہ ممدوح نے بھی اس مصیبت کی حالت مین بہ حیثیت ایک وزیر اعظم ہونے کے بذات خاص جو جو کام کیے ہین وہ ہر طرح لایق تعریف اور مستحق شکریہ ہین۔ آپ رات دن بہوکے پیاسے متاثرہ مقامات کی گشت لگاتے اور مصیبت زدگان طغیانی کی مصیبتون کو دور کرنے کی کوشش مین مصروف رہتے تھے۔ آپ نے اپنی مشہور انسانی ہمدردی اور خدا ترسی کو کام فرما کر مصیبت زدگان کی سکونت کے لیے عارضی طور پر

جھونپڑے اور جاڑے کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لیے کمبلون کا انتظام فرمایا۔ عالیجناب نواب فخر الملک بہادر وزیر تعلیمات و عدالت و امور عامہ بھی مستحق شکریہ ہین کہ آپنے مصیبت زدگان کی سکونت کے لیے بکشادہ دلی اپنا پُر تکلف اسد باغ مخصوص کردیا جہان صدہا لوگون کو سہولت و آسایش کا موقع مل گیا۔ آپ بھی متعدد مرتبہ تشریف لے جاکر لنگر خانون کو ملاحظہ فرمایا کرتے اور ضروری ضروری انتظامات مین حصہ لیا کرتے تھے۔ آپنے انکی انکے جیب خاص سے پانچہزار روپیہ چندہ مرحمت فرمایا۔ اسیطرح عالیجناب نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر وزیر کوتوالی و تعمیرات عامہ نے ایک ہزار اور عالیجناب نواب حسام الملک خان خانان بہادر وزیر افواج نے دو ہزار روپیہ چندہ عنایت فرماکر اپنی دریادلی کا ثبوت دیا۔

مصیبت زدگان حیدرآباد کی امداد کے لیے ممالک غیر سے چندہ کا وصول ہونا۔

اس واقعۂ جانکاہ کی نسبت بالعموم تمام ہندوستان کے باشندگان کو سخت رنج و قلق ہوا جسکا اظہار بذریعۂ تار برقیات بندگان اعلیحضرت کی پیشگاہ مین کیا گیا۔ ہز مجسٹی قیصر ہند اور پرنس آف ویلز اور ہز اکسلنسی ویسرائے بہادر نے نہایت ہمدردانہ الفاظ مین اپنی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور حضور ویسرائے بہادر نے سوائے اظہار ہمدردی کے ہر ایک طرح کی امداد کے دینے کا وعدہ فرمایا۔ جسکی نسبت رعایائے حیدرآباد کو آپ کا شکرگذار رہنا چاہیے۔

انتظامات سرکاری

ڈوبے ہوئے اشخاص کا ہاتھیون وغیرہ کے ذریعہ سے نکالا جانا۔

سب سے پہلے سرکاری طور پر یہ انتظام کیا گیا کہ جو لوگ پانی مین ڈوبے ہوے اور غوطہ کھا رہے تھے اُن کو بذریعۂ ہاتھیون اور کشتیون کے نکالا گیا۔ اس کام کو اکثر عہدہ داران سرکار عالی نے بذات خاص انجام دیا۔ طغیانی کے اُتر جانیکے بعد سرکار کو حسب ذیل انتظامات کرنے پڑے۔

لاشون[1] کے اُٹھوانے کا انتظام کرنا۔ جو مکانات[2] خطرناک حالت مین تھے اُن کو مسمار کرانا۔ لوگون[3] کے کھانے اور رہنے کا انتظام کرنا۔ مکانات[4] اور سڑکین صاف کرانا اور گرے ہوئے مکانات کے چوبینہ اور مٹی کے انبارون کا راستون سے اُٹھوانا۔ جو مال[5] اور اسباب گرے ہوئے مکانات مین دبا ہوا تھا اسکو نکلوا کر انبار خانہ جات متعلقہ مین بحفاظت جمع کروانا۔ اور بعد[6] تحقیقات حقدارون کے حوالے کیے جانا۔ مصیبت زدگان[7] کی روپیہ سے مدد کرنا۔ دیگر[8] مختلف انتظامات۔

ہم متذکرہ بالا امور کے متعلق ہر ایک کی نسبت مختصر طور پر ذکر کرتے ہین۔ جسطور پر ڈوبے ہوئے لوگون کے نکالنے مین اکثر عہدہ داران و دیگر ہمدرد اشخاص نے اعلیٰ اور ادنی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کامیابی اور نیکنامی حاصل کی اسیطور پر نعشون کے تعجیل اُٹھانے اور اُن کو دفن یا جلانے مین فوج باقاعدہ سرکار عالی کے سپاہیون نے بھی نیکنامی حاصل کی۔ اگر نعشون کے اُٹھانے اور دفن کرنے مین ذرہ بھی تغافل اور تساہل کیا جاتا تو نعشون کے سڑنے اور گل جانے مین کوئی شبہ نہ تھا جس کا نتیجہ یہہ ہوتا کہ ہیضہ پھیل جاتا اور اس طور پر سلامت ماندہ اشخاص کی ہلاکت کا باعث ہوتا۔

صاحب عالیشان بہادر آنریبل مسٹر بے لی نے انگریزی فوج کو مدد کے لیے بھیجنے کی بندگان اعلیحضرت کے خدمت مین درخواست کی جسکو اعلیحضرت نے شکریہ کے ساتھہ مسترد فرمایا۔

تمام تباہ شدہ رقبون مین راتون کو کٹسن لائٹ کی روشنی کی جاتی تھی اور جابجا فوج باقاعدہ کے پہرے متقرر کردیے گئے تھے تاکہ دبا ہوا مال و اسباب دست برد ہوجانے سے محفوظ رہے۔

راتون کو ممنوعہ رقبون پر جانا یا وہان جا کر کچھہ کھودنا یا تفتیش کرنا جرم قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس کی خلاف ورزی کرنے والون کو سزائین دی گئین۔ فوجی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ فوج کے سپاہیون نے ۳۶۵ لاشین اور چار زندہ آدمی نکالے اور ۵۳۰ مردہ جانور جلائے۔ معلوم ہوا کہ راتون کی روشنی مین چھہ ہزار سے زاید روپیہ خرچ ہوا۔ یہہ بھی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اندازاً ۲۰۰۰ - آدمیون کے جانون کا طغیانی مین نقصان ہوا۔

اخبار اڈوہ کیٹ بمبئی اور ٹائمز آف انڈیا نے ... ۵ ہزار سے زاید آدمیون کے ضایع ہونیکا
اندازہ کیا ہے اور حیدر آباد کی پبلک کا بھی تقریباً اسیقدر جانون کے تلف ہونیکا خیال ہے
یہہ تعداد جو اوپر بیان کی گئی ہے صرف برآمد شدہ نعشون کی ہے۔ اور جو سیلاب مین بہ گئین
اُنکا حساب سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین۔ اس لیے ہم اس موقع پر مردون کی صحیح تعداد
بتلانیسے قاصر ہین۔

لنگرخانے | حضرت اقدس و اعلیٰ کے حکم سے طغیانی کے بعد فوراً ترب بازار۔ مرلی دہر کا باغ
مکہ مسجد۔ مسجد افضل گنج۔ کتب خانۂ آصفیہ۔ دار الشفا۔ چارکمان وغیرہ مین لنگر خانے جن مین
پانچ اہل اسلام اور پانچ اہل ہنود کے لیے مخصوص تھے جاری کردیے گئے۔ ان لنگرخانون کا
انتظام ہمدرد و بہی خواہ اشخاص کے سپرد کیا گیا تھا۔ ان لنگرخانون سے روزانہ تقریباً
... ۱۶ہم آدمیون کو کہلایا جاتا رہا۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر ان لنگرخانون سے
۳۵۶۶۲۵ آدمیون نے کھانا کھایا جس مین ۱۵ر۱ر۱۸ الہ سکہ صرف ہوئے۔ یہہ لنگرخانے
دوسری رمضان ۱۳۲۶ھ سے کہولے گئے اور ۱۸ رمضان ۱۳۲۶ھ کو برخاست کردیے گئے
ان کے بند ہونے کے بعد بھی اعلیحضرت قدر قدرت نے اپنے صرفہ سے چار لنگرخانے بہت
دنون تک جاری رکھے جہان سے روزانہ پندرہ بیس ہزار غریبون کو صبح وشام دونون وقت
کھانا دیا جاتا رہا۔ یہہ لنگرخانے شبلی گنج۔ ملک پیٹھ۔ سیتارام پیٹھ۔ اور حویلی قدیم مین زیر
اہتمام نواب ممتاز یار الدولہ بہادر قایم رہے۔ علاوہ اسکے عالیجناب سر مہاراجہ مدار المہام
بہادر نے اپنے بارہ دری مین۔ نواب معین الدینخان بہادر خلف نواب آسمانجاہ نے اپنے
ڈیوڑھی مین۔ مولوی عبد الغفور صاحب وکیل۔ اور مولوی عبد الرحیم صاحب وکیل ومختار عام
پالونچہ نے اپنے مکانون مین بہت روز تک جاری رکھے اور صدہا بندگان خدا کو صبح
شام دونون وقت کھانا کہلاتے رہے۔

سکونت کا انتظام | مصیبت زدگان کی سکونت کے لیے علاوہ حویلی قدیم۔ پنج محلہ۔ جلوخانہ شاہی

اسد باغ وغیرہ کے جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے فتح میدان اور دوسرے مقامات پر سرکار کے
مصارف سے عارضی جھوپڑیان بھی ڈالی گئین۔ اسد باغ جسکو عالیجناب نواب فخر الملک بہادر نے
براہ ہمدردی و بتابعت حکم سرکار عطا فرمایا تھا وہ مستورات کی سکونت کے لیے مخصوص کیا گیا۔

سڑکون اور پلون کی تعمیر

طغیانی کے دوسرے ہی روز سے ہزارہا مزدور راستون کے صاف
کرنے اور دوسرے کامون کے لیے مقرر کیے گئے جسکے باعث بہت جلد سڑکین درست
ہوگئین۔ اور بعض وہ سڑکین جو پہلے سے بہت تنگ تھین کشادہ کردی گئین جسمین ہزارہا روپیہ
صرف ہوا۔ پُرانے پل یعنی مسلم پل۔ افضل گنج اور چادرگھاٹ کے پلون کی تعمیر بھی نہایت عجلت سے
جاری کردی گئی۔ چونکہ پل چادرگھاٹ اور پل افضل گنج کو زیادہ نقصان پہونچا تھا اس لیے
اونکی تعمیر اتبک جاری ہے کیونکہ ان دونون پلون کی حالت بالکل ناقابل عبور و مرور ہوگئی تھی
جس کی وجہ سے لوگون اور سواریون کی آمد و رفت ناممکن تھی اس لیے ان دونون پلون کے
متصل لکڑیکا ایک ایک عارضی پل ۔۔۔ کے مصارف سے بنایا گیا تھا وہ بھی ۱۶ ار جمادی الاول
۱۳۲۷ھ کو بوقت صبح معمولی طغیانی سے بہہ گئے جس سے پبلک کو سابق کیطرح جانے آنے مین
تکلیف لاحق ہوگئی۔ پل افضل گنج کے تعمیر کا ٹھیکا ۔۔۔ پر بمبئی کے ایک یورپین کمپنی کو
بمنظوری سنٹرل ریلیف کمیٹی دیا گیا اور پل چادرگھاٹ کی تعمیر کے لیے ۔۔۔ کی منظوری دیگئی
طغیانی نے بلدۂ حیدرآباد کو جس قدر بھیانک بنا دیا تھا خدا کا شکر ہے کہ اب اُس کے مقابل
ویرانی بہت کم ہو چلی ہے اور آہستہ آہستہ سرکاری و غیر سرکاری امداد سے لوگ اپنے اپنے
مکانات بناتے چلے جارہے ہین۔

کتاب ہذا کے اخیر مین ہمنے ایک تختہ شامل کیا ہے جسکے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ وہ
مکانات جن سے ٹیکس وصول ہوتا تھا کسقدر تھے اور اُن کے نذر سیلاب ہو جانے سے
سرکار کا کسقدر نقصان ہوا۔

حدود رزیڈنسی کے مکانات ان سے علیحدہ ہین لہذا اب ہم اُن کا کچھ اختصار کے ساتھ ذکر

ذکر کرتے ہین - علاقہ رزیڈنسی مین کل ۲۰۹ مکانات طغیانی سے منہدم ہوئے جسکے باعث ساڑہے تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا - جن مکانات کا نقصان اُس تخمینہ مین درج کیا گیا ہی وہ وہی مکانات تھے جن پر سرکاری ٹیکس عاید ہوتا تھا لیکن چھوٹے چھوٹے مکانات جو گئے اُن کا شمار نہین ہوسکتا -

مال لاوارث کی حفاظت و تحقیقات - جو مال لاوارث منہدمہ مکانات مین دبا ہوا تھا اُسکو اور جو جداگانہ طور پر دستیاب ہوا تھا اس کو بحفاظت تمام رکھنے کے لیے چار انبار خانے تقرر فرمائے تھے جنمین ایک صدر انبار خانہ بھی تھا جو دواخانہ افضل گنج مین قایم کیا گیا تھا - اِن انبار خانون پر ایک ایک مجسٹریٹ مال لاوارث کی نسبت تحقیقات کرنے اور بعد تحقیقات مال مذکور حقدارون کے حوالہ کیے جانے کے لیے مامور کیا گیا تھا چنانچہ اتبک لاکھون روپیہ کا مال برآمد ہوا - اور اُن کے وارثون کو قانونی طریقہ پر دعوے ثابت ہوچکنے کے بعد دیدیا گیا - ایک اور انتظام یہہ کیا گیا تھا کہ سرکاری طور پر بذریعہ اعلان مال مشتبہ کے بیچنے اور خریدنے کی ممانعت ہے جن لوگون نے اسکے خلاف ورزی کی اُن کو معقول سزائین دی گئین -

سنٹرل ریلیف کمیٹی اس کمیٹی کا آغاز اول اول نواب فریدون جنگ بہادر پولٹیکل سکرٹری کے مکان پر ہوا اور اکثر عہدہ دار اسکے ممبر قرار دیے گئے - لیکن بعد مین سر مہاراجہ بہادر مدار المہام اُسکے پریسیڈنٹ بنائے گئے - اور مولوی عزیز مرزا صاحب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ اسکے سکرٹری منتخب کیے گئے - تمام سرکاری انتظامات جو بعد مین ہوئے وہ اسی سنٹرل ریلیف کمیٹی کی تجاویز کے مطابق تھے - اسی کمیٹی کے تحت مستورات کے انتظام اور اُن کو آسایش و امداد پہونچانے کے لیے مستورات کی بھی ایک کمیٹی قایم کی گئی جسکی سکرٹری میسنر محمد اکبر نذر حیدر علی صاحبہ تھین - اس کمیٹی نے اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا اس کمیٹی کے ذریعہ سے جو جو کام انجام پذیر ہوئے اُن کی تفصیل

معہ مصارف رقم درج ذیل کی جاتی ہے:-

سرکار کے جانب سے کمیٹی مذکور کو بدفعات [illegible] دیئے گئے جن مین سے [illegible] خرچ ہوئے یعنے ساڑھے تین ہزار روپیہ نقدی امداد مین ہزار روپیہ مختلف کپڑون دریون۔ کملون ساڑیون وغیرہ مین یعنی [illegible] ساڑیون مین [illegible] دریون مین [illegible] رضائیون اور کملون مین [illegible] اور [illegible] ململ اور دیگر مختلف قسم کے تھانون کی خریدی مین صرف ہوئے۔ اس کمیٹی کے ذریعہ سے بیکس بیوون کی مستقل امداد اور ان کے محتاج کا کافی بندوبست کیا گیا علاوہ مذکورہ بالا رقم کے [illegible] اسی قبیل کے امدادی کامون مین اور صرف ہوئے۔

۲۷۔ جون ۱۹۰۹ء م ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ تک [illegible] امدادی چندہ فراہم ہوا سنٹرل ریلیف کمیٹی کے ذریعہ سے مصیبت زدگان سیلاب کو روپیہ کی امداد پہونچائی گئی۔ ہم اس موقع پر ۱۳ فروری ۱۹۰۹ء م ۲۱۔ محرم ۱۳۲۷ھ تک کے اخراجات کی تفصیل ناظرین کی آگاہی کے لیے درج ذیل کرتے ہین۔

شادی کی امداد کے لیے تین سو ستاسی شخصون کو [illegible] اور تاجرون اور اہل حرفہ اور خانہ دارون کا ضروری سامان خریدنے کے لیے ۳۰۷۱ خاندانون کو [illegible] اور ۱۷۳ طلبا کو کتابین خریدنے کے لیے [illegible] دیئے گئے۔ اسکے علاوہ ۲۱۵۳ مکانون کی تعمیر کے لیے [illegible] عنایت کیے گئے اور ہنگامی وظیفے ۲۲ خاندانون کو [illegible] کے قریب دیئے گئے اور دوامی وظایف ۲۴ آدمیون کو [illegible] کے مقرر کیے گئے اور تعلیم کے لیے ۱۲ طلبا کو [illegible] عطا ہوئے اسطرح پر تاریخ مذکور تک [illegible] صرف ہوئے۔ جو جلسہ کہ فراہمی چندہ کے متعلق باغ عامہ مین بصدارت عالیجناب سر مہاراجہ مدارالمہام بہادر ۲۱۔ شوال ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو جیسا کہ قبل ازین بیان ہوچکا ہے منعقد ہوا تھا وہ تاریخ دکن مین ہمیشہ کے لیے یادگار رہیگا۔ اُس جلسہ مین صرف [illegible] کے وعدے ہوئے۔ ممالک غیر سے جو چندے وصول ہوئے اُن مین سب سے زیادہ ساکنان بمبئی کا چندہ تعدادی [illegible]

لایق تعریف اور مستحق شکریہ ہے۔ لندن مین جو کمیٹی فراہمی چندہ کے لیے قایم ہوئی تھی اُس کی معرفت ... وصول ہوا۔ اس چندہ مین عالیجناب ہز رائیل ہائنس پرنس آف ویلز کا سو پونڈ چندہ بھی شامل ہے۔ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے بھی انسانی ہمدردی کو کام فرما کر تین سو پونڈ یعنی للعہ ... کا چندہ مصیبت زدگان حیدر آباد کو عنایت فرمایا۔ ہز ایکسلینسی لارڈ منٹو وایسرائے گورنر جنرل اور آپکی لیڈی صاحبہ نے دو سو پچیس پونڈ یعنی ... چندہ مرحمت فرمایا۔ چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے ... روانہ فرمایا۔
مدرسہ کے ہمدرد طلبا نے بھی ... روپیہ چندہ بھیجا۔
ریلیف کمیٹی کا کام اور سرکاری امداد کا سلسلہ ہنوز باقی ہے۔
مختلف انتظامات طغیانی رود موسیٰ کی وجہ سے اناج کے تمام گنج کا غلہ بھیگ گیا تھا بعض ناخدا ترس غلہ فروشون نے اسکو فروخت کرنا شروع کیا روپیہ کو من دو من تک چانول فروخت ہونے لگے مگر یہہ سلسلہ ایک دن بھی رہنے نہ پایا تھا کہ سرکار نے یک خاص اعلان کے ذریعہ سے اسکو روکدیا اور مذکورہ بالا تمام غلہ پر سرکار نے اپنا قبضہ کر کے اسکو جلادیا اور دفن بھی کرا دیا گیا جس سے ہزارہا آدمیون کے جانون کا بچاؤ ہو گیا۔
لکڑی کے گران ہونے کی شکایت سنکر سرکار نے مختلف مقامات پر لکڑی کے دوکانات بذریعہ دفتر جنگلات قایم فرمائین جسمین ایک روپیہ کی .. ایر لکڑی فروخت ہوتی تھی۔
میجر ویگ سابق مجسٹریٹ سکندرآباد ریلیف کمشنری پر الاونس کلدار ماہوار پر مامور کیے گئے۔ اور مسٹر ویس ویتسور اگر بمشاہرہ ... ماہوار پر ڈرینیج کے کام کے واسطے گورنمنٹ انگریزی سے مستعار لیے گئے جنھون نے یہان آنکر اپنا کام بھی شروع کر دیا۔
طغیانی کے بعد اسوجہ سے کہ رعایائے حیدرآباد کے اعزا کو بیرون ممالک سے آنے مین آسانی ہو آٹھہ دن کے لیے تمام ممالک محروسہ سرکار عالی سے قرنطینہ اٹھادیا گیا۔
ان انتظامات کے علاوہ اور صدہا انتظامات غریب اور تباہ شدہ لوگون کی امداد کیواسطے کیے گئے

جسکا علم سنٹرل ریلیف کمیٹی کی رپورٹون سے ہوسکتا ہے۔

خاتمہ ہم نے اس موقع پر نہایت اختصار سے کام لیا ہے اگر ہم اسواقعہ جانکاہ کے مکمل اور مفصل واقعات کو قلمبند کرنا چاہتے تو اس کے لیے کئی ایک دفتر درکار ہوتے کیونکہ اس طغیانی کی بدولت نہ صرف بلدۂ حیدرآباد ہی کی تباہی ہوئی ہے بلکہ اکثر اضلاع سرکارعالی کی بھی جسکے باعث اضلاع مین کئی دن تک ٹرینین رکی رہین اور سیکڑون پل بہ گئے اور تالابون کے بند ٹوٹ گئے۔ تاہم ہمنے اسموقعہ پر جسقدر واقعات پر روشنی ڈالی ہے وہ اسبات کے معلوم کرنے کے لیے کافی ہے کہ طغیانی کے باعث کیا نقصان ہوا اور اُس کی تلافی کسطرح کی گئی۔ اس پر بھی اگر ناظرین کو طغیانی کے مفصل واقعات ملاحظہ کرنا مقصود ہون تو وہ رسالہ ادیب کا طوفان نمبر مرتبہ مولوی خورشید علیصاحب اور بہار وخزان حیدرآباد یعنی تاریخ طغیانی مولفہ و مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب موہانی اور اخبار مشیر دکن کا فائل بابتہ سنہ ۱۹۰۸ع و ۱۹۰۹ع کو ملاحظہ فرما سکتے ہین۔

لہذا ہم اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کیے بغیر نہین رہسکتے کہ تمام باشندگان حیدرآباد کو اس قیامت خیز وحیرت انگیز واقعہ طغیانی سے بہت کچھ عبرت پکڑ کر اپنا طرز عمل اس قسم کا رکھین کہ جس سے دونون جہان مین سرخ روئی حاصل ہو۔

تختہ گوشوارہ مکانات طغیانی رود موسیٰ واقع ۲۳ - آبان سنہ ۱۳۱۷ف م یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ

نشان سلسلہ	سمت	تعداد مکانات			تعداد مکانات طغیانی زدہ			تعداد مکانات باقی			کیفیت
		تعداد مکانات	رقم تشخیص کرایہ مکانات	رقم ٹیکس	تعداد مکانات	رقم تشخیص کرایہ مکانات	رقم ٹیکس	تعداد مکانات	رقم تشخیص کرایہ مکانات	رقم ٹیکس	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	اول اندرون شاخ بلدہ	۶۷۰۸	[illegible]	[illegible] ۹/	۶۳۰	شاخ بلدہ [illegible]	[illegible] ۱۰/	۶۰۷۸	[illegible]	[illegible]	
۲	دوم اندرون بلدہ	۷۱۸۳	[illegible]	[illegible] ۱۵/	۰	۰	۰	۷۱۸۳	[illegible]	[illegible] ۱۵/	
۳	سوم اندرون	۷۳۶۱	[illegible]	[illegible] ۸/	۹۱۲	[illegible] ۴/	[illegible] ۱۴/	۶۴۴۹	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۰/	

نشان سلسلہ	سمت	تعداد مکانات: تعداد مکانات	تعداد مکانات: [illegible]	تعداد مکانات: [illegible]	تعداد مکانات طغیانی زدہ: تعداد مکانات	تعداد مکانات طغیانی زدہ: [illegible]	تعداد مکانات طغیانی زدہ: [illegible]	تعداد مکانات باقی: تعداد مکانات	تعداد مکانات باقی: [illegible]	تعداد مکانات باقی: [illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴	چہارم اندرون بلدہ	۷۷۰۷	[illegible]	[illegible]	۵۶۴۴	[illegible]	[illegible]	۳۲۵۱	[illegible]	[illegible]	
۵	اول بیرون "	۳۴۹۳	[illegible]	[illegible]	۵۸۹	[illegible]	[illegible]	۱۹۰۴	[illegible]	[illegible]	
۶	دوم بیرون "	۵۵۲۵	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۵۵۲۵	[illegible]	[illegible]	
۷	سوم بیرون "	۳۳۲۵	[illegible]	[illegible]	۱۲۱	[illegible]	[illegible]	۳۳۰۴	[illegible]	[illegible]	
	میزان شاخ بلدہ	۴۵۳۰۲	[illegible]	[illegible]	۶۷۰۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	شاخ چادر گھاٹ										
۸	الف	۵۷۷۹	[illegible]	[illegible]	۲۷۲	[illegible]	[illegible]	۵۵۰۷	[illegible]	[illegible]	
۹	ب	۶۶۵۷	[illegible]	[illegible]	۱۴۵۱	[illegible]	[illegible]	۵۲۰۶	[illegible]	[illegible]	
۱۰	ج	۹۸۵۸	[illegible]	[illegible]	۶۴۰۵	[illegible]	[illegible]	۳۴۵۳	[illegible]	[illegible]	
۱۱	د	۶۴۰۷	[illegible]	[illegible]	۲۸۰۹	[illegible]	[illegible]	۳۵۹۸	[illegible]	[illegible]	
۱۲	ھ	۴۷۹۵	[illegible]	[illegible]	۱۲۵۸	[illegible]	[illegible]	۳۵۳۷	[illegible]	[illegible]	
	میزان شاخ چادر گھاٹ	۳۳۴۹۶	[illegible]	[illegible]	۱۲۱۹۵	[illegible]	[illegible]	۲۱۳۰۱	[illegible]	[illegible]	
	صدر میزان بلدہ	۷۸۷۹۸	[illegible]	[illegible]	۱۸۹۰۳	[illegible]	[illegible]	۵۹۸۹۵	[illegible]	[illegible]	

حصۂ دوم

تمام ہوا

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ

مطبع کا اظہار مسرت

کارپردازان مطبع انوار الاسلام کو فضل خدا سے اکثر اوقات دو دو ہزار صفحہ تک کی ضخیم کتابون کے ختم کرنے اور اپنی محنت کے ٹھکانے لگنے کی خوشی حاصل ہوتی رہی ہے۔ مگر بستان آصفیہ کے اتمام و تکمیل سے جو خاص مسرت حاصل ہوئی وہ بے اندازہ ہے کیونکہ مجموعی حیثیت سے یہ کتاب نہایت ہی کارآمد۔ نادر الوجود و قابل قدر ثابت ہوگی یہ کتاب ملک دکن اور سلطنت آصفیہ صانہ اللہ عن الشرو الفتن کے زمانہ گزشتہ و موجودہ کی واقعات و حالات کا آئینہ ہی جسکو موجودہ اور آیندہ نسلین ذوق و شوق سے دیکھکر بہرہ مند ہونگی۔ اور نہ صرف دکن کے واقعات و حالات ہی لوگون کے ذہن مین محفوظ و تازہ رہینگے بلکہ اس کتاب اور اسکے لائق مؤلف کے نام کے ساتھ مطبع کا نام بھی آیندہ غیر معین زمانہ تک زندہ رہیگا۔ المرقوم بست و پنجم جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ

سید علی رضا غفرلہ
نگران کار مطبع

ضمیمۂ حصۂ اوّل

باب اوّل

فصل ۳ - سلسلۂ آصفیہ متعلقہ اعلیحضرت بندگانعالی -

۳۰ - شعبان ۱۳۲۶ھ روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے اعلیحضرت قدر قدرت ارود موسی کی طغیانی ملاحظہ کرنے کی غرض سے موٹر مین سوار ہوکر نکلے - پل قدیم کے غربی جانب پولیس کے ٹھانہ کے قریب ندی کی ایک دہار بڑی زور سے بہ رہی تھی اعلیحضرت نے اُس موقعہ پر پہونچکر آگے بڑہنے کے لیے راستہ نہ ہونے کی وجہ سے موٹر کو پلٹایا - چونکہ وہ جگہہ ڈہلوان تھی اسواسطے موٹر (نصیب دشمنان) ندی کی دہار مین آگئی - یہہ موقع نہایت نازک تھا مگر پرمیشور کی کرپا سے خیریت گذری - چند تماشہ بین وہان کھڑے ہوئے ندی کا تماشہ دیکھ رہے تھے اُن لوگون نے بڑی تیزی کے ساتھہ موٹر کو دہار مین سے کھینچکر باہر نکالا - اعلیحضرت اُن کی اس کارگذاری سے نہایت خوش ہوئے اور انہین حویلی قدیم مین بلوایا اور اُن کی خدمت کے صلہ مین فی کس ایک شیروانی اور پچاس روپیہ نقد عطا فرمائے -

۱۸ - ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ روز یکشنبہ صبح کے سات بجے حویلی قدیم مین اعلیحضرت کو (نصیب دشمنان) دو قے ہوئین حکیم نابینا صاحب کا علاج رہا - دوا استعمال کرچکنے کے بعد قے کے ذریعہ سمی نکل گئی - مزاج بہت سُست رہا - دن کی تین بجے آرام ہوا - اُمرا نے تصدق وغیرہ داخل کیا -

۲۱ - محرم ۱۳۲۷ھ روز شنبہ رات کے ساڑہے دس بجے اعلیحضرت بندگانعالی معہ دونو بنے شہزادون اور تینون شہزادیون - والدہ حضرت بیگم صاحبہ قبلہ زنانہ اور اسٹاف وغیرہ کے بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ سے جانب بمبئی تشریف فرما ہوئے - اسٹاف مین مولوی احمد حسین صاحب پیشی سکرٹری - نواب کرنل افسر الملک بہادر - نواب عثمان یار الدولہ بہادر - نواب ممتاز یار الدولہ بہادر حکیم نابینا عبد الوہاب صاحب - اسٹاف سرجن نواب لقمان الدولہ بہادر - خان بہادر ٹیپو خان صاحب

بره تھے - اسپیشل دوسرے روز دن کے ڈیڑھ بجے گلبرگہ پہونچی اور اُسی روز رات کے
لے سات بجے وہان سے جانب بمبئی روانہ ہوئے - اور رات کے یک بجے وکٹوریہ ٹرمنس
ل ہوئے - دوسرے روز دن کے بارا بجے اعلیحضرت معہ زنانہ واسٹاف وغیرہ وہان سے
ڑ مین سوار ہوکر ملبار ہل مسٹر ہرمزجی سالی سٹیر (سابق ہوم سکرٹری علاقہ سرکار عالی) کے
کلہ مین قیام کی غرض سے تشریف فرما ہوئے - گو داخلہ پرائیوٹ تھا - مگر حسب دستور برٹش توپخانہ
ے ۲۱ - ضرب اتوپ کی سلامی سر ہوئی - ۸ - صفر سنہ ۱۳۲۷ھ م یکم مارچ سنہ ۱۹۰۹ء روز دوشنبہ کو
ن کے ساڑھے گیارا بجے انریبل مسٹر بیلی رزیڈنٹ حیدر آباد نے حضرت اقدس و اعلی سے شرف
زیارت حاصل کیا - اور ۱۲ بجے حضرت اقدس و اعلی ہز اکسلنسی گورنر بمبئی کی ملاقات کو گورنمنٹ ہوس
تشریف فرما ہوئے - آپ کے معیت مین کرنل نواب افسر الملک بہادر - اے - ڈی - سی - اور مولوی
محمد حسین صاحب پیشی سکرٹری تھے - پندرہ منٹ تک گورنر بمبئی سے ملاقات کر کے ساڑھے بارہ بجے
قیام گاہ پر واپس تشریف فرما ہوئے - اُسی روز شام کے ۵ بجے ہز اکسلنسی گورنر بمبئی حضرت اقدس
اعلی کی ملاقات بازدید کو تشریف لائے - آپ کے معیت مین آپ کے ملٹری سکرٹری - ایک
ر مین اور ایک دیسی ایڈی کانگ اور مترجم گورنمنٹ بمبئی تھے - بعد ملاقات دس منٹ مین
تشریف لے گئے - حضرت اقدس نے آپ کی ملاقات سے فارغ ہوکر کرنل نواب افسر الملک بہادر
کے ہمراہ اُن چند مکانات کو ملاحظہ فرمایا جن کو آپ خریدنا چاہتے تھے - ۱۹ - صفر سنہ ۱۳۲۷ھ م
۱۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء روز جمعہ حضرت اقدس و اعلی معہ شہزادگان - شہزادی صاحبہ و زنانہ وغیرہ بغرض
واپسی رات کے ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر بذریعہ اسپشل ٹرین بمبئی سے جانب گلبرگہ روانہ ہوئے اور
دوسرے روز دن کے ۹ بجکر ۵۲ منٹ کو فائز گلبرگہ ہوئے - آمد پرائیوٹ تھی - راجہ اندر کرن بہادر
علقہدار گلبرگہ منجانب حضرت اقدس درگاہ شریف مین نیاز وغیرہ داخل کی - رات کے ۹ بجکر
۵ منٹ پر حضرت اقدس کی اسپشل ٹرین گلبرگہ سے جانب بلدہ روانہ ہوئی - ۲۰ - صفر سنہ
روز شنبہ دن کے ساڑھے دس بجے اسٹیشن بلدہ داخل ہوئے - اور وہان سے دن کے